BROWN
BOOK ONLY

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222579
UNIVERSAL
LIBRARY

العظمة لله

الحمد لله علی احسانہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ

از تصنیف منیف شاعر نازک خیال ناظم شیرین مقال فصیح اللسان ابوالکرم
جناب مولوی محمد عبدالرشید صاحب فاروقی تخلص رشید حیدرآبادی

دیوان رشید

سابق منتظم دفتر تدوین علوم اہل بیت علاقہ سرکار عالی
تلمیذ عالیجناب حضرت شیفتہ کنتوری ادام اللہ تعالی فیوضہم

بار دوم در مطبع انصاریہ واقع حیدرآباد دکن طبع گردید

۱۳۳۲ھ

ان من الشعر لحکمة وان من البیان لسحرا

بتوفیق خداوند کون و مکان درین اوان میمنت اقتران
مجموعهٔ مضامین و اشعار رنگین کلام فصیح و دلنشین از تصنیف
شاعر نازک خیال نادر سخن شیرین مقال فصیح اللسان

دیوان رشید

ابو الکرام جناب مولوی محمد عبد الرشید صاحب فاروقی المتخلص
به رشید حیدرآبادی سابق منتظم دفتر تدوین علوم اسلامیہ علاقہ
سرکار عالی تلمیذ عالیجناب حضرت شفیق لکھنوی ادام اللہ فیضہم

در مطبع الضیاء واقع حیدرآباد دکن طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ در تہنیت مسند آرائے حکومت اعلیحضرت قدر قدرت بندگان عالی متعالی والی ریاست ملک دکن نواب میر عثمان علی خان بہادر نظام الملک آصف جاہ سابع خلد اللہ ملکہ وحشمتہ

ایک زمانہ مین بہت تھے علم کے ہم قدردان
فکر تحصیل ہنر رہتی تھی ہمکو جاودان

رات دن اسکے سوا ہمارا نہ تھا کچھ مشغلہ
عمر کرتے تھے جہالت مین نہ اپنی رائیگان

باغ عالم مین نسیم علم چلتی تھی مدام
چشمۂ حکمت سے تھا شاداب گلزار جہان

نکہت گلہائے علم و فضل کا پہونچا مال
جسکی خوشبو سے معطر تھا مشام انس و جان

ماہران علم مین یا دن رات بحثین ہوتی تھین
سنتکے ہوتے تھے جسسے محظوظ ہر پیر و جوان

چشمۂ تدریس کا تھا فیض جاری اسطرح
کوثر و تسنیم باغ خلد مین جیسے روان

جسسے افسردہ دیکہو کہلے ہین غنچہائے علم و فضل
لطف تازہ دیتی تھی ہر دم بہار بوستان

نام کو آنے نہ پاتی تھی جہالت کی ہوا
تھا سحاب علم سے سرسبز سارا بوستان

اس گلستان مین نہ آسکتا تھا گاہی زاغ جہل
طائر ادراک کا اس باغ مین تھا آشیان

علم کے بلبل تو چہکتے تھے چمن مین اسطرح
جسطرح تارون سے روشن رات کو ہو آسمان

شور کوکل پپیہونکی صدائین تہین یہی
سیکہ لو علم و ہنر ہوگا جہالت مین زیان

اس چمن کے سرو پر اس باغ کی شمشاد پر
بولتی تہین علم و دانش کی ہمیشہ قمریان

جو روش تھی باغ کی حکمت کی تھی ہیئت کی تھی
دیکہنے سے جسکے دل ہوتا تھا سبکا شادمان

جسکو دیکہو شوق تھا پی لون شراب علم خوب
کیفیت اپنی دکہاتی تہین ہنر کی خوبیان

جہومتا تھا علم کی مستی سے ہر فرد بشر
کیف ہو جسطرح پینے سے شراب ارغوان

ہے زمانہ معترف اتبک ہمارے علم کا
تاکجا لکہی کہ ابتو ہے یہ ادنی داستان

یک بیک ایسا زمانہ مین ہوا ہی انقلاب
آنکہون مین پہرنے لگا ابر جہالت کا سمان

اس اوتاریکی نے کچھ ایسا اثر پیدا کیا
روشنی علم و ہنر کی ہوگئی بالکل نہان

یہ گھٹا کچھ ایسی برسی اور وہ طوفان اُٹھا
برگ و بار علم کے مٹ گئے نام و نشان

ایک قلم گلہائے علم و فضل سب مرجہا گئے
باغ سارا ہوگیا افسوس تاراج خزان

للہ المنتہ چلی ہے پہر ہوائے علم و فضل
تازگی پیدا ہوئی ہے پہر میان بوستان

پہر نظر آنے لگے سر سبز اشجار علوم
باغ باغ اب ہو رہے ہین اہل چمن باغبان

مسند شاہی پہ آج اوس گل نے فرمایا جلوہ
جسکی بوئے قابلیت سے معطر ہے جہان

مطلع ثانی

کون عثمان علی ملک دکن کے حکمران
جنکا احوال کمال [illegible] ہے سب پہ عیان

علم پرور رحمدل ذیجاہ ذی عقل و شعور
مدح خوان اوصاف [illegible] ہین پیر و جوان

ذی مروت ذی حشم ذی رتبہ عالی قدرت
صاحب اخلاق و ذی [illegible] نکتہ دان

نیک طالع نیک سیرت نیک دل انکی سرشت
با مروت مہربان و دستگیر ناتوان

معدن جود و سخا و منبع لطف و کرم
مخزن فیض و عطا و عدل گستر مہربان

قدردان اہل جوہر صاحب عقل سلیم
صاحب علم و ہنر علم و ہنر کا قدردان

عقل مین دانش مین اور تقریر مین ہے عقل کل
اسکے آگے ہین ارسطو اور فلاطون بیزبان

صاحب ہمت دلیر و صاحب حشمت شجیع
کانپتے ہین نام سے [illegible]

مسند آرا ے حکومت جب سے خالق نے کیا
شاد ہے خوش ہے رعایا شیر بکری [illegible]

ایسے قابل کو کیا اللہ نے ہے بادشاہ
ذات سے جسکی رعایا [illegible] دکن کی شادمان

دادگستر عدل پرور متقی پرہیزگار
واہ کیا اچھا [illegible]

ذات سے اسکی ہین ملکی غیر ملکی فیضیاب
مدت [illegible]

در مدح شمشیر

وصف ہو سکتا نہین شمشیر ان کا [illegible]
ہے پئے جان عدو [illegible]

کون آ سکتا ہے اسکے سامنے وقت نبرد
ہان کرے جرأت وہی جسکا ہو [illegible]

یون اڑاتی ہے سر اعدا کو شمشیر تیز
خشک پتون کو اڑائے جسطرح باد خزان

اسکا جو ضرب سے کہایا پھر نہین جیتا ہے وہ
راہئ ملک عدم اسنے کیا ہے بے گمان

خاک کرتی ہے جلا کر برق سے تیغ دو دم
اسکے کشتے کا کہین ملتا نہین نام و نشان

در مدح سمند

مشرق و مغرب سے طے کرتا ہے دم بھر مین سمند
تیزیان اسکی نہین ممکن کبھی ہون بیان

تازیانہ کی ضرورت کیا ہے اسکے پیش
ناگوارا اسکو سواری مین ہے تحریک عنان

پیٹھ پر آیا ادھر راکب کہ یہ اڑنے لگا
رخش ہے یہ یا پری ہے کچھ نہین ہوتا عیان

خوبیون مین مثل اسکا اور اک بھی نہین
متفق ہو کر یہی کہتے ہین باہم انس و جان

اسکے اشعار سے سناتا ہے کہ کیجیے عرض حال
اس سے بہتر اور کوئی وقت پاؤگے کہان

کر دیا ہے منتشر دلکو میرے افکار نے
بر سر پرخاش ہے دنرات دور آسمان

سب جو افسردہ مخارج مین خلل ہین کئی
آل تفکر کے شکنجے مین پڑے ہین جسم و جان

ہان اگر ممدوح کی مجھپر نگاہ لطف ہو
دور ہو فکر معیشت پھر رہون مین شادمان

اپنے عاجز پر قصیدہ ختم کر دیتا ہون مین
ہاتھ اوٹھاتا ہون بدرگاہ خدائے انس و جان

از طفیل سرور عالم خداوند کریم
عمر بھر ایسی رہے ممدوح میرا شادمان

دین و دنیا مین رہے ممدوح میرا سرخرو
دن بدن افزون رہے جاہ و جلال عز و شان

ہر گھڑی ہر لحظہ ہر ساعت ترقی ہو مدام
ہاتھ مین ہر دم رہے رخش حکومت کی عنان

اسکا جو دشمن ہو وہ ہو خوار رسوا و ذلیل
تیری رحمت کا رہے سر پر ہمیشہ سائبان

گلشن اقبال و جاہ مرتبت سرسبز ہو
یاالٰہی حشر تک اسمین نہو دخل خزان

قطعہ تاریخ مسند ارائی حکومت

خالق نے اوسکو آج بنایا ہے بادشاہ
محظوظ و خوش ہی جس سے رعایا دکن کی سب

ذی علم ذی شعور ہے نازک خیال ہے
ایسا کسی رعایا کو ملتا ہے شاہ کب

افزون و تیان ہون دولت و اقبال و عمر مین
صبح و مسا ہو شامل حال اسکے لطف رب

سلطان ذی وقار کے مسند نشینی کی
تاریخ کا خیال کیا میرے دل نے جب

آئی ندائے غیب یہ ہاتف سے ای رشید
زینت دہ ریاست ملک دکن ہے اب

۱۳ ہجری ۲۹

قصیدہ

جیسے ہے لطف زندگی پہلو مین ہو دلبر مدام
اور پینے کو میسر ہوئے احمر مدام

عشق بھی وہ جن ہے جب انسان کے سر چڑہا
پھر اترتا ہی نہین ہے گو پڑہو منتر مدام

فرقت جانان مین آہون کی شرارے ہین بلند
قلب عاشق کو جلاتی ہے یہی اخگر مدام

مبتلا ہوتا ہے جب سودائے الفت مین بشر
ہاتھ سے اطفال کے کھاتا ہے وہ پتھر مدام

آفتون کا سامنا دن رات ہے بس ہجر مین
رہتے ہین عشاق غمگین ششدر و مضطر مدام

سیر گلشن سے تنفر رہتا ہی عشاق کو ‌ ‌ کوہ و صحرا و بیابان مین ہے انکا گہر مدام
آہ و زاری سے فقط عاشق کو ہی دن رات کام ‌ ‌ آنسوؤن سے رہتی ہی بس چشم اُسکی تر مدام
چین سے آرام سے سوتے ہین اپنے گھر مین کب ‌ ‌ کانٹوں پر جنگل کے ہے عشاق کا بستر مدام
دشت گردی رات دن کرتا ہی بیخوف و خطر ‌ ‌ دلمین عاشق کے کبھی رہتا نہین ہی ڈر مدام
آیا جسکے خانۂ دلمین اُسے ویران کیا ‌ ‌ پھر نہین کرتا کہین کا کرتا ہے بے گھر مدام
قصۂ فرہاد و مجنون سے ظاہر ہو گیا ‌ ‌ کیا گذرتی رہتی ہے عشاق کے دل پر مدام
داستان عشق لکھو گے رشید اب تا کجا ‌ ‌ ہوتا رہتا ہے یہہ قصہ ہر طرف گھر گھر مدام
یہہ زمانہ وہ ہی جسکو دیکھے دل شاد ہے ‌ ‌ مہربان رہتا ہے دلبر حال عاشق پر مدام
آجکل سلطانِ عثمان علی کا دور ہے ‌ ‌ سر پہ ہے ہر وقت ظلِ خالق اکبر مدام
ہے یہی خواہِ رعیت یہ شہ عالی ہمم ‌ ‌ شادمان رہتے ہین انکے دور مین گھر گھر مدام
مدح سلطان دکن مین مطلع ثانی پڑہون ‌ ‌ جس کا رکھے ورد صبح و شام ہر بے زر مدام

مطلع ثانی

شاہ کا رہتا ہے دل مائل سخاوت پر مدام ‌ ‌ بانٹتے ہین سائلون کو یہہ زر و گوہر مدام
فہم و دانائی کا انکے وصف ممکن ہی نہین ‌ ‌ کام ظاہر ہوتے ہین سلطان سے بہتر مدام
ہو گئے گر بقراط و جالینوس بھی اس زمین ‌ ‌ علم اور دانش مین کرتے شاہ کو رہبر مدام
سب رعایا شاہ کے احسان کی ممنون ہے ‌ ‌ ہے خوشی انکی بدولت خلق کے دلپر مدام
کیا سخاوت حاتم طائی کی انکی سامنے ‌ ‌ شاہ سے ہوتے ہین ظاہر جود گوہر مدام

قیصر و فغفور دارا شاہ کے ہوتے مطیع
در پہ رہتا مثل دربانو تکی اسکندر مدام

نام کو مفلس کوئی بھوکا نہین ہی شہر مین
حکم شہ سے کہانیکا جاری ہی لنگر مدام

صدق دل سے سب رعایا شہ کو دیتی ہی دعا
ہی خوشی انکی بدولت خلق کے گھر گھر مدام

ظلم کر سکتا نہین کوئی کسی پر خلق مین
رعب ہی اس شاہ کا اشرار کے دل پر مدام

عدل و انصاف و عطا کی کیا کرے کوئی ثنا
یہہ غریب و عاجز و مفلس کے ہین یاور مدام

حال اپنا بادشاہ رحمدل سے کچھہ کہون
کب تلک رنج و ملال و غم سہون ابتر مدام

ذکر کے قابل نہین احوال عسرت کا مری
مین بسر کرتا ہون اپنی کیا کہون کیونکر مدام

منتظم تھا دفتر تدوین اہل بیت کا
کام حسن و خوبی سے کرتا تھا یہہ احقر مدام

ہو گیا موقوف مین بھی جب یہہ دفتر اٹھگیا
ہر طرف تنگی معیشت مین کئے چکر مدام

چارہ جوئی مین وظیفہ کے بہت کی پیروی
دفتر فنیانس مین پھرتا رہا مضطر مدام

خوبی قسمت نے مجھکو کر دیا ناکامیاب
بیکسونکو سچ ہی رکھتا ہی فلک مضطر مدام

بعد اسکے پھر وزیر شاہ کے دربار مین
کامیابی کی تمنا مین کئے چکر مدام

عرضی کو میری بلا تجویز واپس کر دیا
گو رہا فنیانس مین پیش دفتر مدام

کاش بیچاری نہ دامنگیر ہو جاتی مجھے
کوششین کرتا برائے نوکری اکثر مدام

نوکری سے کر دیا مجبور بیچاری نے یہہ
مین پریشان ہو رہا ہون قلب ہی مضطر مدام

اب بجز ذات خدا اور شاہ آصف جاہ کی
کون ہے شہ کے سوا جو ہو میرا یاور مدام

حال پر میرے عنایت ہوگی جب دم شاہ کی
پھر مسرت ہوگی میرے قلب مضطر پر مدام

ہاتھ اب بھر دعا اپنا اٹھاؤ اے رشید
کسلئے کہتے ہو احوال دل مضطر مدام

چشم بد بین سے نہ پہونچے شاہ والا کو گزند
ہو درخشان یا الٰہی بخت کا اختر مدام

گلشن اقبال جاہ و سلطنت سرسبز ہو | اسکے حاطے سے رہے باد خزان باہر مدام
عمر میں اقبال میں سرکار عالیجاہ کے | ہو ترقی رات دن اے خالق اکبر مدام
خیر خواہ انکا رہے دنیا میں یارب سرخرو | شاہ کے دشمن رہیں خوار و سیہ اختر مدام
ملک شاد و عمر و دولت شاہ آصفجاہ کی | دہر میں قایم رہے یا خالق اکبر مدام
چرخ گو گردش ہو جبتک اور زمین ساکن رہے | شہ پہ ہو مبذول لطف شافع محشر مدام
حضرت شبیر و شبر کا رہے لطف و کرم | مہربان اس شاہ پہ ہوں حیدر صفدر مدام
حضرت سجاد و قاسم شاہ کے ہوں دستگیر | اور معاون ہوں علی اکبر علی اصغر مدام
حضرت صدیق اور فاروق عثمان و علی | شاہ عالی مرتبت کے سب رہیں یاور مدام
ہے عنایت اب رشید ناتوان کے حال پر | آپکے حق میں دعا کرتا ہے یہہ احقر مدام

ہو المعز

اک زمانہ میں تہی ہمکو قدرت علم و کمال | روز افزوں تہی ہماری عزت علم و کمال
ہم سبہی کو تہا شوق وصلت علم و کمال | ناگوار دل تہی ہمکو فرقت علم و کمال
ہم تہے ایسے بختیار دیکہتے تہے ہمیں سب | سب جگہ تہی جا بجا تہی قسمت علم و کمال
بانٹتے تہے روز ہر اک قوم اور ملت کو ہم | تہی ہمارے پاس مجید دولت علم و کمال
ہمکو دنیا کی حلاوت اور کچہہ بہاتی نہ تہی | ہمکو تہا مرغوب جاہ و شہرت علم و کمال
عیش و عشرت کا کبہی دلکو نہوتا تہا خیال | روز و شب دل میں تہی ساکن الفت علم و کمال
یورپ و امریکہ نے مانا ہمارا علم و فضل | سب جہان میں تہی ہماری شہرت علم و کمال
سیکہنے کی ہم سے خواہش کرتا تہا سارا جہان | ہمکو حاصل اسطرح تہی قدرت علم و کمال

باغ عالم مین شگفتہ غنچاے علم تھے
منتشر تھی چار جانب نکہت عالم و کمال

ایشیا و افریقہ مین شہرہ تھا اپنے علم کا
مانتے تھے سب ہماری سطوت علم و کمال

اسقدر محنت سے حاصل کرتے تھے ہم علم و فضل
دلمین رہتی ہی نہین تھی حسرت علم و کمال

اور کوئی شئے پسند قلب ہوتی ہی نہ تھی
جان و دلسے تھے فداے صورت علم و کمال

ہین کتب تاریخ کے مملو اوٹھاکر دیکھیے
سب دلومین تھی ہماری قعت علم و کمال

یک بیک ایسا زمانہ مین ہوا کچہ انقلاب
مٹگئی دلسے ہمارے الفت علم و کمال

راتدن قعر ضلالت مین پڑے رہتے ہین ہم
دیکھنے سے ہے تنفر صورت علم و کمال

راحت و آرام آسائش کے عادی ہم ہوے
بار خاطر ہوگئی ہے محنت علم و کمال

عیش و عشرت کا وہ دلکو مہیا گیا ہے ذائقہ
ناگوار قلب ہے اب لذت علم و کمال

نردبان شوق اونچی آسمان سے تھی کبھی
پست اب کیون ہوگئی ہے ہمت علم و کمال

ہم وہی ہین جسکو رغبت تھی ہمیشہ علم کی
اب وہی ہم ہین جنہین ہے نفرت علم و کمال

ایک وہ ہم ہین فدا ہوتے تھے دلسے علم پر
دیکھتے بھی اب نہین ہم صورت علم و کمال

فہم دانش مین ذکاوت مین کوئی بڑہکر نہ تھا
گھٹ گئی ہے اب دلونسے الفت علم و کمال

محنت و کوشش سے پڑھنا علم کا یہ تھا شعار
ہے بری انکو نظر مین خصلت علم و کمال

نام سے علم و ہنر کے بھاگتے ہین اب تو ہم
دیتے تھے دنیا کو ہم ہی دعوت علم و کمال

چپ رہو یہ داستان کب تک کہو گے اے رشید
بدنما ہوگئی کہانتک حالت علم و کمال

فضل سے اللہ کے ملک دکن مین آجکل
رات دن کرتے ہین سب ہی محنت علم و کمال

کیا نہین معلوم ہے اب عہد ہے کس شاہ کا
دور مین جسکے بڑھی شوکت علم و کمال

مطلع ثانی

شاہ وہ ہے جسے ہے الفت علم وکمال — عہد مین جسکے ہوئی ہے دولت علم وکمال
کون عثمان علیخان آصف عالی ہمم — حکمرانی سے ہے اسکی سطوت علم وکمال
شاہ نے ایسا خزانہ علم کا کہدو ہے یہان — لوٹتے ہین بے تکلف دولت علم وکمال
جا بجا اس ملک مین لاکہون مدارس ہین کہلے — اوج پر صبح ومسا ہے قسمت علم وکمال
ہر بشر کرتا ہے محنت بہر تحصیل علوم — قلب مین ساکن ہے سبکے الفت علم وکمال
صاحب علم وہنر ہے خود ہمارا بادشاہ — دل سے اپنے کرتا ہے یہ عزت علم وکمال
ذی حشم ذیجاہ رشک قیصر وفغفور وجم — غیرت دارا و صاحب دولت علم وکمال
فہم مین بقراط و جالینوس سے بڑہکر ہے یہ — ذات سے اسکی بڑہی ہے وقعت علم وکمال
صاحب علم وہنر اور قدر دان ہر کمال — جسکے در پر پہنچتی ہے اب نوبت علم وکمال
عاقل و لایق ذکی ذی فہم ذی عقل و شعور — جسکے چہرے سے ہے ظاہر جودت علم وکمال
وصف ایسے شاہ کا ممکن نہین ہے جو سکے — ہے یہ انتہائی قدرت علم وکمال
ہاتھ اب پہر دعا اپنا اٹہاے رشید — خوب کی جسنے بیان کیفیت علم وکمال
یا الٰہی تا ابد قایم رہے یہ بادشاہ — دن بدن اسکی بڑہے سطوت علم وکمال
عمر میں اقبال مین اسکے ترقی ہو مدام — تا ابد سے ساتھ اسکا دولت علم وکمال
گلشن ... نخل آرزو سرسبز ہو — اسکی آل اولاد کو ہو الفت علم وکمال
اسکا جو دشمن ہو یارب خوار اور جان کو رنج — خواب مین بہی وہ نہ دیکہے صورت علم وکمال
کامیابی ہو ہمارے شاہ کو ہر کام مین — سلطنت مین رکہے ہمیشہ راحت علم وکمال

قصیدہ در مدح اعلیحضرت فلک شوکت حضور پر نور بندگان عالی متعالی میر محبوب علی خان نظام الملک آصفجاہ سلطان ملک دکن خلد اللہ ملکہ و حشمتہ

بہار و عیش کے دن ہین ہر ایک ہین نہال
عروج فصل بہاری کا ہے خزان کا زوال

خرام ناز حسینان کو مات کرتی ہے
صبا کی شوخی رفتار اور نسیم کی چال

چمن مین دونون ہین دیدہ شنید کے قابل
سکوت شاہد گل اور بلبلون کا سوال

کلام بادہ پرستون کا ہے یہ زاہد سے
حرام تو ہے یہ اس فصل مین شراب حلال

برائے نام بھی نقصان کہین چمن مین نہین
ہر ایک چیز کو حاصل ہے انتہائے کمال

رخ حبیب سے بڑھکر ہین گل تر و تازہ
ہوئی ہے شاعرون کو ناگوار اب یہ مثال

پھلون سے پھولون سے پتون سے اور شاخون سے
ہر ایک شئے سے نمایان ہے آج حسن و جمال

طیور شاد ہین گلشن مین نغمہ سنج ہین سب
نصیب گل کا ہوا ہے جو بلبلونکو وصال

ہجوم بادہ پرستون کا ہے جو چار طرف
عجیب شان سے بیٹھا ہے میکدہ مین کلال

ہوائے باد بہار کی دیکھی تاثیر
ہوئی ہے دشت مین سرسبز و تازہ شاخ غزال

چمن کی تازگی و رنگ دمین آیا ہے
عجیب لطف سے رنگین ہو رہا ہے خیال

گل و ثمر کی یہ کثرت ہوئی ہے گلشن مین
جھکی ہوئی ہے زمین پر ہر ایک شاخ نہال

جمال شاہد گل کھینچتا ہے اپنی طرف
چمن مین جاکے پلٹنا ہے ایک امر محال

دکن کے واسطے لایا یہ عید کا دن ہے
خدا کے فضل سے چھوٹے بڑے ہین سب خوشحال

ابھی ہے سالگرہ کی جو چو طرف شادی
نہین ہے رنج و الم کا کسی کے دلکو خیال

نہیں ہے بلدہ میں عشرت سے کوئی جا خالی
ہر ایک شخص کا دل ہے طرب سے مالا مال

کہاں ہے ساقی گلفام دے مئے گلرنگ
کہ جسکو پیتے ہی ہو جاوے مری طبع بحال

مگر یہ شرط ہے اچھی دے اور خالص دے
کہ مجھکو لکھنا ہے توصیف شاہِ فرخ فال

مطلع ثانی

حضور شاہ دکن قدر دان اہل کمال
شریف دوست رعیت نواز نیک خصال

عطا میں جود میں لطف و کرم میں بخشش میں
سخا میں داد میں انکی نہیں ہے کوئی مثال

خرد میں فہم میں دانش میں اور فراست میں
عطا میں حلم میں یکتا ہے یہ خجستہ خصال

سپہ گری پہ شجاعت پہ کچھ نہیں موقوف
سبھی فنون میں اللہ نے دیا ہے کمال

ہزاروں لاکھوں ہی دستگیری کی کیا گنتی
کیا نہ رد کبھی حضرت نے سائلوں کا سوال

قریب و دور ہے جاری عطائے سلطانی
تمام خلق ہے شہ کے کرم سے مالا مال

رحیم و عادل و منصف ہے ذات آصف کی
کرے جو وصف بھلا کیا کسی کی ہے یہ مجال

شجاع کانپ اوٹھیں سب جبین فدا ہوجائیں
حضور کا جو کبھی دیکھ لیں جلال و جمال

شہ نظام کی ابر جود دیکھے ایک نظر
چھپائے ابر میں شرمندگی سے منہ کو ہلال

وہ انتظام کیا اپنے ملک میں شہ نے
مسافروں کو نہیں راہزن سے خوفِ مال

اوٹھا خدا کی طرف ہاتھ اب دعا کو رشید
نہوگی شاہ کی توصیف تجھ سے ہوش سنبھال

نصیب انکو حکومت ہو ہفت کشور کی
فزوں ہو شاہ دکن کا الٰہی جاہ و جلال

جو دوستان ریاست ہیں با مراد ہیں
عدو ہوں انکے الٰہی جہان میں پامال

الٰہی اپنے حبیب کریم کا صدقہ
نہ آئے شاہ کے دل پہ کسی طرح کا ملال

خوشی سے عیش مین عشرت مین روز و شب ہون بسر
یہ جشن سالگرہ دیکھتے رہین ہر سال

کیون نہو دنیا سے اعلیٰ ساز و سامان حضور
آسمان فرسا ہے جاہ و عزت و شان حضور

شاہِ عالیجاہ کے اقبال و دولت ہین غلام
شوکت و جاہ و حشم یہ سب ہین دربانِ حضور

بخششین جاری ہین ہر ادنیٰ و اعلیٰ پر مدام
فضل سے اللہ کے لبریز ہے خوانِ حضور

جود و اخلاق و مروت رحم و الطاف و کرم
عدل و انصاف و عطا سب ہین غلامانِ حضور

کیا سخاوت حاتم طائی کی انکے سامنے
منصب و جاگیر پاتے ہین غلامانِ حضور

ایک کی جا سو دئے سو کی جگہ لاکھون دئے
جب سخاوت پر اٹھے دستِ زر افشانِ حضور

شاہ کا ہی ادعا ہے سب جہان کو فیضِ عام
جتنے تابع ہین وہ ہین ممنونِ احسانِ حضور

تاج پوشی مین ملا اندر ذکی ایسا خطاب
سب رئیسون سے بڑی ہے عزت و شانِ حضور

دبدبہ مین رتبہ مین جرات مین یکتا ہے شاہ
غیر ممکن ہے بیان ہو شوکت و شانِ حضور

اہلِ بیتِ مصطفیٰ ہین ان کے یا اصحاب ہین
معتقد ہین سب کے ہے کیا خوب ایمانِ حضور

جان کر اپنی سعادت روز و شب ہر پیر کا
ہے یقین اپنے پیرون سے ہو نگرانِ حضور

ہے صفا کا گھر پر نور رشک مشتری
چاند کے مانند روشن ہے گریبانِ حضور

جان و دل سے حسن پر شیدا ہین سارے جہان
اک نظر گر دیکھ پائین روئے تابانِ حضور

دور سے ہر دم لگا کر ٹکٹکی شب کو قمر
آسمان پر دیکھتا ہے شوکت و شانِ حضور

آبرو موتی مین گوہر کی ملا دیتے ہین صبا
واہ کیا شفاف و پاکیزہ ہین دندانِ حضور

دیکھتے ہین جب کبھی سلطان نگاہ قہر سے
دشمنون کے دل مین چبھ جاتی ہین مژگانِ حضور

سرو قمری بلبل و گل سب کے سب قربان حضور — دیکھ لیں گر بوستان میں رنگِ بستانِ حضور
روضۂ رضوان کا ہوتا ہے فرشتوں کو گمان — خوشنما اسقدر یہ ہے ہر ایک ایوان حضور
چند شعر ایسے لکھوں مدح حسامِ شاہ میں — سب ردیف و قافیہ ہوں تیغ بران حضور

مطلع ثانی

رزمگہ میں خوب چمکی سطوت و شان حضور — صاف آئینہ ہے گویا تیغ برانِ حضور
دوست کی محبوب ہے دشمن کی ہے جان تلف — بس یہ خاصیت ہے رکھتی تیغ بران حضور
آسمان پر پھر شفق پھولی نظر آتی ہے آج — خون دشمن کر کے آئی تیغ برانِ حضور
گو مخالف لاکھ پردے میں چھپیں وقت نبرد — کاٹ ڈالے گی رگ جان تیغ بران حضور
شور بختی سے ملا دشمن کو ایسا ذائقہ — مرتے دم ہے مدح خوانِ تیغ برانِ حضور
نازنین گویا پری ہے چال میں کبک دری — سب کو ہے مرغوب شکل تیغ برانِ حضور
قہر خالق کا نہیں پھر کیوں مخالف تنگ ہیں — بھاگتے ہیں سنکے نام تیغ بران حضور
خون ہی ہو جائینگے دل دشمنوں کے رعب سے — میان سے نکلیگی جبدم تیغ بران حضور
پھر وہاں زخم میں ہوتی ہے سوزش کس لئے — شعلۂ آتش نہیں گر تیغ برانِ حضور
زال و رستم چوم کر آنکھوں پہ رکھ لیتے اوسے — دیکھتے گر معرکہ میں تیغ بران حضور
دم بدم اعدا سے کہتی ہے یہ ہنگام نبرد — خون بہا دیگی میں وہ ہوں تیغ بران حضور
جسکو دعوی سرکشی کا ہو وہ آئے سامنے — دیکھئے کیا رکھتی ہے جوہر تیغ بران حضور
جس گھڑی چمکے میان جنگ بجلی کی طرح — خرمنِ دشمن جلا دے تیغ بران حضور

یہ لکھی کیا ہی سیادب ہوتی ہی نہین
تشنۂ خون عدو ہے تیغ برّان حضور

جیسے کہا یا اسکا چپ کہ بس تڑپکر مر گیا
زہر آلودہ ہے شاید تیغ برّان حضور

اب مناسب ہے دعا پر یہ قصیدہ ہو تمام
غیر ممکن ہے بیان ہو عزت و شان حضور

یا الٰہی صدقۂ آل پاک سشاہ انبیا
خوش رہے جملہ رعایا زیر دامان حضور

حکم سلطان دکن کا شش جہت مین ہو رواں
ہفت کشور ہو الٰہی زیر فرمان حضور

شاہ کے دشمن ہو یارب مبتلاے رنج و غم
شاد و خرم ہو الٰہی دوستداران حضور

یا الٰہی حشر تک قائم رہے یہ بادشاہ
دور گردون تک رہے دنیا مین فیضان حضور

انبیا و قطب و ابدال اور سب اوتاد و غوث
حشر تک یہ سب رہین یارب نگہبان حضور

یا الٰہی دین و دنیا مین رہے یہ کامیاب
مقصد دارین سے مملو ہو دامان حضور

نام کو دخل خزان آنے نہ پاے حشر تک
حشر تک سرسبز ہو یارب گلستان حضور

اے رشید اکدن رسائی ہوگی بزم شاہ تک
سچے دلسے تو بھی رہتا ہے ثنا خوان حضور

مسدس در مدح بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی

وہ آئی دھوم سے ابکے بہار گلشن مین
خزان کا نام نہین زینہار گلشن مین

ہزاردن جمع ہوے بادہ خوار گلشن مین
ٹپلے گا دو سے خوشگوار گلشن مین

خمار دور ہوا اب قریب ساقی ہے
مزے اوڑائینگے میکش حبیب ساقی ہے

گلونکی صحن چمن مین مہکتی ہے خوشبو
تمام باغ ہے روشن چمکتے ہین جگنو
بلند بلبل و قمری کے نغمہ ہین ہر سو
عجیب حسن سے سنبل نے کھولے ہین گیسو

زبان پہ طائرونکی دمبدم ترانہ ہے
وصال بلبل و گل کا یہی زمانہ ہے

نسیم کی کہین اٹکھیلیان صبا کی کہین
گلون کو دیکھکے ہے شاد عندلیب حزین
کہین کھلے ہین گل یاسمن کہین نسرین
چمن مین اب نظر آتا نہین کہین گلچین

گھٹا ہے صحن چمن پر تمام چھائی ہوئی
زمین پہ آج ہے رحمت خدا کی آئی ہوئی

دکن خدا کی عنایت سے شادیانہ ہے
سعید سالگرہ کا یہی زمانہ ہے
خوشی کا لب پہ ہر اک شخص کے ترانہ ہے
دلون سے درد و ملال الم روانہ ہے

ہین شاد شاد بشر غم نہین ملال نہین
سوائے عیش و طرب اور کچھ خیال نہین

شراب خانہ مین آ ساقیا خدا کیلئے
نہ اشتیاق زیادہ بڑھا خدا کیلئے
شرابخوارون کو جلوہ دکھا خدا کیلئے
شراب ناب کا ساغر پلا خدا کیلئے

سحر سے در پہ ترے جمگھٹا ہے یارونکا
خمار سے ہے برا حال بادہ خوارونکا

مجھے بھی ساقیا دے ساغر مے گلرنگ
مگر وہ مے دے کہ بڑھ جائے جس سے دلکی امنگ
کہ جسکو پی کے بدلجائے میری طبع کا ڈھنگ
ثنائے شاہ کے لکھنے کا ہے میرا آہنگ

جو نشے سے میرے دل کو سرور ہو جائے
رقم یقین ہے وصفِ حضور ہو جائے

وہ شاہ کون جو مشہور ہے نظامِ دکن
وہ شاہ دور میں جسکے ہین شاد اہلِ زمن
وہ شاہ خوف سے جسکے چھپے شرور و فتن
وہ شاہ عہد مین جسکے نہین ہے رنج و محن

وہ شاہ ذات سے جسکے ہے راحت و آرام
وہ شاہ فیض کی ممنون جسکے خلق تمام

وہ بادشاہ جہان مین نہین ہی جسکا عدیل
وہ شاہ کہتے ہین سب جسکو ظلِ ربِ جلیل
وہ بادشاہ فہیم و ذکی خبیر و عقیل
وہ بادشاہ سخاوت ہے عدو بخیل

وہ شاہ جود و سخاوت سے کام ہے جسکو
وہ شاہ لطف و عنایت سے کام ہے جسکو

وہ شاہ فخرِ سلیمان و فخرِ اسکندر
وہ شاہ غیرتِ فغفور و ہمسرِ قیصر
وہ شاہ رتبہ مین خاقانِ چین سے بڑھکر
وہ شاہ ذکرِ حسن جسکا ہے زبانو پر

یہ شاہ کم نہین سہراب اور رستم سے
یہ شاہ کم نہین نوشیران و حاتم سے

خرد مین فہم مین دانش مین اور فراست مین
کرم مین حلم مین انصاف مین عدالت مین
بہادری مین دلیری مین اور شجاعت مین
عطا مین داد مین بخشش مین اور سخاوت مین

وہ بادشاہ ہے جسکا کوئی نظیر نہین
امیر سب ہین کوئی آجکل فقیر نہین

خدائے پاک نے اوسکو دیا ہے سعادت ایمان
یہ اہل بیت و صحابہ کا معتقد ہے بجان

رسول پاک کے فرمانپہ دلسے ہے قربان
اسے حکومت اسلام کیون نہو شایان

ہمیشہ یثرب و بطحیٰ مین فیض جاری ہے
ثنا سے اسکی ہماری زبان جاری ہے

نہین ہے اسکی حکومت مین کوئی دل ناشاد
غریب و عاجز مفلس کی سنتا ہے فریاد
مجال کیا جو کسی پر کوئی کرے بیداد
میرے حضور کو دائم خدا رکھے آباد

طریق عدل مین یہ بادشاہ یکتا ہے
امان ملک مین ہے چین سے رعایا ہے

شریر و شوخ ہے ایسی حضور کی صمصام
مخالفون کے لہو کی ہے تیغ تشنہ مدام
جو شہ کا دوست ہے اوسکی ہے دوست یہ خودکام
عدو کو دیتی ہے ہر وقت موت کا پیغام

بدن مین مانگ کے مانند فرق کرتی ہے
عدو کو خون کی دریا مین غرق کرتی ہے

نکلتی ہے جو کبھی میان سے یہ وقت جدال
ہزار دن دشمنون کو کرتی ہے یہ دم مین حلال
خم اسمین ایسا ہے گر دیکھ پائے اسکا جمال
چھپائے ابر مین شرمندگی سے منہ کو ہلال

میان جنگ یہ خوب اپنا نام کرتی ہے
کہ ایک وار مین لاکھون تمام کرتی ہے

مخالفین سے کہتی ہے جنگ مین تلوار
نہ آو سامنے کیون زیست سے ہوئے بیزار
جو زیست چاہتے ہو تم کرو یہان سے فرار
نہ بچ سکوگے جو پڑ جائیگا میرا اک وار

دل و جگر کو فقط کیا مین چاک کرتی ہون
جہان ہی کے بکھیڑون سے پاک کرتی ہون

سمند شاہ کی توصیف کیا کرون تحریر
خرام و شوخی مین ہے برق سی زیادہ شریر

نسیم سے نہین بنتی ہے چال کی تدبیر
صبا کو شرم و ندامت ہوئی ہے دامنگیر

اشارہ کرتی ہی راکب کے بس روانہ ہے
ہر اک تار نظر اسکو تازیانہ ہے

فرس کی چال اگر دیکھہ پائے کبک دری
خجل ہو شرم سے منہ کو چھپائے کبک دری

مقابل اسکے جو شوخی سے آئے کبک دری
تو اپنی چال کو بس بھول جائے کبک دری

ادا و ناز سے چلتا ہے یہ پری کیطرح
اشارہ کو یہ سمجھتا ہے آدمی کیطرح

رشید ختم دعا پر کرو کلام اپنا
شعار مدح کا لیکن رہے مدام اپنا

ہمیشہ مدح اولی الامر سمجھو کام اپنا
وظیفہ رکھو شب و روز صبح و شام اپنا

ترقی دولت و اقبال مین مدام رہے
جہان مین لاکھون برس تک شہ نظام رہے

ہرا بھرا رہے پھولون سے بوستان جبتک
رہے چمن مین عنادل کا آشیان جبتک

جہان مین کوثر و تسنیم ہے روان جبتک
چراغ ماہ سے روشن ہے آسمان جبتک

شکوہ و شان و حشم کاروان سمند رہے
ستارہ شاہ کے اقبال کا بلند رہے

قصیدہ در مدح بندگان عالی متعالی مد ظلہ العالی۔

فصل بہار آئی ہے اک دھوم دھام ہے
مصروف سیر باغ مین ہر خاص و عام ہے

صحن چمن مین پہول کہلے ہین ہزار ہا
طاوس رقص کرتے ہین گلشن مین ہر طرف
جہونکے چلے نسیم کے گہنگہور ہے گہٹا
ہان ساقیا تو بادۂ گلگون مجہے پلا
لیکن یہ شرط ہے کہ مئے خوشگوار دے
کہتی ہین مجہسے آج یہ میری تعلیان
ہوجائے گر سرور تو مطلع رقم کرون
میدانِ وصف شاہِ دکن مین سنبہل چلون

خوشبو سے سر بسر کا معطر مشام ہے
بلبل کو نغمہ سنجیون مین اہتمام ہے
رندون کا میکدہ مین بڑا اژدہام ہے
دلکا سرور عیش سے لبریز جام ہے
منظور مجکو وصفِ شہ نیکنام ہے
گر فکر رہے کنیز تو مضمون غلام ہے
مقبول فیض شاہ سے میرا کلام ہے
اے توسنِ قلم یہ ادب کا مقام ہے

مطلع ثانی

فیاض وعقلمند دکن کا نظام ہے
محبوب ہے علی کا علی اسکے ہین معین
اعدا کے شر سے شاہ نہ کیونکر رہی بری
پینتیسوین ہے سالگرہ دن ہے جشن کا
شعرہ ہمارے شاہ کے انصاف وعدل کا
رستم بہی سنکے نام کو ڈرتا ہے قبر مین
کیونکہ نہو سرور رعایا کو جشن سے
ایکدم مین آپ کرتے ہین محتاج کو غنی

ممنون جسکے فیض کا ہر خاص و عام ہے
جاہ وجلال شاہ کا ادنیٰ غلام ہے
سلطان کے سر پہ سایۂ خیر الانام ہے
مصروف مدح شاہ مین ہر خاص و عام ہے
ملک دکن سے تا بہ در روم و شام ہے
وہ عظمت وجلال ہے وہ احتشام ہے
لبریز خیر خواہیون سے دل کا جام ہے
شہ کو عطا وجود وسخاوت سے کام ہے

پیتے ہین پانی ایک جگہ شیر اور ہرن
کیا عدل ہے حضور کا کیا انتظام ہے

آوارہ و غریب و پریشان کیواسطے
ملک دکن ہی امن و امان کا مقام ہے

راہی ہوا عدم کو یہ جب دم سے گلے ملی
دشمن کو جال موت کا شہ کی حسام ہے

رفعت کو جسکی دیکھہ کے گردون ہی شرمسار
قصر بلند شہ کا وہ اعلی مقام ہے

روکو قلم رشید دعا کو اٹھاؤ ہاتھ
منظور بس قصیدہ کا اب اختتام ہے

جبتک جہان مین کوثر و تسنیم ہین روان
گردون پہ مہر و ماہ کا جبتک قیام ہے

جبتک دلون مین عیش و خوشی کے مزے ہین
جبتک جہا مین خلق و مروت کا نام ہے

یارب بقا ہو شاہ کو اقبال شاہ کو
سب خلق کی دعا یہی ہر صبح و شام ہے

قایم رہے یہ جشن حضور فلک جناب
جبتک خم و سبو مین مے لالہ فام ہے

شرق سے تا غرب ہو یارب حکومت شاہ کی
یہ دعا کرتی ہے ہر دم سب رعیت شاہ کی

یاالہی گلشن ہستی مین ہو وہ نامراد
جسکے دل مین ہو ذرا سی بھی عداوت شاہ کی

ظلم کر سکتا نہین ہرگز کبوتر پر عقاب
انتظام اچھا ہے اچھی ہے عدالت شاہ کی

بہمن و اسفندیار و رستم و افراسیاب
کانپتے ہین قبر مین سنکر شجاعت شاہ کی

ہوتے ہین اس شاہ سے ادنی و اعلی فیضیاب
کیون بجالائین نہ سب دل سے اطاعت شاہ کی

ہین یہ محبوب علی اور خلق مین انکی حسن
کرتے ہین شیر خدا ہر دم حمایت شاہ کی

جود مین بخشش مین حاتم عدل مین نوشیروان
کم نہین بقراط سے فہم و فراست شاہ کی

بھر دیا ہے سائلون کے دامن امید کو
لیگئی حاتم سے بھی سبقت سخاوت شاہ کی

صدقہ ہوتے ہین پری رو دیکھکر حسن و جمال
حقتعالی نے بنائی ہے وہ صورت شاہ کی

ساتھ اقبال وحشم کے خلق مین قائم رہین | دمبدم دولت فزون ہوتا قیامت شاہ کی

معدن جود و کرم ہے ذات آصف کی رشید
تجھپہ ہوگی اکیدن چشم عنایت شاہ کی

غیر ممکن ہے رقم ہو مدحت سالار جنگ
کیون نہو ہر دم عنایت شاہ عالیجاہ کی
جسکو دیکھو اونکو وہ خوش ہوکر دیتا ہی دعا
امر مشکل جو ہے ان کے سامنے آسان ہے
کار سرکاری مین یہ رہتے ہین ایسے منہمک
صاف مطلب کو سمجھ لین اک نظر دیکھین جو شکل
دلکوان کے ہی تنفر جور سے بیداد سے
کانپتے ہین رستم و بہرام انکے رعب سے
حسن ظاہر حسن باطن حق نے بخشا ہی انہین
فہم دانش مین نظیر انکا بہت کم پاوگے
ڈر کے دشمن رعب سے ہوتے ہین اپ جنگ مین
سائلون کے دامن امید بہر دیتے ہین یہ
یہ وزارت ہو مبارک اور یہ عہدہ سعید
روز افزون ہو الٰہی عمر و اقبال و حشم
ذلت و رنج و مصیبت دشمنون کو ہو نصیب
روز اسکے گھر مین برپا ہو الٰہی جشن عید

آسمان کے ہے مقابل رفعت سالار جنگ
نیکدل ہین نیک ہے ہر خصلت سالار جنگ
ہے رعایا کے دلونمین الفت سالار جنگ
وہ کیا اچھے ہین عزم و ہمت سالار جنگ
دیکھکر حیران ہین سب محنت سالار جنگ
یہ ذکاوت اور یہ ہے جودت سالار جنگ
عدل و نصفت کی ہے خوگر طینت سالار جنگ
ایسی کچھ نام خدا ہے سطوت سالار جنگ
خوب صورت ہے تو بہتر سیرت سالار جنگ
یورپ و افریقہ مین ہی شہرت سالار جنگ
شیر سے بڑھکر ہے سچ صولت سالار جنگ
خیر و بخشش سے سراپا نیت سالار جنگ
تا ابد قایم رہے یہ خدمت سالار جنگ
کم نہو تا حشر یارب دولت سالار جنگ
دوستونکو ہو مبارک خدمت سالار جنگ
ہو ترقی پر نشاط و عشرت سالار جنگ

اختر اقبال روشن ہو ہمیشہ اے رشید
اوج پر صبح و مسا ہو قسمت سالارجنگ

بتقریب شادی عالیجناب مولٰنا مولوی لطیف الزمان محمدؐ صاحب قبلہ

حبذا آج ہے نوشاہ کے سر پر سہرا
عکس عارض سے ہوا ہے جو منور سہرا
دوست احباب کے ہے واسطے دلبر سہرا
کیا لکھوں خوبی و توصیف و ثنامیں اسکی
سب حسینان جہاں دیکھکے عاشق ہونگے
دمبدم سب یہی احباب دعا کرتے ہیں
یا الٰہی تو عطا کر انہیں فرزند سعید
صد و سے سال سے بھی عمر تری ہو افزوں

سارے سہروں سے ہو دنیا کی یہ بہتر سہرا
نکہت زلف سے ہے صاف معنبر سہرا
دشمنوں کے لئے ہے صورت خنجر سہرا
سر محفل ہوے سب دیکھکے ششدر سہرا
مخزن حسن ہے اے دل یہ مقرر سہرا
سعد نوشہ کو ہو اے خالق اکبر سہرا
باندہیں یہ ہاتھوں سے فرزند کی سر پر سہرا
اور مبارک کرے اللہ و پیمبر سہرا

خوب محظوظ کرو تم دل نوشہ کو رشید
اپنی جودت سے جو لکہا ہے سنا کر سہرا

دل طفل و جوان و پیر کے مرغوب ہے سہرا
یہ کس مالن نے گوندا ہے یہ کتنا خوب ہے سہرا
نگاہوں میں کہبا جاتا ہے ایسا حسن چمکا ہے
مجھے حیرت ہے یارب کیا کو سے محبوب ہے سہرا

ذرا دیکھو قدِ موزون پہ کیا زیب دیتا ہے
اگر خوش وضع ہے نوشہ تو خوش اسلوب ہے سہرا
پروئے کیا ہے موتی ہر لڑی مین دستکاری سے
کسی معشوق کا لکھا ہوا مکتوب ہے سہرا
عجب کیا ہے جو شادی سے ہین خندان پھول سہرے کے
گلِ باغ جوانی کیلئے مطلوب ہے سہرا
مہک سے اسکے پہولونکی مشام جان معطر ہے
گل رخسار نوشہ سے مگر محجوب ہے سہرا
یہ سہرا اسنکے اہلِ انجمن مجھسے یہ کہتے ہین
رشید خوش بیان تمنے لکھا کیا خوب ہے سہرا

بتقریب شادی عالیجناب نواب صادق جنگ بہادر

عکس عارض سے ہوا ہے مہ تابان سہرا
نکہت زلف سے ہے غیرت ریحان سہرا
شہ ذیجاہ نے باندھا ہے سر نوشہ پر
اپنے تقد کی خوبی پہ ہے نازان سہرا
کتخدائی کی خبر سنکے ترے محفل مین
دیکھنے آئے ہین سب گبر و مسلمان سہرا
دیکھکر چہرۂ رنگین کو یہ خوش ہوتا ہے
کیون نہوے سر نوشاہ پہ خندان سہرا
نہین ہلتا کبھی نوشاہ کی مرضی کے خلاف
کسطرح دیکھئے ہے تابع فرمان سہرا
کس کی قدرت ہے جو دیکھے نظر بد سے تجھے
رخ پہ نور کا تیرے ہے نگہبان سہرا
جلوۂ عارض انور سے ہے ایسا روشن
سب یہ کہتے ہین کہ ہے شمع شبستان سہرا

کتخدائی کی مسرت ہو مبارک نوشہ
وصل کا آنکھون کو دکھلاتا ہی ساماں سہرا

لیتی ہین آکے پریرو جو بلائین اسکی
یہ بھی کیا وقت کا اپنے ہے سلیمان سہرا

جلوۂ عارض نوشاہ سے تابان ہی بہت
کیون نہون دیکھکے سب ششدر و حیران سہرا

واہ کیا کہنا ہے کیا خوب لکھا تمنے رشید
اہل محفل نہون کیون سنکے ثناخوان سہرا

تہنیت شادی محب صادق نواب فخرالدین خان صاحب بہادر

رخ نوشاہ پر جو آج ہے سایہ فگن سہرا
مبارک ہو یہی کہتے ہین سارے مرد و زن سہرا

گل و بلبل نہین ہو جیسے ہوتے ہین فدا اسپر
بہار عارض نوشہ سے ہی رشک چمن سہرا

جو کوئی دیکھتا ہے ایک قطرہ شاد ہوتا ہے
مٹاتا ہے ہر اک کے قلب سے رنج و محن سہرا

خلاف مرضی نوشاہ رخ پر سے نہین ہلتا
کہا انسے سیکہ کر آیا ہی یہ خلق حسن سہرا

ہزارون دل فدا ہوتے ہین اسپر مثل پروانہ
نہین معلوم ہے کیا کوئی شمع انجمن سہرا

تجلی رخ نوشاہ سے ایسا درخشان ہے
کہ شمع طور ہے کہتے ہین سب اہل انجمن سہرا

لکھا ہے وصف مینے خوب ہی سہرے کی پہولونکا
یقین ہے باغ مین کہلائینگے سب رنگ چمن سہرا

ادہر نوشاہ کا دل خوش ادہر محظوظ دولہن ہو
مبارک حق کرے اونکو انہین شاداں زمن سہرا

نگاہ غور سے دیکھو گلابی پہولونکی سرخی
بہلا دیگا دلونسے خوبی لعل یمن سہرا

کوئی دم مین یہ نوشاہ وصل سے دلشاد ہوتا ہے
زبان حال سے کہتا ہے یہ ہر دم سخن سہرا

مبارکباد کی آواز دیتا ہی فلک پر سے
رخ روشن پہ تیرے دیکھکے چرخ کہن سہرا

مشامِ اہلِ محفل اسکی خوشبو سے معطر ہے
مہکتے کاکلِ نوشہ کی ہے مشکِ ختن سہرا

بڑی جودت سے یہ لکھا ہے رشید خوش بیان تم نے
کرینگے سنکے مدحت آپکی اہل سخن سہرا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کوئی کیا رمز سمجھے تیری شانِ پاک وحدت کا
ہوا عقدہ کسی سے حل نہ اسرارِ حقیقت کا

جو دم بھرتے ہین باغ دہر مین تیری محبت کا
مزہ لوٹینگے وہ ہی حشر مین اثمارِ جنت کا

عدو بھی خوش ہین تیرے دوست بھی محظوظ ہین تیرے
نہین معلوم یا رب بھید ہے کیا تیری قدرت کا

مجھے اعمال سے اپنے نہین امید بخشش کی
سہارا ہے فقط یا رب مجھے اک تیری رحمت کا

ہزارون نعمتین بخشی ہین تو نے اپنی رحمت سے
ادا کیا شکر ہم سے ہو ترے احسان و منت کا

تجھے گبر و مسلمان پوجتے ہین دیر و کعبہ مین
نہین اوٹھتا کسی صورت مگر پردہ حقیقت کا

جسے چاہے تو ذلت دے جسے چاہے تو عزت دے
آلہی مالک و مختار ہے تو اپنی خلقت کا

نکر شرمندہ مجکو دین مین دنیا مین اے مولا
تو ہی دونون جہان مین ہے محافظ میری عزت کا

آلہی دور فرما دے مری تکلیف کو مجھسے
نہین احوال پوشیدہ ہے کچھ تجھسے مصیبت کا

یہی ہے راتدن میری دعا اے شافیِ مطلق
گلِ صحت ہو خندان میری پژمردہ طبیعت کا

کرے مردے کو زندہ اور صحت دے علیلون کو
اک ادنیٰ سا آلہی کام ہے یہہ تیری قدرت کا

تمنا ہے یہی یا رب پیمبر کے وسیلہ سے
کہ پھر تبدیل ہو صحت سے نقشہ میری صورت کا

مرے عصیان تو بیحد سے زیادہ بخشدے انکو
بہت اوسنے کشادہ ہے ترا دامان رحمت کا

رشیدا اپنی دعا یہہ ہے خدائے پاک سے ہر دم
دکہا دے خواب مین دیدار پیغمبر کی صورت کا

نظر آتا ہے جب نقشہ جنون مین دشت وحشت کا / سمان آنکہون مین پہر جاتا ہے صحرائے قیامت کا
عبث اے منعمو دم بہرتے ہو تم جاہ و ثروت کا / نتیجہ کیا نہین معلوم ہے قارون کی دولت کا
خدا ہی جان کا حافظ ہے اس رنج و مصیبت مین / وہ جانا صبح وصلت کا یہہ آنا شام فرقت کا
سونگہا دے بوئے گیسوئے معنبر اے صبا مجکو / دل مضطر نہین مشتاق ہے پہولونکی نکہت کا
حسینونکی محبت نے بنایا مجکو دیوانہ / غضب تہا یہہ ہے ناصح کو ملا موقع ملامت کا
ہمیشہ ہوشیاری کہتی ہے بالین منعم پر / خدا کیواسطے چونکو کہان تک خواب غفلت کا
فراق یار کے صدمے ہزارون دل نے جہیلے ہین / مگر لب پر نہ آیا ایک حرف اتبک شکایت کا
فرشتے کوئے جانان دیکہکر کہتے ہین آپسمین / زمین پر کیہ جواب آیا کہان سے باغ جنت کا
خرام ناز پر اوس شوخ کے مخلوق کہتی ہے / کسی دن اوٹہہ کہڑا ہوگا یونہی فتنہ قیامت کا
سر محفل بہی تم اغیار سے آنکہین لڑاتے ہو / اشارہ مجہپہ کیون ہوتا نہین چشم عنایت کا
ابرا ہو سخت جانی کا ارادہ پست کرتی ہے / نہین معلوم پورا مدعا کب ہو شہادت کا
مجہے بیفائدہ تم روکتے ہو حضرت واعظ / نچہوڑونگا کبہی مین بیٹہنا رندونکی صحبت کا
نہ اوٹہونگا تمہارے آستان سے بعد مرنے بہی / کہین تجویز کر رکہو ٹہکانہ میری تربت کا
نہ چہوڑا ہے حسینون کی محبت کو نہ چہوڑونگا / اثر ہوگا نہ میرے دلمین ناصح کی نصیحت کا

رشید اچہی غزل لکہی ہے تمنے واہ کیا کہنا
یہہ سارا فیض ہے استاد کے لطف و عنایت کا

نہ پوچھو ماجرا اے دوستو میری محبت کا
رواں ہے رات دن آنکھوں سے دریا اشک حسرت کا

میں عاشق ہوں کسی رشک قمر کی خوش صورت کا
پسند آتا نہیں جلوہ کسی خورشید طلعت کا

اگر تن سے جدا ہو جان ہو جائے سبکدوشی
الٰہی اب نہیں اوٹھتا ہے مجھسے بار فرقت کا

ندامت سے ہر اک سرو سہی کھنچتا ہے گلشن میں
بیاں کرتا ہوں جس دم وصف اس دلبر کی قامت کا

تمہارے ہجر میں کیا کیا مصیبت میں نے جھیلی ہے
مگر تمکو خیال آتا نہیں میری محبت کا

عدو ہو دوست ہو کوئی ہو سب ملکے جلاتے ہیں
نرالا سب جہاں سے ہے جادہ میری طبیعت کا

جو کوئی دیکھتا ہے راہ میں بیہوش ہوتا ہے
تمہارا قد موزوں ہے کہ فتنہ ہے قیامت کا

محبت نے کیا ہے دل میں اچھا مشغلہ پیدا
ہمیشہ دھیان رہتا ہے کسی کے حسن صورت کا

یہ بیتابی یہ بیخوابی یہ بے چینی محبت میں
شکایت کچھ نہیں اونکی گلہ ہے اپنی قسمت کا

نہ گھبرا اسقدر اعمال بد سے ایدل مضطر
قیامت میں وسیلہ ہے محمدؐ کی شفاعت کا

رشک یار خوش بیاں کچھ تو بیاں کر حال دل اپنا
یہ کسکے ہجر میں نقشہ ہے بدلا تیری صورت کا

تصور ہے مرے دل میں کسیکے روئے تاباں کا
مجھے بھاتا نہیں ہے جلوہ خورشید درخشاں کا

تصور ہر گھڑی رہتا ہے دل میں اسکے مژگاں کا
ہمیشہ سامنا رہتا ہے بس خار مغیلاں کا

جدائی میں فزوں ہوتی ہے وحشت جب سے ہر دم کی
کیا کرتا ہوں دورہ روز صحرا و بیاباں کا

ہوا ہے عشق مار شانہ صفا کس سے مجھکو
بڑا ہے دل میں سودا جب سے اوسکی زلف پیچاں کا

خدا کیواسطے قاتل مجھے اک اور چرکہ دے
اشارہ ہے یہی ہر وقت میرے زخم خنداں کا

سنبھل کر ذبح کر قاتل ذرا عشاق کو اپنے
نہ دامن پر لگے دھبہ کہیں خون شہیداں کا

پریرو اسلیئے ہمراہ رہتے ہین ہمارے
میرے تابو دپر دیکھو کا ہوا تخت سلیمان کا

جلتاہے جب سے تو اے غیرتِ گلزار پہلو سے
نہین آتاہے مجکو لطف کچہ سیر گلستان کا

محبت نے ترے اے شعلہ رو ایسا جلایا ہر
نہین مٹتاہے سینہ سی ہمارے داغ ہجران کا

عبث اے دل ہے تجکو انقلاب دہر کا شکوہ
مبدل رنگ رہتاہے ہمیشہ چرخ گردان کا

رشید انسانکو غرہ نہین لازم ہے دولت پر
زمانہ مین نہین رہتاہے یکسان حال انسانکا

ہاتہ مین تلوار لیکے تند خو قاتل بڑہا
سر ہتیلی پہ لیے جب عاشق کامل بڑہا

آسمان نے کردیا مغموم دکہلا کر سحر
وصل کی شب عاشقِ ناشاد کا جب دل بڑہا

مردم آبی نکل آتے ہین شوقِ دید مین
جب کبہی وہ بحرِ خوبی جانب ساحل بڑہا

صورت لیلے نظر آئے تو کچہ تسکین ہو
سوئے مجنو ساربان لیکر خدا محمل بڑہا

حسن روئے یار سے تشبیہ دون کس چیز کو
کب ضیائے روئے روشن سے مہ کامل بڑہا

پیش آتی ہین طریق عشق مین دشواریان
سوچکر اپنے قدم کو جانبِ منزل بڑہا

فوق کب ہوگا شریفونپر رذیلونکو رشید
کیا ہوا رفتار مین عاقل سے گر جاہل بڑہا

ساقی گلپیرہن محفل سے کیا جاتا رہا
بادہ نوشی می پرستی کا مزہ جاتا رہا

راتدن حیران ششدر رہون فراق یار مین
راحت وآرام دل کا آسرا جاتا رہا

مہربان ہوتا نہین ہے وہ بت بیدادگر
کیا اثر میری دعا کا اے خدا جاتا رہا

اک رفیق حال ہے فرقت میں اوسکے بیکسی
میرے مرنے کی خبر پر رو کے وہ کہنے لگے
دل بہلنے کی کوئی صورت نہین باقی رہا
سب تمنا و نپہ پانی پھر گیا ہے ہجر مین
فضل خالق کی دل ناشاد کو امید ہے
کارخانہ مین ہے دنیا کے عجب کچھ انقلاب
عشق کی منزل مین اک رہبر ہوا تہا دل مرا
کیا کہون تیری جدائی مین جو دل کا حال ہے
نزاع کی حالت مین بہی بیٹھا نہ دم بہر جیسے
خوب مل ملکے گلے روتی ہے مجہسے بیکسی

صبر و استقلال جو کچھ دل مین تہا جاتا رہا
ہا گیا عاشق ہمارا باوفا جاتا رہا
اوس پری رو سے جو کچھ تہا واسطا جاتا رہا
حسرت و ارمان کا بہی حوصلا جاتا رہا
اہل دنیا سے ہمارا مدعا جاتا رہا
ایک جب آیا عدم سے دوسرا جاتا رہا
سختیو نمین آہ یہ بہی رہنما جاتا رہا
زندگانی کا بہی او ظالم مزا جاتا رہا
اوٹھکے پہلو سے میرے وہ بیوفا جاتا رہا
اب تو اے دل رنج و غم سے بہی گلا جاتا رہا

خواب غفلت سے نہ چونکے تم ذرا بہی اے رشید
منزل مقصد کیجانب قافلہ جاتا رہا

گنہگار روئے انور جب کبہی پیش نظر ہوگا
ہمیشہ خار رنج و غم دل عاشق مین چبہتا ہے
جدائی مین مصیبت راتدن کیسے بسر ہوگی
نہ کہولو زلف اپنی بے تکلف مان لو کہنا
سوال وصل پر وہ گالیان دینے لگا مجکو
بہا مین اک نہ اک سے ہوتی ہو انسان کو الفت

نگاہو نمین بہلا کیا جلوہ شمس و قمر ہوگا
یہی کیا کم کہ گلعذارونکی محبت حشر ہوگا
جو مجہپر مہربان دور دور وہ رشک قمر ہوگا
مجہے ہے خوف ایجان جہان درد کمر ہوگا
نہین معلوم تہا مجہسے وہ برہم اسقدر ہوگا
منوجس مین الفت کیا کوئی ایسا بشر ہوگا

کسیکے گیسوے و رخسار کا دلمین تصور ہے
وظیفہ روز ہجران بہی یہی شام و سحر ہوگا

سمجہاؤ نہ ہمدم دشمن مین بہت پچہتاؤ گے دیکہو
کہا مانو میرا ایجان برا اوسکا اثر ہوگا

کسیکی یاد دلمین چٹکیان لیتی ہے رہ رہکر
کسیکا جب تصور آئیگا درد جگر ہوگا

سمجہاؤ محفل زندان مین ہرگز حضرت واعظ
وہان کیا آپ کا کہنا کسیکو کارگر ہوگا

رشید اپنی مصیبت بہی کسیدن دور ہوئیگی
خدا کا فضل آکدن ابتو میرے حال پر ہوگا

میرے حال دل کا پرسان کبہی ہو جو یار میرا
تو یقین ہے مطمین ہو دل بیقرار میرا

کوئی پوچہتا نہین ہے میری حالت پریشان
نہین ہجر مین ہے اوسکے کوئی غمگسار میرا

کبہی آئین اسطرف وہ میرا دل بہت ہے مضطر
کہ تمام ہو چلے یارب کہین انتظار میرا

گل غنچہ اوسکے بلبل ہون فدا ہزار دلسے
پئے سیر آئے گلشن جو کبہی نگار میرا

مین فدا ہون تمپہ دلسے سہر بزم دشمنون سے
کبہی منہ سے اپنے کہدو یہ ہے جانثار میرا

وہ جفائین کرکے لاکہون مجہپر یہ کہ رہے ہین
کبہی لطف و رحم کرنا تو نہین شعار میرا

یہ خبر سنی جو مینے ہوی باغ باغ خاطر
ہوا ذکر اونکی محفل مین ہے بار بار میرا

وہ مٹا کے عاشقونکو یہی کہ رہے ہین ہردم
نہین دل سے میرے نکلا ابہی تک غبار میرا

میرے حال پہ عنایت جو خدا ئے پاک کی ہو
تو رشید ہر مصیبت سے ہو بیڑا پار میرا

وہیان ہے دلیکو ہے بہت کچہ رخ رنگین کا
جلوہ معلوم بہلا کیا ہو گل نسرین کا

سبکو بگڑا نظر آتا ہے حسینونکا سنگار
بت پرستی کے سوا اور کوئی شغل نہین
زندگی تلخ جدائی مین ہوئی اے رشکِ حسن
آکے بیٹھا ہے عیادت کو سرہانے محبوب
جان بلبل کی ہے آفت مین بہار آنے سے
وصل محبوب مین عجلت نہین لازم ہے رشید

بزم مین آج یہ عالم ہے تیرے تزئین کا
جب سے جلوہ نظر آیا ہے بتِ بیدین کا
ایک بوسہ دو کبھی اپنے لبِ شیرین کا
آج بیدار نصیبہ ہے میرے بالین کا
کبھی صیاد کا دہڑکا ہے کبھی گلچین کا
نیک انجام ہوا کرتا ہے آخر مین کا

بہکے جو کبھی غمزہ و انداز تمہارا
اغیار سے الفت ہے بہت آپکو اے جان
دل جلنے کی تکلیف نہو پھر کبھی مجھکو
صیاد نے دہوکے سے کیا بند قفس مین
کی مینے شکایت نہ کبھی ظلم کی اکدن
انسان تو کیا حور بھی شیدا ہے تمہاری

کیون ہو نہ فدا عاشقِ جانباز تمہارا
معلوم نہین ہوتا ہے یہ راز تمہارا
شامل جو مرے سوز مین ہو ساز تمہارا
اے بلبلو اب کیا ہوا پرواز تمہارا
خوش ہو کے اوٹھاتا ہون مین ناز تمہارا
وہ حسن تمہارا ہے وہ انداز تمہارا

امداد رشید آپ بجز حق کے نہ مانگین
دنیا مین نہین ہے کوئی دمساز تمہارا

پریون کی غلطی انکی حسن سے حسنِ یار کو لاجواب دیکھا
غم جدائی مین دلپہ اپنے ہزار وقت مین سہ رہا ہون
گیا جو مین سیر کو چمن مین تو یادِ رخسار یاد آئی

نہین مقابل مین اوسکی کوئی جہان مین انتخاب دیکھا
تمھونکی الفت مین کیا کہون مین عجب طرح کا عذاب دیکھا
نہ شکل سورج کی مینے دیکھی جو آنکھ اوٹھا کر گلاب دیکھا

فراق دلبر میں اس لئے مضطر نہیں ہے اک بھی چین مجکو / ہے زلف کیطرح دل پریشان یہ ہجر میں پیچ و تاب دیکھا
جہاں میں ہو لے سے زندگی پر کرے نہ انسان ناز ہرگز / قیام عمر روان دنیا میں ہمنے مثل حباب دیکھا
جلا ہے دل آتش جدائی میں یار کی اسطرح ہمارا / جو دیکھا سینے کو پاس کرکے تو ہمنے بریان کباب دیکھا

رشید مدت سے ہوں پریشان نہ پوچھیں کچھ آپ حال میرا
فلک نے ایسا مجھے ستایا نہ کچھ بھی لطف شباب دیکھا

مجھے بھی مہربان شوخ جفا جو ہو نہیں سکتا / میرے آرام دل کا کوئی پہلو ہو نہیں سکتا
کسی کے ہجر کے صدمون سے دل ایسا پریشان ہے / کوئی ساعت کہ لمحہ ویکسو ہو نہیں سکتا
ہلال آسا گیا خم ہو [illegible] شمشیر کیطرح ہے / قد آنکھیں کھنچی کوئے مثل ابرو ہو نہیں سکتا
[illegible] کی تمنا ہے [illegible] اوس / تو مجھے ہنسنے کے دن پولاد گلرو ہو نہیں سکتا
بچا لیگے آفات سے جب فضل خالق کے / محافظ دست و تعویز بازو ہو نہیں سکتا
[illegible] کیا ہے مجکو دیوانہ / کسی صورت سے اپنے دل پہ قابو ہو نہیں سکتا
[illegible] ظالم سے خدا کیواسطے باز آ / ہمارے حال پہ کیا مہربان تو ہو نہیں سکتا
[illegible] نیک سیرت فضل سے اپنے / زمانہ میں کبھی ہرگز وہ بدخو ہو نہیں سکتا

رشیدا تو کسی محبوب کے چیتون کے شیدا ہیں
حسینان جہان کا ہم پہ جادو ہو نہیں سکتا

جسے ہوتا ہے کسیکے سر میں سودا آشنائی کا / اوسیکو بس مزہ ملتا ہے کچھ وصل و جدائی کا
کسیکے سر میں سودا ہے کسیکی آشنائی کا / تصور دل میں ہے ہر دم جفا کا بیوفائی کا

ترے دامن کو اے محبوب کوئی چھو نہین سکتا
بجا ہے تجھکو دعویٰ ہے جو اپنی پارسائی کا

ہمیشہ جمگھٹا اغیار کا محفل مین رہتا ہی
ملے کسطرح موقع یار تک ہمکو رسائی کا

نہ پوچھین گے کبھی حال دل عشاق مضطر کو
طبیعت مین حسینونکی اثر ہے بیوفائی کا

پرستش پر برہمن کی بہت اترا جاتے ہین
خدا کی شان ہے بت کرتے ہین دعویٰ خدائی کا

اوٹھاؤ ہاتہ سے ہرگز نہ تم شمشیر آہن کو
نہین ہے کیا تمہین کچھ دھیان بھی نازک کلائی کا

مقید ہو تو پہلے دل کسیکی زلف پیچان مین
نہ لے وہ حشر تک پھر نام بھی اپنی رہائی کا

طریق یار مین کیون خضر دل پریشان ہے
کریگی کام الفت ہی تمہاری رہنمائی کا

وہ دل ہی کیا نہو جس دلمین الفت نازنینونکی
وہ سر ہی کیا نہو جس سر مین سودا آشنائی کا

کدورت نام کو رکھتے نہین دلمین دشمن سے
وتیرہ صلح ہے اپنا طریقہ ہے صفائی کا

دہان زخم ملجائین نکیونکر اوسکے کشتونکے
توجہ مین اثر جلاد کی ہے مومیائی کا

ید بیضا کی خوبی بھول جائے کیون نہ وہ دل سے
اگر دیکھے کوئی جلوہ تیرے دست حنائی کا

عجب حالت ہے دنیا کی غنی ہی کوئی دلخوش ہے
کسیکے ہاتہ مین ہے دامان کاسہ گدائی کا

کسیکی رائیگان جاتی نہین ہی محنت و کوشش
نتیجہ خیر ہو گا در پہ تیرے جبہ سائی کا

رشید ایذا اوٹھائے ہو یہ ہمپر آشکارا ہے
کریگا ایکدن سامان بھی خالق بھلائی کا

قتلگہ مین روز قاتل یہ سمان دیکھا کیا
ذبح کرکے عاشقونکو تیغ بان دیکھا کیا

ایک لحظہ بھی نہین دیکھا نگاہ لطف سے
قہر سے ہر دم وہ سوئے عاشقان دیکھا کیا

اوسنے جو ظلم وستم مجپر کئے ہنسکے سہے
یاس کی حالت سے سوئے آسمان دیکھا کیا

شمع رو نے سوزِ الفت سے جلا کر دل میرا
میری آہون کا خوشی ہو کر دھوان دیکھا کیا

کونسی شے ہے کہ حسن یار کا جلوہ نہین
اوسکو ہر ایک شخص ظاہر اور نہان دیکھا کیا

مہ جبینون کی محبت مین بجائے فائدہ
عاشقِ جانباز ہر لحظہ زیان دیکھا کیا

دشمن نامرد کیا جھیلے گا سختی ہجر کی
عشق مین اوسکے بہت مین سختیان دیکھا کیا

اوسنے جسدم اپنی محفل مین مجھے بلوا لیا
محو حیرت ہو کے مجھکو پاسبان دیکھا کیا

دشت اور صحرا کے چکر ہی مین کاٹا عمر کو
ہجر مین کب اوسکے سیر گلستان دیکھا کیا

اسقدر الفت مین اوسکی بڑہ گیا جوش جنون
جیب و دامان کی فقط مین دھجیان دیکھا کیا

زندگی مین تو نہ ظالم نے کبھی پوچھی یہ بات
نزع مین آکر وہ میرے ہچکیان دیکھا کیا

منزلِ مقصود کو سب پہونچے جاتے ہین رشید
تو فقط کیون انتظارِ کاروان دیکھا کیا

جن دنون مجھسے خفا وہ دلبرِ سفاک تھا
دل مرا محصورِ جورِ گردشِ افلاک تھا

التجا اوس سے عبث تھی وہ دلربا چالاک تھا
سنگدل تھا شوخ تھا سفاک تھا بیباک تھا

جب خیال روے جانا سیر گلشن مین ہوا
لالہ و گل میری آنکھون مین خس و خاشاک تھا

کیا بتاؤن حال فرقت کا تمہین اے ہمدمو
گھر بھی میرا ہجر مین صحراے وحشتناک تھا

وہ بلا ہے کاکلِ دلبر کہ جسکی دید سے
بس خجل ہر ایک مارِ شانۂ ضحاک تھا

جو در آیا بحرِ الفت مین وہ آخر مر گیا
جو لبِ ساحل کو پہونچا کونسا تیراک تھا

خون کی پیاسی ہے بحر عشق مین ہر ایک موج
اسمین جو انسان آیا وہ بڑا تیراک تھا

جسنے دیکھا اک نظر وہ دام آفت مین پھنسا
یار کا ہر تارِ کاکل رشتۂ فتراک تھا

پھرتے پھرتے تھک گیا آخر تلاش یار مین | جستجو مین اوسکی حیران طایر ادراک تھا

شکر اوسکا کیجیے جسنے شرف بخشا تمہین | غور سے دیکھو تو انسان کیا مشت خاک تھا

بیٹھے بٹھلائے پھنسے کیون عشق جانان مین رشید
خوب تھا جب دل بتون کی دوستی سے پاک تھا

وصال یار سے گر دل مرا مسرور ہو جاتا | ملال و رنج و اندوہ والم سب دور ہو جاتا

جمال عارض دلدار کا پرتو اگر پڑتا | ہمارا خانۂ دل پھر تو رشک طور ہو جاتا

اوسیدم ابر مین خورشید چھپ جاتا خجالت سے | تمہارے روے روشن کا اگر مذکور ہو جاتا

نہ دیتا مژدۂ وصل صنم لاکے مجھے قاصد | تو سنگ ہجر سے یہہ شیشۂ دل چور ہو جاتا

پلا دیتا مجھے گر بادۂ وحدت مرا ساقی | انا الحق کہکے مین بھی ثانی منصور ہو جاتا

جو وعدہ بوسۂ عناب لب کا آپ کر لیتے | ابھی اچھا تمھارا عاشق رنجور ہو جاتا

نیا عشوہ نیا غمزہ اگر ایجاد تم کرتے | حسینون مین جہان کے بس یہی دستور ہو جاتا

نہ دیتا حق تعالی گر سمجھ انسانکے دل مین | بہائم کی طرح بے عقل یہ مشہور ہو جاتا

بھلا کیا فائدہ ہے اے ستمگر جی کے دینے سے | کبھی مجھپر ترا اک وار تو بھرپور ہو جاتا

فراق یار جانی مین ہماری چشم گریان سے | اگر آنسو نہ بہتے غم سے اک ناسور ہو جاتا

رشید بادہ کش کی التجا ہے تجھسے یہ یارب
مئے وصل صنم سے ایک دن مخمور ہو جاتا

عشق تیرا او ستمگر دل سے کیا جاتا رہا | بس تڑپنے لوٹنے کا ہی مزا جاتا رہا

خوب مل ملکر گلے لپٹا شب وصلت مین وہ
شکر ہے اوس ترک سے پاس حیا جاتا رہا

ایسے برگشتہ مقدر ہو گئے ہین اندنون
میرا اوس رشک پری سے واسطا جاتا رہا

رحم کرتا ہی نہین وہ بت ہمارے حال پر
کیا جہان سے نام الفت ایخدا جاتا رہا

وائے ناکامی کہ چونکے خواب غفلت سے نہ ہم
منزل مقصد کی جانب قافلہ جاتا رہا

عرصۂ محشر مین صورت دیکھکر اوس شوخ کی
منہ تک آکر ظلم کا اوسکے گلا جاتا رہا

نام بوسہ کا مرے منہ سے جو نکلا اے رشید
ہو گیا برہم وہ ظالم مدعا جاتا رہا

وعدۂ وصلت پہ وہ پیمان شکن ثابت ہوا
آج مجھپر مہربان چرخ کہن ثابت ہوا

اسقدر بگڑے ہوئے ہین بات تک کرتے نہین
مجھسے کیا ایسا قصور اے سیمتن ثابت ہوا

ناتوان ایسا کیا اوس گلبدن کے ہجر نے
جسم پر اک بار اپنا پیرہن ثابت ہوا

عشق مژگان پریرو مین یہہ حالت ہو گئی
صحن گلشن بہی مجھے کانٹو نکا بن ثابت ہوا

جسم پر تیرے شہیدون کے تھا قاتل جو لباس
بعد مرنیکے وہی جامہ کفن ثابت ہوا

عاشق خوشبوئے گیسوئے صنم ہے جو بشر
اوسکی نظرون مین برا مشک ختن ثابت ہوا

اب نہ وہ چندن کا ٹیکا ہے نہ وہ زنار ہے
عشق مین مذہب سے پہرا برہمن ثابت ہوا

فرقت جانان مین کب مونس ہوئی راحت مری
اک رفیق حال بس رنج و محن ثابت ہوا

پارسا سمجھے ہوے تھے شیخ کو اہل جہان
موسم گل مین مگر توبہ شکن ثابت ہوا

حلم مین لطف و کرم مین جود مین انعام مین
داد مین انصاف مین شاہ دکن ثابت ہوا

شیفتہ صاحب کے الطاف و کرم سے اے رشید
شاعرون مین تو بہی اک شیرین سخن ثابت ہوا

اغیار کو پہلو میں بٹھانا نہیں اچھا — ظالم دل عاشق کا ستانا نہیں اچھا
عاشق ہوں میں ناصح ترا مانونگا نہ کہنا — یہہ باتیں نصیحت کے سنانا نہیں اچھا
اک حشر بپا ہوگا ابھی خلق میں ایدل — اوس فتنۂ عالم کو جگانا نہیں اچھا
روتا ہوں جو فرقت میں تو فرماتے ہیں ہنسکر — ہر وقت کا تیرا یہہ ترانا نہیں اچھا
اے دل بیتاب خدا کیلئے میرا — سن لیجئے باتوں میں اوڑانا نہیں اچھا
بدنامی تمہاری ہے اگر بھید کھلے گا — اغیار سے خط میرا پڑہانا نہیں اچھا

سن لو جو رشید آپکو آرام ہے منظور
دل قید محبت میں پہنسانا نہیں اچھا

اوس بت کے عشق کا اب یہ نتیجہ ہو گیا — ہر کس و ناکس مجھے کہتا ہے سودا ہو گیا
دل مرا وابستۂ زلف چلیپا ہو گیا — سامنا اے دوستو کالی بلا کا ہو گیا
تو ملا مجھسے تو دشمن بھی موافق ہو گئے — تو پھرا مجھسے تو برگشتہ زمانہ ہو گیا
مضطر و حیران و ششدر رات دن رہتا ہوں میں — اے ستمگر تیری فرقت میں یہ نقشا ہو گیا
ناز و انداز و ادا و غمزہ و ظلم و ستم — جو کیا اے یار تو نے تجکو زیبا ہو گیا
روز و شب فکر وصال یار میں رہتا ہے تو — اے دل بیمار تجکو آجکل کیا ہو گیا
ہجر کے صدمے دیے تجکو ملایا خاک میں — دل ترا اتنا تو کدورت سے مصفا ہو گیا
طالع بیدار نے کچھ تو دکھایا ہے اثر — مہربان مجھپر جو میرا ماہ سیما ہو گیا
عاشقوں پر رحم معشوقوں کو آتا ہی نہیں — یا الٰہی جذب الفت کا اثر کیا ہو گیا
کوچۂ قاتل میں اک مجمع ہے اک ہنگامہ ہے — قتل میرا اہل عالم کو تماشا ہو گیا

خوب دو یونکی محبت تمنے چھوڑی اے رشید
مٹ گیا جھگڑا تمہاری حقمین اچھا ہو گیا

جب وہ رشکِ قمر نہین آتا / چشم کو کچھ نظر نہین آتا
در دلدار جسنے دیکھہ لیا / پھر پلٹ کر وہ گھر نہین آتا
جب سے جاتا ہے کوئی جانا ہین / نامہ بر پھر ادھر نہین آتا
باغ مین بلبلین خزائین کہان / باغبان بھی نظر نہین آتا
دلمین ارمان لاکھون آتے ہین / پاس وہ سیمبر نہین آتا
بہولے ملکِ عدم کو دنیا مین / کچھ خیالِ سفر نہین آتا

دھیان کس رشکِ ماہ کا ہے رشید
خواب جو رات بھر نہین آتا

کہلتا نہین سبب مجھے ایسے حجاب کا / پردہ اوٹھاؤ چہرے سے اپنے نقاب کا
ہے صبح شام ہاتھہ مین ساغر شراب کا / مجکو مزے دکہاتا ہے عالم شباب کا
میرا سوال سنکے ہو خاموش کسلئے / مین منتظر کہڑا ہون تمہارے جواب کا
اے مستِ ناز و حسن اب اتنی ہی آرزو / تم میرے ہاتھہ سے پیو ساغر شراب کا
عارض سے بڑھکے نور نہین آفتاب مین / کیا رو برو ہو یار کے رخ ماہتاب کا
دیوانہ کو ترے نہین کونین سے غرض / جھگڑا ہی مٹ گیا ہے عذاب و ثواب کا
سب عاشقون مین مجکو چنا واہ ری نگاہ / قائل ہون مین تو آپکے اس انتخاب کا
آتا ہے یاد دل کا وہ جلنا فراق مین / جب دیکھتا ہون سیخ پہ جلنا کباب کا

اللہ سے مدام دعا ہے رشید کی
روضہ دکہائے محبوبِ رسالت مآب کا

کیا ستمگر نے آج کام کیا
کام آخر مرا تمام کیا

اللہ اللہ اونکا یہہ غصہ
ترک نامہ کیا پیام کیا

ذکرِ بوسہ پہ ہو گئے ہو خفا
مین نے کیا کچھہ برا کلام کیا

آج عشاق کی بن آئی ہے
اپنا دیدار اونسے عام کیا

یادِ جانا مین رات دن روئے
ہجر مین نالہ صبح و شام کیا

آئے سو بار میرے گھر کیطرف
نہ کبھی آپ نے مقام کیا

ہم بہار و خزان مین مست رہے
شغل بادہ کشی مدام کیا

جان دی اے رشید فرقت مین
عشق مین تمنے خوب کام کیا

لائے جو نامہ بر کبھی پیغام یار کا
تبدیل کچھہ ہو رنگ دلِ بیقرار کا

مرغانِ باغ چہچہے کرتے ہین رات دن
غل ہے چمن مین آمدِ فصلِ بہار کا

خورشید انفعال سے چہپتا ہے ابر مین
کیا وصف لکھیے شعلۂ رخسارِ یار کا

چادر اڑائی جسم کو صحرا کی خاک نے
کیا حال پوچھتے ہو دلِ بیقرار کا

بیجا کدورتون سے ملایا ہے خاک مین
کہلتا نہین ہے حال تمہارے غبار کا

دلمین اثرِ دل سے چشمِ فسونگر کا ہے اثر
مارا ہوا ہون گردشِ لیل و نہار کا

امداد کو ہین حشر کے دن شافعِ امم
پھر کیا خیال دلکو ہو روزِ شمار کا

بخشی ہین ہمکو نعمتین کیا کیا جہان مین
کیا شکر ہم ادا کرین پروردگار کا

پھولا سماؤنگا نہ کبھی اے رشید مین
بوسہ ملیگا مجھکو جو رخسار یار کا

عاشق ہون ابروِ صنمِ بے مثال کا
آنکھون کو ناگوار ہے جلوہ ہلال کا

بلبل نہوگی صحنِ گلستان مین نغمہ سنج
شہرہ ہے باغ باغ ترے بول چال کا

آتا نہین ہے جلوۂ خورشید بھی پسند
آنکھون مین نقشہ پھرتا ہے اوسکے جمال کا

صیاد فصلِ گل مین رہا کردے قید سے
بس ایک یہہ جواب ہے میرے سوال کا

تکرار ایک بوسہ پہ اللہ کی پناہ
دل توڑتے ہو عاشقِ آشفتہ حال کا

کیونکر کٹیگی رات خدایا فراق کی
دل کو مرے خیال ہے اونکے وصال کا

[illegible] رشکِ حور سے
نزدیک ہے زمانہ ہمارے وصال کا

بوسہ رقیب کو دیا محفل مین ہے غضب
تمکو خیال آیا نہ میرے ملال کا

وہ بھی ہیشتے دن کہ آتے تھے ہر روز آپ ادہر
اب تو حساب ہونے لگا ماہ و سال کا

[illegible] ساقی الگ کے
یہان امتیاز کچھ نہین دُرد و زلال کا

[illegible] خیال سنگدلون کا تم اے رشید
ناحق ہے تمکو دھیان بتون کے وصال کا

مجھے نظر جو مرا سیم بر نہین آتا
پسند جلوۂ شمس و قمر نہین آتا

شراب عشق سے ایسا ہوا ہون بیخود
کہ اپنا اپنا پرایا نظر نہین آتا

شب فراق مین کیا دم مرا الجھتا ہے
خیال یار کا دل مین اگر نہین آتا

کبھی تو اس طرف آئے وہ غیرت خورشید
ہمارے پاس جو شام و سحر نہین آتا

ترے فراق مین جاتا ہون جب مین تابدشت
تو چار چار پہر اپنے گھر نہین آتا

خدا کے واسطے ای نازنین نہ زلف کو کھول
غضب ہے تجکو خیال کمر نہین آتا

جفا و ظلم و ستم جو یہ روز کرتا ہے
خدا کا خوف بھی اے سیمبر نہین آتا

ملاپ غیر سے ہے مجھ سے کیون عداوت ہے
ادہر تو جاتا ہے تو کیون ادہر نہین آتا

رشید کوچۂ جانان مین کوئی جادو ہے
کہ پھر پلٹ کے ادہر نامہ بر نہین آتا

نہ روٹھے بناوٹ سے دلبر کسی کا
شب وصل ہو دل نہ مضطر کسیکا

بس اپنی ہی اپنی پڑی ہو گی سب کو
نہو گا کوئی روز محشر کسیکا

مع الخیر پہونچے در دلربا تک
کہ نامہ لئے ہے کبوتر کسیکا

اثر ہی نہین آہ سوزان مین اپنی
بھلا موم دل ہوئے کیونکر کسیکا

جو شمشیر عریان کو تولے ہوئے ہو
ضرور اب اوتاروگے تم سر کسیکا

قمر شرم سے ابر مین چھپ گیا ہے
جو دیکھا ہے روئے منور کسیکا

گیا ہجر کا دن شب وصل آئی
ہوا آج سیدہا مقدر کسیکا

ملے کوئی محبوب وہ ہی قدم پر
اگر بخت ہوجائے رہبر کسیکا

گلا اپنا کاٹینگے ہاتون سے اپنے
اوٹھا لائے ہم آج خنجر کسیکا

رشید آج بے مانگے بوسے ملے ہین

نہ ہجو لینگے احسان مرکر کسیکا

برا ہو یا الٰہی اس سحر کا
مرے پہلو سے میرا یار سرکا

کھڑا ہون منتظر در پہ تمہارے
اشارہ کیون نہین ہوتا نظر کا

خیالِ چہرہ انور ہے مجھکو
پسند آتا نہین جلوہ قمر کا

اجی کیون زلف اپنی کہولتے ہو
نہین ہے خوف تمکو کچھ کمر کا

ہمارے سامنے غیرون کا مذکور
یہ تمنے ذکر چھیڑا ہے کدھر کا

کہانتک قید ہستی مین رہین ہم
یہان سے اب ارادہ ہے سفر کا

ٹھہر جاؤ خدا کے واسطے تم
طپش ہے وقت ہے یہ دوپہر کا

طبیعت کو ہے فرحت گل کہلے ہین
عجب دلچسپ ہے تڑکا سحر کا

تمنا کب ہے باغ جنان کی
پتہ مل جائے مجھکو اوسکے گھر کا

ہماری آنکھ سے آنسو روان ہین
کوئی چھالا ہی ٹوٹا کیا جگر کا

کبھی تو اے رشید انجام سوچو
نہین در پیش ہے کہکا سفر کا

نگہ بگڑی ہوئی پھر جائے گا
کچھ تو دل کو مرے بہلائیگا

مال کیا چیز ہے دولت کیا ہے
نقدِ جان دونگا جو فرمائیگا

مین جدا ہونگا نہ تمسے دم بھر
ساتھ جاؤنگا جدہر جائیگا

جان آئی ہے لبون پر میری
بس خدا کیلئے اب آئیگا

ایسا عاشق نہ ملے گا تمکو
دل میرا پھیر کے پچتائے گا

دل بیتاب کو ہوگی تسکین
خط کبھی تو مجھے بھجوائے گا

منتظر کب سے ہوں دیدار کا مین
آج صورت مجھے دکھلائیگا

ناصحو عشق نہ چھوٹے گا کبھی
مجھکو للہ نہ سمجھائے گا

آج آئے ہو جو مجھسے ملنے
مہربانی ہو جو رہجائے گا

یار آزردہ ہے مجھسے جو رشید
کہئے کیونکر اوسے سمجھائے گا

نگاہ لطف اوجلاد کرنا
میرے ناشاد دلکو شاد کرنا

قفس میں ہوں بہت مدت سے قید
مجھے آزاد او صیاد کرنا

نہ چھوٹے آپ مجھسے زندگی بھر
کبھی تو بعدِ مردن یاد کرنا

خدا کے سامنے شکوہ کرونگا
نہ فرقت مین مجھے برباد کرنا

قسم اللہ کی دیتا ہون تمکو
نہ اب مجھپر کوئی بیداد کرنا

کھڑا ہون منتظر در پر تمہارے
لبِ شیرین سے کچھ ارشاد کرنا

تڑپتا ہون تری فرقت مین ہر دم
کبھی بھولے سے مجکو یاد کرنا

جفاؤن کا ترے دل مین ہے طومار
کہانتک صبر اوجلاد کرنا

پھنسا ہے دامِ گیسو مین مرا دل
خدا کیواسطے آزاد کرنا

خدایا ہر گھڑی تجھسے دعا ہے
وصال یار سے دل شاد کرنا

نہین کچھ بھی مزہ بے عشق او دل
کوئی پیدا اس ستم ایجاد کرنا

تجھے جو بے وفا بھولا ہوا ہے

رشید اوسکو عبث ہے یاد کرنا

دور پہونچا ہے بہت حسن مین شہرا تیرا
دیکھتا ہون جسے وہ دل سے ہے شیدا تیرا

نور مین غیرت خورشید ہے چہرا تیرا
دم بھرین کیون نہ میری جان مسیحا تیرا

دیکھکر مجکو جو منہ اپنا بنا لیتا ہے
کچھ تو کہہ مین نے بگاڑا ہے بہلا کیا تیرا

سر اوٹھائین نہ حسین شرم سے پھر محفل مین
دیکھہ لین ایک نظر گر رخ زیبا تیرا

ظلم بھی جور بھی جو تو نے کئے مین نے سہے
کونسی بات مین مانا نہین کہنا تیرا

تو ہے شیرین تو مین فرہاد تو لیلی ہے مین قیس
عشق اور حسن مین ثانی نہین میرا تیرا

رند میخوار نصیحت نہ سنینگے واعظ
دیکھہ بیکار ہی ہو جائیگا کہنا تیرا

آنکھہ اوٹھاکر تو کبھی دیکھہ ادہر او ظالم
منتظر دیر سے ہے عاشق شیدا تیرا

کیا بڑہی وحشت دل فصل بہاری مین رشید
آج کیون قصد ہوا جانب صحرا تیرا

نہین معلوم دل کو ہو گیا کیا
ہوا ہے یار مجھسے کچھہ خفا کیا

طبیبو کیون تمہین فکر دوا ہے
مریض عشق کی ہو گی دوا کیا

دل ناشاد کیون تو مضطرب ہے
بیان کر حال کچھ اپنا ہوا کیا

خیال وصل دلبر ہے ہمیشہ
خداوندا مجھے یہہ ہو گیا کیا

اجی للہ اک بوسہ تو دیدو
بہلا ترسانے سے ہے فائدا کیا

نہین اقرار کا جسکے ٹھکانا
کریگا ہمسے وہ وعدہ وفا کیا

ادہر آؤ میرے پہلو مین بیٹھو
جو الفت ہے تو پھر ہمسے حیا کیا

تم ابتو بات بھی کرتے ہین ہو
کہو مجھسے قصور ایسا ہوا کیا

ہزارون ظلم ہم پر کر رہے ہو
نہین آتا تمہین خوف خدا کیا

رہا کرتے ہین ہم ہر حالمین خوش
فقیرونکے لئے اچھا برا کیا

نگاہین پھر گئین تیور ہین بدلے
خفا ہے آج ہمسے دلبرا کیا

رشید خوش بیان کچھ تو بیان کر
بتون کے عشق مین ہے فائدا کیا

چھوڑوگے ابھی ظلم و جفا کیا
سنو تو ذکر ہے یہ جابجا کیا

کسیکا یاد ہے کہنا شب وصل
ترے دلمین ابھی ارمان ہین کیا کیا

کرین کیون اجتناب بادہ اشیخ
ابھی سے آگیا روز جزا کیا

سوال وصل کو وہ سنکے بولے
سنبھالو ہوش تمکو ہوگیا کیا

بتان شوخ کے فرقت کے صدمے
اٹھاون عمر بھر مین ایذا کیا

گیا جو کوے جانان کو نہ پلٹا
مقید کرتی ہے زلف رسا کیا

کسیکا بھی کہا سنتے نہین وہ
کرین ہم عرض اوس سے مدعا کیا

جو محفل مین لہو روتی ہین عشاق
کسیکے پاؤ مین دیکھی حنا کیا

کسیدن مجھسے ملنا یا نہ ملنا
تجھے منظور ہے اے دلبرا کیا

رشید آغاز کیا انجام سوچ
کہ آخر عشق کی ہے انتہا کیا

اک نظر بہر خدا مجھکو بھی دلبر دیکھنا
بعد مدت کے تو حال قلبِ مضطر دیکھنا

سب ہی مشتاقِ شہادت ہیں میان تیغ کا
ہم غریبونکی طرف بھی او ستمگر دیکھنا

رنج سہتے سہتے لب پہ جان میری آگئی
ایکدن مرجاؤنگا فرقت میں دلبر دیکھنا

گر یون ہی دوری رہیگی آستانِ یار سے
پہوڑلونگا سر جو ملجائیگا پتھر دیکھنا

ساقیِ کوثر کی اُمت میں ہون میں بہی آ رشید
میرے ہاتو مین بہی اک دن جامِ کوثر دیکھنا

چھڑا دس رشکِ قمر کا دیکھا
اخترِ بخت کو اچھا دیکھا

کبھی زندان کبھی صحرا دیکھا
دیکھکر یار کو کیا کیا دیکھا

دلِ بیتاب کو اپنے شب و روز
شعلۂ ہجر سے جلتا دیکھا

دوست صادق کوئی دنیا مین نہین
جسکو دیکھا اُسے جھوٹا دیکھا

زالِ دنیا کے نہ ہم پاس گئے
دور رہنا بہت اچھا دیکھا

ہمنے دیکھے ہین طرحدار بہت
حُسن مین آپکو یکتا دیکھا

بولے وہ دیکھکے رقصِ بسمل
ہمنے خوب آج تماشا دیکھا

مصحفِ رُخ کی زیارت نہوئی
اپنے تقدیر کا لکہا دیکھا

باغ جنت کا ملا ہمکو رشید
عشق عارض کا نتیجا دیکھا

ستم آپ کیجئے گا جفا کیجئے گا
جو کچھ کیجئے گا بھلا کیجئے گا

شب وصل مین شرم کبتک رہیگی
بھلا کچھ تو منہ سے کہا کیجیے گا

مریض محبت کی اے رشک عیسی
دوا کیجیے گا دوا کیجیے گا

کیا ذکر بوسہ تو وہ ہنسکے بولے
نہ ایسا کبھی تذکرا کیجیے گا

کمر باندہی ہے بیوفائی پہ تمنے
کبھی تو مریجان وفا کیجیے گا

محبت اگر تمکو ہے ظالمو نسے
ستم حضرت دل سہا کیجیے گا

رقیبون کی سنتے ہو اے جان جان تم
کبھی بات میری سنا کیجیے گا

رشید آپ کا حال کیون ہے پریشان
بیان کچھہ تو بہر خدا کیجیے گا

اودل ناشاد تجھکو کیا ہوا
یاد ہے کسکی جو تو شیدا ہوا

قاتل سفاک اک پیدا ہوا
دل ہمارا حسن پہ شیدا ہوا

مین روانہ جانب صحرا ہوا
ہجر مین تیرے مجھے سودا ہوا

بات بہی کرتا نہین مجھسے تو اب
او ستم ایجاد تجھکو کیا ہوا

آجکا عاشق نہین کل کا نہین
شیفتہ مدت سے مین تیرا ہوا

جلد کہہ بہر خدا اے نامہ بر
بزم مین کیا کیا مرا چرچا ہوا

ہون قفس مین چہوڑدے صیاد اب
فصل گل ہے باغ ہے پہولا ہوا

غیر سے ملکر ہنسون گا مین اگر
پاس پھر آئیگا تو روتا ہوا

ایکدن کا ذکر ہے اے ہمدمو
کوئے جانان مین گذر میرا ہوا

قاتل سفاک تھا در پر کھڑا
دشمنون سے وہ سخن کرتا ہوا

دیکھتے ہی چھلے غش آیا مجھے
اوٹھ کے غش سے اسطرح گویا ہوا

بوسۂ سیب ذقن مجکو ملے
دیکھہ تیرے عشق مین سودا ہوا

دم لبون پر دل ہی سینہ مین طپان
چشم کو آزار رونے کا ہوا

ہنسکے بر تبسم یون جواب اوسنے دیا
چل یہان سے کیا تجھے سودا ہوا

جور دلبر کی شکایت کیا رشید
عشق مین جو کچھ ہوا اچھا ہوا

جگر کو چاک کیا آپ نے ستم ایسا
نہو گا تیز کوئی خنجر دو دم ایسا

مسافرون کا اثر تا ہے دل جو سنتے ہین
کہان سے سخت ہوا جادۂ عدم ایسا

کبھی مین ہنستا ہون فرقت مین گاہ روتا ہون
اثر فراق مین نقشہ ہے اے صنم ایسا

جدائی مین تری آہون سے کام رہتا ہے
کہ کھا لئے دلمین اثر کر گیا الم ایسا

ہمارے آئینۂ دلمین دو جہانکی ہے سیر
نہ زلیخا رکھتا واللہ جام جم ایسا

ہمیشہ آنکھ سے آنسو رواں ہین اے قاتل
جدائی کا ترے مجکو ہوا ہے غم ایسا

رشید جسکے مقابل مین چاند چھپتا ہے
کہ ہمنے ڈہونڈ نکالا ہے اک صنم ایسا

مین نے اوسکے روبرو جب کاٹ کر سر رکھدیا
پاؤن کو ناز و ادا سے میرے سر پر رکھدیا

رحم آتا ہی نہین عاشق کی حالت پر تجھے
کسنے او ظالم ترے سینہ مین پتھر رکھدیا

تھا یقین لائیگا وہ رشک چمن وہ چار پھول
آکے مرقد پر ہماری ایک پتھر رکھدیا

لطفِ مے نوشی نہین جب ساقیٔ مہوش نہین
اسلئے ہاتون سے اپنے مینے ساغر رکھدیا

وصل پر راضی ہوا مجھسے نہ ہرگز سنگدل
منتین کی انتہا کی پاون پہ سر رکھدیا

اوسنے جب دیکھا کہ میرا مثل بھی موجود ہے
آئینہ ہاتون سے اپنے ہوکے ششدر رکھدیا

مین نے جب ظاہر کیا بے انتہا شوقِ وصال
میرے آگے لکھکے اوسنے روزِ محشر رکھدیا

دیکھکر جوشِ جنون رشید اکا تیرے اے پری
ہاتھ سے فصادنے گھبرا کے نشتر رکھدیا

سخت جانی کا برا ہو جس سے یہ حالت ہوئی
ہوکے برہم ہاتھ سے قاتل نے خنجر رکھدیا

ہم تو ہین اک صاف گو وہ خوش ہو یا ناراض ہو
جوکہا غیرونسے وہ ہی اونکے منہ پر رکھدیا

ہر گھڑی رہ رہکے سوزش دلمین ہوتی ہے رشید
ہجرِ دلبر نے میرے سینہ مین اخگر رکھدیا

گلرخون کی یاد مین رونیسے یہ عالم ہوا
اشک جو آنکھونسے ٹپکا قطرۂ شبنم ہوا

اک نہ اک آفت کا ہجرِ یار مین ہے سامنا
دل مین درد اوٹھا اگر آنکھونکا رونا کم ہوا

ہجرِ دلبر نے کیا اس درجہ مجھکو ناتوان
شکل پہچانی نہین جاتی مجھے عالم ہوا

بادہ نوشی کا مزا کیا پاس جب ساقی نہین
ایک قطرہ بھی جو پہونچا حلق تک وہ سم ہوا

مینے جب بوسہ لبِ شیرین کا مانگا یار سے
گالیان دینے لگا وہ اسقدر برہم ہوا

لاکھ سمجھاو کسیکی ایک وہ سنتا نہین
اندنون ایسا مزاجِ یار ہے برہم ہوا

قامتِ موزونِ جاناں کی سنی شاید صفت
سرو شمشاد بھی کا کیون اکڑنا کم ہوا

بیڑیان پہنین کڑی جھیلی رہے ہم قید مین
زلف کا سودا نہ اپنے سر سے ہرگز کم ہوا

ہو گیا مرغِ سحر کا یار پہلو سے اوٹھا
وصل کا سامان سارا درہم و برہم ہوا

اسقدر شوقِ شہادت دلمین ہے اپنے رشید
خود بخود جلاد کے آگے مرا سر خم ہوا

زلفِ جانان کا اگر سر مین نہ سودا ہوتا
پھر پریشان نہ احوال ہمارا ہوتا

بوسہ ہی ملتا اگر وصل نہ اوسکا ہوتا
کوئی ارمان تو دل کا میرے نکلا ہوتا

تم نکلتے جو کبھی ناز سے گھر کے باہر
فتنۂ حشر ابھی راہ مین برپا ہوتا

دم لبون پر ہے نہین آتا ہے وہ رشکِ مسیح
عالتِ نزع مین آکر کبھی پوچھا ہوتا

دستِ محبوب مین رہتا جو کبھی نخلِ حنا
رنگ وہ ایسا بدلتا ید بیضا ہوتا

قتل کرتا نہین عاشق کو وہ قاتل ورنہ
دیکھنے کیلیے بسمل کے تماشا ہوتا

تذکرہ وصل کا کیون سنکے ہوئے ہو خاموش
نیک و بد کچھ تو مجھے تمنے سنایا ہوتا

کسطرح آپکے وعدے کا یقین ہو مجھکو
کون دن ہے جو نہین وعدۂ فردا ہوتا

دیکھتا حور کو بھی آنکھ اوٹھا کر نہ کبھی
آپکی صورتِ زیبا کا جو شیدا ہوتا

مہ جبینونکی محبت سے جو باز آتے رشید
بخدا آپ کے حق مین بہت اچھا ہوتا

آج کل مدِّنظر ہے وصف قد یار کا
کم نہین ہے سرو سے مطلع مرے اشعار کا

ہر غزل مین ذکر ہے رنگینیٔ رخسار کا
اندنون ہر پھول تازہ ہے مرے گلزار کا

ہے دگرگون اندنون عالم مزاج یار کا
بس خدا حافظ ہے جانِ عاشقِ بیمار کا

فصلِ گل آتے ہی رونق اور افزون ہوگئی
رنگ دونا ہوگیا ہے خانۂ خمار کا

ہر قدم پر راہ مین اوٹھتے ہین فتنے سیکڑون
حشر سے کچھ کم نہین عالم تری رفتار کا

کیون نہ کٹ جائے خجالت سے ہلال آسمان | دیکھکر جلوہ تمہارے ابروئے خمدار کا
عشق مین انسان کا مذہب نہین رہتا کبھی | توڑ ڈالے کیون نہ رشتہ برہمن زنار کا
کون وہ دن ہے کہ جبدن وعدۂ فردا نہین | کیا بھروسہ مجکو ہو ظالم ترے اقرار کا
ایک مدت سے مجھے صحرا نوردی کا ہے شوق | بوسے لینگے آبلے جوش جنون مین خار کا
رات دن ہے فرقت دلدار مین سیلان اشک | سلسلہ ہر دم ہے جاری آنسوؤن کے تار کا
ہر طرف اک نور کی ہے روشنی پھیلی ہوئی | یہ نشان اے نامہ بر ہے خانۂ دلدار کا
شکل جان پرور دکھادے آکے او شکل مسیح | حال ابتر ہے نہایت ہی ترے بیمار کا
میکدہ مین آکے زاہد پڑھ لے خط جام مے | پھر سیدن اور پڑھنا کا استغفار کا
مین وہ برگشتہ مقدر ہون کہ جسکو دیکھکر | دور ہٹ جاتا ہے سایہ یار کی دیوار کا
روشنی پھیلی ہے کوسون تک بسان ماہتاب | نور کا مطلع ہے کیا روزن تمہاری دیوار کا
دست نازک مین لگاتا ہے حنا قاتل مرا | خون ہوگا کوئی دم مین دیکھنا دو چار کا
آتش فرقت سے انگارہ بنا دل اے پری | کیا عجب ہو جائے لقمہ مرغ آتشخوار کا
خاک سمجھے کا وہ حالت عاشق بیمار کی | ذائقہ جسنے نہین چکھا کسی آزار کا

کیون نہ کانپین میرے دشمن نام سے میرے رشید
مین بھی خادم ہون جناب حیدر کرار کا

فخر کرتا ہے اکڑنا قاتل خونخوار کا | اور ستم ڈھاتا ہے ادھر باندھنا تلوار کا
عشق مدت سے ہے دل مین ابروئے خمدار کا | دیکھتا ہون صبح کو ہر روز منہ تلوار کا
جان شیرین اوسنے دی جسنے چکھا ہی کیا | زہر آلودہ ہے کیا پھل یار کی تلوار کا

سخت جانی کا برا ہو جس سے یہہ حالت ہوئی ۔ دستِ قاتل رک گیا منہ پھر گیا تلوار کا
دیکھہ کر رعشہ ہوا ہو رہین تنونکے جسم مین ۔ ہے مگر خطِ اجل جوہر تری تلوار کا
نیم جان ہو کر سسکنے سے تو ملجاتی نجات ۔ مجھپہ کرتا کاش پورا وار وہ تلوار کا
روز ہوتے ہین وہان عشاق کی دو چار خون ۔ آج کل کوچہ پہ اوسکے قبضہ ہے تلوار کا
ہوتی ہے سہ رکھے سوزش ہر دہانِ زخم مین ۔ شعلۂ آتش ہے یا پھل ہے تری تلوار کا
قتل کر قاتل مجھے نامرد ہین سارے رقیب ۔ بھاگ جائینگے جو ہوگا سامنا تلوار کا
کیون نہو گلزارِ جنت مین شہیدونکے مزے ۔ جان دینے کیلئے کھاتے ہین پھل تلوار کا
تشنہ کامانِ شہادت کی بندھی ہین اسمین دل ۔ کسقدر مضبوط ہے ڈورا تری تلوار کا
دستِ نازک مین ہے وہ تولئے ہوئے شمشیر کو ۔ شوق کہتا ہے کہ قبضہ چوم لو تلوار کا
لوٹتا ہے دل ہمارا مرغِ بسمل کیطرح ۔ جب سے ڈورا دیکھہ پایا ہے تری تلوار کا
نازنین گویا پری ہے چال مین کبک دری ۔ وصف ہو سکتا نہین ہے یار کی تلوار کا
آسمان پر جو شفق پھولی نظر آتی ہے آج ۔ ایک وہ بھی شعبدہ ہے یار کی تلوار کا
حقتعالی نے حیاتِ خضر بخشی ہے اوسے ۔ جسنے اک چلو پیا پانی تری تلوار کا
دستِ نازک کے تری قربان او قاتل حلق ۔ اور اک چرکہ مری گردن پہ دے تلوار کا

دشمنون کے دل ہوئے مجروح سنکر میرے شعر
کام کرتی ہے رشید اپنی زبان تلوار کا

یون فراقِ یار مین دردِ جگر ہونے لگا ۔ لمحہ بھر ٹھیرا تو پھر دو دو پہر ہونے لگا
بام پر جیسے وہ مہرو جلوہ گر ہونے لگا ۔ ابر مین پنہا خجالت سے قمر ہونے لگا

رونق افزا آج کل ہوتا ہے وہ رشکِ چمن — رشکِ گلزارِ جنان اب میرا گھر ہونے لگا

سچ بتا تجھکو قسم اللہ کی اوس بزم مین — تذکرہ میرا بھی کچھ اے نامہ بر ہونے لگا

وصل کی شب ایک بوسہ بھی نہ اوس لب کا ملا — اوٹھ گیا پہلو سے جب وقت سحر ہونے لگا

یار کیا مجسے پھرا برہم زمانہ ہو گیا — اوسکے ملنے سے موافق ہر بشر ہونے لگا

سنکے فرقت کی شکایت مجسے وہ کہنے لگے — اب تو بس کیجیے خدارا درد سر ہونے لگا

رنگ بگڑا ہے کچھ ایسا محفلِ دلدار کا — اب ہجوم اغیار کا آٹھون پہر ہونے لگا

یاد کرتا ہے وہ ترکِ بیوفا تمکو رشید
اندنون کچھ جذب الفت کا اثر ہونے لگا

دلِ افسردہ کو ہے عشق جیسے گلعذارونکا — سنا کرتا ہون نغمہ باغ مین جا کر ہزارونکا

خلش رہ رہکے ہوتی ہے دل پر درد مین اپنے — جو ہوتا ہے تصور مجکو مژگان کے اشارونکا

کسی پہلو کسی کروٹ نہین آرام پاتے ہین — تمہارے ہجر مین یہ حال ہے اب جانثارونکا

دلون مین ہے تمنائے وصالِ یار مدت سے — نہ بر آیا کسیدن مدعا امیدوارون کا

نہین سوجھے خم دیتے ہین وہ زلفِ معنبر مین — کرینگے قید اسمین ایک دن دل بیقرارونکا

سسکتے ہین تڑپتے ہین نہ جیتے ہین نہ مرتے ہین — ردی ہے حال ایسا دام گیسو کے شکارونکا

سحر سے شام تک ہر وقت مایوسی برستی ہے — یہ عالم بیکسی مین ہے غریبونکے مزارونکا

کبھی ملتے ہین مہندی گاہ زلفونکو بناتے ہین — نہین موقوف ہوتا سلسلا اونکے سنگارونکا

رشید انجان کو رخ کی افشان یاد آتی ہے
چمکنا دیکھتا ہے آسمان پر جب ستارونکا

ردیف باے موحدہ

کوئی سنتا ہی نہیں فریاد اب
کیوں ہے مضطر اور دل ناشاد اب

منتظر کب سے کھڑا ہوں دیکھ لے
اک نظر بہر خدا جلاد اب

جو سہتے ہیں ستم لب پر جان ہے
اے جفا پرور نکر بیداد اب

باغ میں ہے اک سہی قد کا گذر
سر اوٹھائیگا نہیں شمشاد اب

ہجر کی طاقت نہیں ہے اے خدا
وصل سے کر دے میرا دل شاد اب

فصل گل آئی چلی باد صبا
چھوڑ دے بہر خدا صیاد اب

موسم گل میں پنہائیں بیڑیاں
سخت دل کیا ہو گیا حداد اب

ضعف سے خون جسم میں باقی نہیں
دیکھے نشتر کیا کرے فصاد اب

بھولتا شیریں کو تمکو دیکھکر
خلق میں ہوتا اگر فرہاد اب

کیا کروں جاؤں کدہر اے دوستو
یار آتا ہے مجھے تو یاد اب

دام کاکل سے چھٹے اچھا ہوا
ہوگئے ہم تو رشید آزاد اب

ابر و ساقی ہے اور شراب و کباب
نہیں بر میں وہ غیرت مہتاب

دیکھکر چھوڑ لی ہے منہ پہ نقاب
مجھسے کیوں اسقدر ہے تمکو حجاب

تری فرقت نے کر دیا بیمار
اے مسیحا خبر لے میری شتاب

چشم گریان کے دیکھکر آنسو
پانی پانی ہے آسمان پہ سحاب

عرقِ رُخ ذقن پہ جب دیکھا
میں نے سمجھا کہ ہے یہ چاہ گلاب

منتظر دیر سے ہوں محفل میں
ساقی دے اب تو ایک جام شراب

کیا کہوں حال شام فرقت کا
پوچھتے ہر گھڑی ہو کیوں احباب

بزم جاناں میں چپ رہیں عشاق
ورنہ ہو جائیگا کسی پہ عتاب

پی کے آئے ہیں حضرتِ واعظ
آج بہکے ہوئے ہیں خوب جناب

مجھ گنہگار کی ہے تجھسے دعا
یا الٰہی نہ قبر میں ہو عذاب

عاشقی کا خیال ہی نہ کرو
ورنہ ہو جاؤ گے رشید خراب

ہوتے ہیں بے چین میکش سنتے ہی نام شراب
یہ ہوں اور دنیا ہو اور ہو دور جام شراب

زاہد و پھر تم سے اسکا ذائقہ پوچھیں گے ہم
ہاتھ سے ساقی کے پی لو ایکدن جام شراب

ساقیٔ گلپیرہن کے ہجر میں یہ حال ہے
ہے طبیعت کو تنفر سنکے اب نام شراب

ہجر ساقی میں اندھیرا ہو رہا ہے میکدہ
بزم میں رندونکے صبحدم رہتی ہے شام شراب

خوبیٔ بنت العنب معلوم ہو گی جب تمہیں
سامنے آئیگا جب شوخ گل اندام شراب

کیا پیوں جب ساقی مہوش ہی پہلو میں نہیں
آ رہا ہے روز میرے پاس پیغام شراب

ہجر ساقی میں کرو ترکِ قدح نوشی رشید
اب تمہیں زیبا نہیں ہے گردش جام شراب

ردیف تائے فوقانی

جو بلبلین کبھی دیکھین نگار کی صورت
تو بھول جائین عروس بہار کی صورت

گلون نے چاک کیا ہے چمن مین پیراہن
نظر پڑی ہے جو اوس گلعذار کی صورت

خیال عشق مژہ دل مین اور بڑھتا ہے
جو دیکھتا ہون بیابان مین خار کی صورت

ہزار حیف وہ مغرور مہربان نہوا
نہ کام آئی مرے انکسار کی صورت

جو دیکھتا ہون جدائی مین خوف آتا ہے
بلا سے کم نہین شبہائے تار کی صورت

فروغ صورت شمس و قمر پسند نہین
نظر مین پھرتی ہے رخسار یار کی صورت

جو دیکھا عارض تابان و گیسوئے مشکین
نظر مین پھر گئی لیل و نہار کی صورت

ہوا ہے آکے جو مہمان وہ غیرت گلشن
خزان نظر مین ہے اپنے بہار کی صورت

نہ اعتبار قسم کا نہ عہد و پیمان کا
یہ اب ہے یار کے قول و قرار کی صورت

سرور تجکو رہیگا تمام دن مع الخط
سحر کو دیکھ کسی بادہ خوار کی صورت

رشید وصل ہوا ہے بڑی مصیبت سے
خدا دکھائے نہ پھر ہجر یار کی صورت

دل دیوانہ کو ہے اوس سے الفت
پریرو کو ہے میرے مجھ سے نفرت

ستاتی ہے بہت دلبر کی فرقت
نکلتی ہی نہین ہے شکل وصلت

اگر ہے آپکو مجھسے محبت
تو پھر ہے اسقدر کیون مجھسے نفرت

جوان ہوتے ہی کرتے ہین شرارت
حسینو کا لڑکپن ہے غنیمت

سوائے وصل جانان یا الٰہی
نہین ہے اور میرے دلکو حسرت

چلین گے خاک کیا کبک دری چال
تمہاری چال ہے فتنہ قیامت

نجا تو کوچے جانان کو دل زار
وہان ہوتی ہے ہر عاشق کو ذلت
جگہ تھوڑی ملے کوئے صنم مین
نہین ہے خواہش گلزار جنت
شب فرقت مین ہم کاہی کو مرتے
اگر ہوتی ادہر چشم عنایت
نہ وصل یار ممکن ہے نہ مرنا
پڑی آ جان پر میرے مصیبت
ترے دیدار کا مشتاق ہو مین
کبہی تو آ ادہر اے ماہ طلعت
کدورت سے بھرا ہے یار کا دل
کرین کیا خاک امید محبت
گلا کٹنے دے جلد اے سخت جانی
کہین ہووے نہ قاتل سے ندامت
جہکائے سر خجالت سے زمین پر
جو دیکھے سرو وہ موزون قامت

شکایت ظلم جانان کی ہے بیکار
رشید اچھی اگر ہے اپنی قسمت

اوس رشک گل کا سمجھے ہین مشتاق گہر بہشت
دیکہین نہ آنکہہ اوٹھا کے جو آئے نظر بہشت
جس راہ سے گذر ہو مرے رشک حور کا
ہو جائیگی یقین ہے وہی رہگذر بہشت
توصیف خانہ باغ کی اوسکی اگر سنے
رضوان بہی آئے دیکہنے کو چہوڑ کر بہشت
تیری گلی کا جو کوئی شیدا ہے اے صنم
رخ بہی کرے ادہر نہ کبہی ہو جو بہر بہشت

امت مین ہون رشید رسول کریم کی
دکہلائینگے یقین ہے خیر البشر بہشت

ردیف ثائے مثلثہ

عاشقی جانتا ہے وہ ستم ایجاد عبث
غم الفت ہے مجھے اور دل ناشاد عبث

حسرت دید کسیکی ہے نہ نکلے گی روح
قتل پہ پھری پھر آمادہ ہے جلاد عبث

قامت اوس غیرت گلزار کا ہے پیش نظر
اب اکڑتا ہے میرے سامنے شمشاد عبث

جوش وحشت سے مین توڑونگا انہین دم بھر مین
طوق و زنجیر پہناتے ہین یہ حداد عبث

تیلیان توڑکے جاؤنگا ابھی گلشن مین
بند کرتا ہے قفس مین مجھے صیاد عبث

وصل شیرین کی کوئی راہ نکالی ہوتی
مرگیا کوہ پہ سر پھوڑکے فرہاد عبث

کوچۂ یار سے ہم تو نہ نکالینگے قدم
قیس مجنون تمھارا دشت مین برباد عبث

مانتا ہی نہین وہ شوخ منائے سے مری
راتدن ہے دل ناشاد کی فریاد عبث

پوچھتا ہی نہین بھولے سے کبھی وہ ظالم
اسے رشید آپ تو کرتے ہین اوسے یاد عبث

مے ہے ہجر یار مین اے میکشو پینا عبث
ہاتھ سے ساقی کے ساغر تمنے چھینا ہے عبث

ہو گئے ششدر اکدن وہ آپ ہی پچتائینگے
راتدن پیش نظر رکھتے ہین آئینا عبث

کیا کرین ہم موت بھی آتی نہین افسوس ہے
ہجر مین گو اوسکے سمجھے ہین کہ ہے جینا عبث

ہم تو ہین شیدا تمہارے تم ہو غیرون پر فدا
آپکے دل مین میرے جانب سے ہے کینا عبث

حسن روئے یار سے بڑھکر نہین ہر کوئی شئے
دیکھتے ہین دوسرونکو دیدۂ بینا عبث

ایکدن پہونچا ہی دیگا عاشق کو بام عرش تک
مہ جبینون کی محبت کا نہین زینا عبث

چاک ہو غمسے جو دل اوسکا رفو ممکن نہین
عاشقو اپنا دل صد چاک ہے سینا عبث

راتدن ہے مصحف رخسار کا مجکو خیال
حفظ قران کو کیا کرتے ہین نابینا عبث

تندرستی ہے تو لطف زندگی ہے اے رشید
ورنہ آتا ہے نظر انسان کو جینا عبث

ردیف جیم تازی

یار نے پیدا کیا ہے دیکھو تو ایسا مزاج
عاشقوں سے رات دن رکھتا ہے وہ تیرا مزاج

کیسی بے انصافیاں ہیں تیری اور شکایتیں ہی
ہم رہیں محروم اور پوچھیں عدو تیرا مزاج

تری فرقت میں میرا یہ حال ہے اب روز و شب
مضطرب ششدر پریشان منتشر خستہ مزاج

قیس یوں کاہیکو مجنوں ہوکے پھرتا عشق میں
آہ پہلے سے بدل دیتی اگر لیلیٰ مزاج

ناصحوں نے کیں نصیحت سے بہت کچھ کوششیں
دوستی کی راہ پر قایم رہا اپنا مزاج

اب زمانہ میں نہیں ہے عزت بجز زر کی رشید
پوچھتا ہے کون مفلس سے کہ ہے کیسا مزاج

بعد مدت آنیوالا ہے مرے گھر یار آج
روح بالیدہ ہے شاد اچھے دل غمخوار آج

دیکھکر صورت کو پژمردہ ہوں گھبرائے ہیں
سیر کرنیکو جو آئے وہ سوئے گلزار آج

عشق گیسو کیا ہوا اک مجھپہ آفت آگئی
خواب میں مجکو نظر آتے ہیں خندہ مار آج

سخت جان عاشق کا ہرگز دم نکلنے کا نہیں
قتل کرنیکے لئے قاتل ہے کیوں تیار آج

ہے مزاج یار برہم خط وہ پڑھنے کا نہیں
نامہ بر محفل میں اوسکی جاتا ہے بیکار آج

شکر ہے اب ہمکو وہ بلوا رہے ہیں بزم میں
طالع خفتہ ہمارا ہو گیا بیدار آج

کیا سمائیگا نظر میں اب ہلال آسمان
تیغے دیکھے ہیں کسیکے ابروے خمدار آج

دیکھ لے گر ایک لحظہ چشم جادو کو تری
خود بخود ہو جائے اچھا عاشق بیمار آج

عمر بھر اب تو نہین اوٹھونگا زنہار اے رشید
یار کے گھر کا ملا ہے سایۂ دیوار آج

ردیفِ حاے حطی

دل عاشق مین کیونکر نہو پھر الفتِ صبح
ملتی ہے یار کی پیشانی سے کچھ صورتِ صبح

ڈر لگا ہے شبِ وصلت مین جو فرقت کا مجھے
ہر گھڑی آنکھون مین پھرتی ہے مرے صورتِ صبح

رات دن کسکو ہے دنیا کے بکھیڑون سے نجات
جانے انسان غنیمت جو ملے فرصتِ صبح

میرے پہلو سے اذانِ صبح کی سنکر وہ اوٹھا
کیا بتاؤن تمھین اے دوستو مین حالتِ صبح

اتو پہلو سے ہٹو ہائے کسیکا کہنا
یاد رہیگی مجھے آئی کیفیتِ صبح

چاک رہتا ہے گریبان ہمیشہ اوسکا
قابل دید ہے ہر روز کی یہ وحشتِ صبح

شاد ہوتی ہے طبیعت مری واللہ رشید
صدق دل سے جو مین پڑھ لیتا ہون دو رکعتِ صبح

دیکھکر شرمندہ ہے حسنِ بتِ مغرور صبح
روے روشن کے مقابل کیون نہو بے نور صبح

گو شبِ تاریک مین آجائے میرا رشکِ قمر
ہو ضیاے روے روشن سے شبِ دیجور صبح

زلفِ شبگون کا شبِ فرقت مین آتا ہے خیال
اسلئے مجھسے رہا کرتی ہے کوسون دور صبح

برسون سے مشتاق ہون [illegible]
غمزہ و انداز مین گویا ہے رشکِ حورِ صبح

یار جسدن مجھسے دو باتین کریگا اے رشید
مین یہ سمجھون ہے ضیا مین آج رشکِ طورِ صبح

ردیف خائے معجمہ

جب سے آنکھون کو نظر آیا ہے دلدار کا رُخ — دل بیمار نہین کرتا ہے گلزار کا رُخ
دل مین مژگانِ صنم کا ہے شب و روز خیال — رہتا ہے میرے طرف دشت کی ہر خار کا رُخ
حالت نزع ہے اور رشکِ مسیحا اتنو — دیکھلیئے پھر خدا عاشقِ غمخوار کا رُخ
آ گئی ہے فصل بہار اتنو مزے کے دن ہین — رند کیونکر نہ کرین خانۂ خمار کا رُخ
زندگی بھر تو رہین دید سے آنکھین محروم — مرتے دم کاش نظر آئے مجھے یار کا رُخ
بوسہ کے دینے پہ اور وصل پہ راضی ہے شوخ — کچھ تو چمکا ہے مرے طالعِ بیدار کا رُخ

ابروے یار کا ہر لحظہ تصور ہے رشید
کیون نہو میرے طرف یار کی تلوار کا رُخ

اندنون ہے اسقدر طبعِ بت خودکام تلخ — عاشقون کو روز و شب دیتا ہے وہ دشنام تلخ
ابتدائے عشق مین ہوتی ہین تکلیفین بہت — عشق جو یان کا مگر ہوتا نہین انجام تلخ
جب نہین ساقی تو پھر کیا لطفِ میخواری نہین — کیون جدائی مین نہو پھر زیستِ مے آشام تلخ
غم کے خم پیتے تھے اک شیرین دہن کے وصل مین — ہجر مین معلوم ہوتا ہے ہمین اک جام تلخ
یاد کیون کرنے لگے وہ بدبر و اغیار کے — کانون کو اونکے ہوا ہے اتنو میرا نام تلخ
چشم جادو کی محبت نے کیا مجھکو ہلاک — ہو گیا ہے سنکھیا مجھکو تو یہ بادام تلخ

میٹھی باتین یاد آتی ہین کسی محبوب کی
زندگی مجکو نظر آتی ہے صبح و شام تلخ

بوسہ لبہائے شیرین مجکو دیتا تھا کبھی
باتین اب ہر دم سناتا ہے بت گلفام تلخ

رنج و غم کا سامنا رہتا ہے ہر دم اے رشید
فرقت دلدار مین ہے اندنون آرام تلخ

ردیف دال مہملہ

بسملونکی ہمی تو سنتا کبھی قاتل فریاد
ضعف مین کرتے ہین ناشاد بمشکل فریاد

یار کے وصل سے مایوس تو کیون ہوتا ہے
کبھی اللہ سنیگا تری اے دل فریاد

حیف ہے اوس بت ہرجائی کا پایا نہ سراغ
ہم گئے کرتے ہوے سیکڑون منزل فریاد

پھر کسی طرح نہ قاتل نے پلٹ کر دیکھا
دیکھنے کیلئے کرتے رہے بسمل فریاد

قیس آوارہ نہ پھرتا کبھی ویرانے مین
کبھی سن لیتی اگر صاحب محمل فریاد

سنکے فریاد کو اوس شوخ جفا جو نے کہا
سیکڑون کرتے ہین در پر مرے سائل فریاد

کیون نہ مین ہجر مین اوس رشک چمن کے روؤن
کرتے ہین گل کی جدائی مین عنادل فریاد

قید کا حال نہ کچھ پوچھئے دیوانون سے
راتدن کرتی ہے پیرونمین سلاسل فریاد

غسل کرکے وہ ستمگر جو پلٹتا ہے رشید
مچھلیان کرتی ہین آکر لب ساحل فریاد

عاشقونکو چین سے آتی ہے کب فرقت مین نیند
غوش لگا ہو تنکی محبت سے ہے اک آفت مین نیند

دوستونکا دھیان رہتا ہے کبھی یاد وطن — چین سے آتی نہین انسانکو غربت مین نیند

میری اور انکی سحر تک شام سے باتین ہین — ایکدم آئی نہ دونونکو شب وصلت مین نیند

رنج ہو غم ہو خوشی ہو عیش ہو آرام ہو — لامحالہ آتی ہے انسانکو ہر حالت مین نیند

ہجر مین عشاق کو سونے نہین دیتے ہین وہ — کیا انہین کے ہے الٰہی قبضہ قدرت مین نیند

کوچہ محبوب مین آیا ہے جسکو خواب گ — اوسکو پہونچائیگی بیشک گلشن جنت مین نیند

منعمو ہوشیار ہو کچھ کام نیکی کا کرو — تمپہ غالب ہوگئی ہے غرۂ دولت مین نیند

عاشقونکو ہجر مین آرام ہو کیونکر نصیب — بات یہ مشہور ہے خوب آتی ہے راحت مین نیند

طالع خفتہ میرا بیدار ہوتا ہی نہین — کیا ازل سے ہے ہمیشہ کیلئے قسمت مین نیند

نام کو آنکھون مین آتی ہی نہین ہے ہجر مین — عاشقونکی چھپ گئی ہے گوشۂ عزلت مین نیند

آج شب کو یار نے وعدہ ہے آنیکا کیا — جاگ اے دل ورنہ ڈالیگی تجھے غفلت مین نیند

دستِ نازک سے ترے قاتل ہوئے ہین جو شہید — چین سے سوئین گے آئیگی اونہین تربت مین نیند

زلف و رخ کی یاد مین ہے رات دن اک اضطراب — اوڑ گئی آنکھون سے میری دونونکی الفت مین نیند

یار پہلو سے جدا ہے رات ہے برسات کی
اے رشید آئے مجھے کیونکر شب فرقت مین نیند

ردیفِ ڈال

مہوشون کو ہے نزاکت پر جوانی پر گھمنڈ — عاشقونکو بھی ہے ضعف ناتوانی پر گھمنڈ

انجمن مین شمع کے مانند یہ جلتے نہین — ہے ترے عشاق کو سوز نہانی پر گھمنڈ

دو ہی دن مین حسن یہ جاتا رہیگا دیکھنا
اے بتو کیون ہے تمہین حسنِ جوانی پر گھمنڈ

چشمِ گریان کے مقابل ابرِ نیسان آئے تو
دیکھ لینگے ہم بھی اوسکا درفشانی پر گھمنڈ

ایکدن دنیا سے جانا ہے سوے ملکِ عدم
غافلو بیجا ہے تمکو زندگانی پر گھمنڈ

داغ کھانیکے لئے چھلا دیا ہے یار نے
ہے عبث اے دل تجھے ایسی نشانی پر گھمنڈ

حالِ دل کہدیتے ہین ساقی سے اپنی صاف صاف
کرتے ہین میخوار اپنی خوش بیانی پر گھمنڈ

دل چراتے ہین حسینانِ جہان تیغ و تیر سے
کیا کرون ہین خاک اپنی پاسبانی پر گھمنڈ

تیغِ بران پر ہے اپنی ناز اے قاتل تجھے
عاشقِ جانباز کو ہے سخت جانی پر گھمنڈ

عابد و زاہد کو ہے اپنی عبادت پر غرور
مجکو ہے یارب تری اک مہربانی پر گھمنڈ

دیکھتے ہی اک جھلک موسیٰ کو بس غش آگیا
آپکو زیبا ہے اپنی لنترانی پر گھمنڈ

آبِ حیوان پر اگر اے خضر تمکو ناز ہے
میکشون کو ہے شرابِ ارغوانی پر گھمنڈ

سوزِ غم سے جل رہا ہون اشک ہین آنکھون مین
ہے محبت مین مجھے اس آگ پانی پر گھمنڈ

ناز سے کہنے لگے سنکر وہ میری سرگذشت
تمکو ہے بیکار اس قصہ کہانی پر گھمنڈ

مال و دولت جاہ پر نازان نہین ہوتے ارشید
ہے فقط مجکو طبیعت کی روانی پر گھمنڈ

ردیف ذال معجمہ

لاکھ لکھے اوسے گر عاشقِ مضطر کاغذ
دیکھتا ہی نہین وہ شوخِ ستمگر کاغذ

ہاتھ مین اپنے جو لیگا وہ گلِ تر کاغذ
صاف ہو جائیگا خوشبو سے معطر کاغذ

کہنا اے نامہ رسان یار سے دیگر کاغذ
دیکھہ لو ایک نظر پھیر پیمبر کاغذ

خط سے عاشق کے ہے نفرت کہ مرے قاصد کو
مارتا ہے وہ صنم دیکھکے پتھر کاغذ

پھیر دیتے ہین لفافہ بھی نہین پڑھتے ہین
کیا لکھے عاشق برگشتہ مقدر کاغذ

سوز فرقت کا سب احوال لکھا ہے مینے
کیا تعجب ہے جو پہنچائے سمندر کاغذ

پھیر دیتا ہے چھری حلق پہ اوسکے ظالم
کسی عاشق کا جو لاتا ہے کبوتر کاغذ

قتل نامہ جو میرا غیر سے لکھوایا ہے
پیش ہوگا یہی اے بت سر محشر کاغذ

لیکے قاصد سے مرا نامۂ شوقیہ رشید
رکھدیا طاق مین ظالم نے اوٹھاکر کاغذ

ردیف رائے مہملہ

کوئی چتون پہ عاشق ہے کوئی شیدا ہے صورت پر
کوئی غمزہ پہ مرتا ہے کوئی اوسکی شرارت پر

مین عاشق ہون کسی رشک قمر کے حسن صورت پر
نظر پڑتی نہین میری کسی خورشید طلعت پر

میرا رونا بجا ہے شام ہجر انکی مصیبت پر
تمنائین بہی روتی ہین میری ارمان حسرت پر

عبث اے جان جان مغرور ہو تم حسن صورت پر
زمانے کا نہین رہتا ہے نقشا ایک حالت پر

غضب کی بات ہے اولٹے بگڑتے ہو شکایت پر
پشیمان کیون نہین ہوتے ہو تم اپنی شرارت پر

کسا کرتا ہون آوازہ مین اے واعظ قیامت پر
نظر جب سے پڑی ہے ایک شوخ فتنہ قامت پر

غم و درد و الم کا سامنا دن رات رہتا ہے
جدائی مین حسینون کی مصیبت ہے مصیبت پر

جو ہولی کھیلی سنبران چمن سے شاہد گل نے
پڑا دہبہ جناب شیخ کے دامان عصمت پر

پسند آتا نہین جلوہ مجھے سرو صنوبر کا
مین عاشق ہون کسی محبوب کے بوٹا سے قامت پر

غضب ہے وہ سوال وصل پر مجھسے یہ کہتے ہین
اوٹھا رکھو اسے اے مہربان روز قیامت پر

مشام جان معطر کیون نہو سونگھو جو زلف اسکی
یہ وہ سنبل ہے جسکو فوق ہے ہر گل کی نکہت پر

خدا گر مہربان ہے دوستو کچھ ہو نہین سکتا
کمر باندھے رہین گیر عدو بغض و عداوت پر

نہین معلوم کیا جو کچھ کیا ہے سامنا ہو رے
یہ منعم جان دیتے ہین عبث اس مال و دولت پر

قسم اللہ کی تجسا حسین دیکھا نہین اب تک
مین قربان لاکھ جان سے ہون تمہاری پیاری صورت پر

نظر آئے حسینون کا اگر ادھرا ہوا سینہ
نہین ممکن ہے زاہد کا رہے قابو طبیعت پر

جفائے یار اور اپنی وفا جب یاد آتی ہے
کبھی ہنستا ہون مین روتا ہون گاہے اپنی قسمت پر

بہار کر چہ دلدار پھرتی ہے نگاہون مین
نظر ڈالینگے محشر مین نہ عاشق باغ جنت پر

اگرچہ بے رخی ہے تو کسی دن جان جائیگی
ترحم بھی کبھی آئیگا تمکو میری حالت پر

اگر دل سے نکالے تو خیال یار اے ناصح
عمل کرنیکو ہم تیار ہین تیری نصیحت پر

زبان ہتکے دعائین دینگی ہمیں خونکی دھارین
اگر جلاد تھوڑا سا نمک چھڑکے جراحت پر

رشید اپنے دل بیتاب کو کیونکر سنبھالین ہم
محبت مین نہین ہوتا کبھی قابو طبیعت پر

مجھے بھی ناز ہے بعد فنا خوبی قسمت پر
چڑھانے پھول وہ آئے ہین میری تربت پر

لحد کو دیکھکر وہ میری غیرونسے یہ کہتے ہین
یہ کسکی قبر ہے حسرت برستی ہے جو تربت پر

کبھی تو نے تو اے رشک چمن صورت دکھلائی
چڑھانا بعد مردن پھول اگر میری تربت پر

اگر مٹی مری تو اسے صبا برباد کر دیگی
لگا جائیگا وہ گرد آکے ٹھوکر کسکی تربت پر

نشان قبر عاشق پوچھنے کی کیا ضرورت ہے
ہجوم یاس رہتا ہے ہمیشہ اوسکی تربت پر

جزا پائے تو اس احسان کی آ سبزۂ خودرو
کہ تجھکو دیکھنے کو سبز رنگ آ گئی ہے تربت پر

لحد مین عاشق بیتاب کو تسکین ہو جاتی
اگر وہ ہاتھ سے اپنے چڑہاتے پھول تربت پر

بہلا وہ [illegible] تہا ای توبہ
کوئی بیاد تازہ سو چکر آئے ہین تربت پر

مجھے بے صورت مارا سبز خطوں کی جدائی نے
نشانی اوسکی ہے سبزے کا اگنا میری تربت پر

فنا کے بعد بھی ہے جوش وحشت کا اثر باقی
گمان ہے غول کی آنکھوں کا یہ شمع تربت پر

لحد سے شعلے اوٹھتے ہین جو عشق شمع رو مین
رہا کرتا ہے پروانوں کا جمگہٹ میری تربت پر

فزون وحشت ہے دل بہلیگا دشت نجد دیکھینگے
بہار آئی رشید آؤ چلین مجنونکی تربت پر

وہ مسیحا مہربان ہے سدا تدن اغیار پر
رحم کرتا ہی نہین ہے عاشق بیمار پر

صدقے ہوتی ہے قیامت شوق سی رفتار پر
جان دیتے ہین مسیحا یار کی گفتار پر

راتدن جو کچھ گذرتی ہے دل بیمار پر
کچھ اثر اوسکا نہین ہوتا مزاج یار پر

جلوۂ شمس و قمر مجکو پسند آتا نہین
مین تو شیدا ہون تمہارے چاند رخسار پر

جان دیتے ہین پری رو دیکھکر حسن و جمال
خوبرویان جہان شیدا ہین حسن یار پر

ایک بھی وعدہ نہ لاکھون مین کبھی پورا کیا
کیا بھروسہ کیجیے اوس شوخ کے اقرار پر

خوبی گل بھول جائے باغ سے بیزار ہو
گر نظر پڑ جائے بلبل کی رخ دلدار پر

ابرو جلاد کے ہر روز بوسے لیتے ہین
اپنا قبضہ ہو گیا مدت سے اس تلوار پر

حد سوا ہی جلاد اپنے شوق شہادت بڑھ گیا
ایکدن رکھدینگے ہم گردن تیری تلوار پر

یہ ہے اوس رشک قمر کے گہر کا اے قاصد نشان
ہر طرف اک نور پھیلا ہے در و دیوار پر

جب چمن کی سیر کو آتا ہے وہ سرو روان
مرتے ہین کبک دری سو جان سے رفتار پر

مین یہ سمجھون آج مجھکو ملگئی معراجِ عشق
سر جو میرا کاٹ کر قاتل چڑھائے دار پر

ہر کسیکو سدِ راہِ عشق ہوتا ہے عبث
کون کرتا ہے عمل ناصح تری گفتار پر

میکشی کا لطف ہوگا آتی ہے فصلِ بہار
میکشو پھر ابر چھایا خانۂ خمار پر

بے بلائے وہ پری وش آج آیا ہے رشید
کیون نہ مین نازان ہون اپنے طالعِ بیدار پر

صبح سے آج مری جان ہے غصہ کسپر
میان سے آپنے خنجر کو ہے کھینچا کسپر

رات کو چین نہین صبح کو آرام نہین
یا الٰہی دلِ بیتاب ہے شیدا کسپر

دوست برسون کا جو یون دشمنِ جان ہو جائے
پھر کرے کوئی زمانہ مین بھروسہ کسپر

کیا گلہ ہے جو نہ مانے وہ مرے کہنے کو
زور چلتا ہے تو کہدے کوئی کسکا کسپر

اوس پری سے نہین امیدِ وفا کی تو رشید
آپ پھر کرتے ہین یہ خونِ تمنا کسپر

آنکھ مین غیر پہ ڈالون ترا شیدا بنکر
کیا رہون زمرۂ عشاق مین رسوا بنکر

عاشقِ غمزدہ قامتِ رعنا بنکر
کو بکو پھرتا ہون وحشت مین بگولا بنکر

چمکی ہاتون ترے دزدِ حنا کی تقدیر
روشنی دینے لگا وہ یدِ بیضا بنکر

مین وہ عاشق ہون لحد مین جسے تصور اوسکا
کیا عجب یار اگر آئے فرشتہ بنکر

آرزو دل کی ہے یہ خاک کف پائے صنم — میری آنکھوں میں ہمیشہ رہے سرما بنکر
دل مشبک ہے جگر میں بھی ہیں صدہا روزن — عشق مژگان نے مجھے مارا ہے بھالا بنکر
نظر لطف سے وہ شوخ اگر دیکھے گا — چشم مردم میں رہونگا میں سویدا بنکر
دوستو ہمسے نہ چھوٹیگا خیال دلبر — دلمیں بیٹھا ہے ہمارے وہ تمنا بنکر
ہجر دلدار میں ہے جوش پہ رونا میرا — اشک آنکھوں سے میرے بہتے ہیں دریا بنکر
تجھسے اے ترک جدا ہوں یہ نہیں ممکن ہے — دیکھنا ساتھ رہونگا ترے سایہ بنکر
اوسکے پھر حسن سراپا کی صفت ہو کیونکر — خال رخ جسکا چمکتا ہے ستارا بنکر
وقت بد پوچھنے آتا نہیں سچ ہے یہ مثل — باتوں باتوں میں شب وصل وہ بگڑا بنکر
کیا ترا حسن خداداد ہے اے رشک قمر — تارے بھی دیکھتے ہیں چشم تمنا بنکر
پڑے اندھے کی جو آنکھوں میں تری خاک قدم — پھر کرے عود بصارت رہے بینا بنکر
ساتھ ناقہ کا نہ چھوڑوں میں لباس مجنون — یار محمل میں جو بیٹھے کبھی لیلی بنکر
حالت نزع میں عاشق ہے بڑی مدت سے — تونے افسوس خبر لی نہ مسیحا بنکر
رخ پر نور سے قطرے جو پسینے کے گرے — آسمان پر وہ رہے عقد ثریا بنکر
آتش ہجر میں دن رات پڑا جلتا ہوں — داغ دل پھوٹ بہے گا مرا چھالا بنکر

واے ناکامی تقدیر کہ پھر آج رشید
مٹ گیا وصل کے سامان کا نقشا بنکر

اوٹھا نہ رند جو در میخانہ چھوڑکر — کیونکر جئے گا وہ لب پیمانہ چھوڑکر
شکر خدا رقیب کے قصے کو اندنوں — سنتے نہیں ہیں وہ مرا افسانہ چھوڑکر

فردوس سے غرض ہے نہ جنت سے کام ہے — جاؤنگا کون کوچۂ جانانہ چہوڑکر
کیا عشق تیری بزم مسرت خراب کی — رندا ٹھگئے ہین ہاتھ سے پیمانہ چہوڑکر
مونس ترے سوا نہین ایدل فراق مین — پہلو سے جا کہین مجھے تنہا نہ چہوڑکر
جاونگا تیری بزم سے اے شمع کہان — جاتا نہین ہے شمع کو پروانہ چہوڑکر
خندان ہے پہول باغ مین فصل بہار ہے — میکش کہین نہ جائینگے میخانہ چہوڑکر
پہر دلکو جستجو کسی پردہ نشین کی ہے — آوارہ پہر رہا ہون مین کاشانہ چہوڑکر

اوسکی تلاش مین رہو مصروف آرشید
تھک کر نہ بیٹھو ہمت مردانہ چہوڑکر

آنکھین شیدا ہین کسیکے روئے عالمتاب پر — اب نظر پڑتی نہین خورشید پر مہتاب پر
کچھ نہ پوچھو دوستو احوال اوسکے ہجر کا — کیا بتاؤن جو گذرتی ہے دل بیتاب پر
راتدن فرقت مین اوسکے اشک رہتے ہین روان — جاکے روتا ہون کبھی دریا کبھی تالاب پر
اوسکی پیشانی پر یہ قطرے پسینہ کے نہین — دیکھلو موتی بچھے ہین چادر مہتاب پر
یاد حق مین دل بکر مین قایم رہے سیکھے کیمیا — کیون مہوس مرتے ہین گرد پر سیماب پر
اسقدر آنسو بہائے ہین فراق یار مین — ہے سمندر کا گمان اب اشک کے سیلاب پر
بحر عالم کے تلاطم سے رہے چکر مین ہم — جسطرح کشتی ٹھہر سکتی نہین گرداب پر
حور و غلمان و ملک جن و پری اور آدمی — کون ہے شیدا نہین جو روئے عالمتاب پر
عالم اسباب مین رکھو مسبب پر نظر — نامناسب ہے بہروسہ خلق مین اسباب پر
غرۂ دولت سے چہوٹو فکر عقبیٰ کی کرو — منعمو سوتے ہو کیون تم توشک کمخواب پر

جاگنے سے کام ہے دن رات اور رشک قمر
شوق بیداری کو میری ہجر مین ہے خواب پر

طاقِ ابرو کی پرستش روز کرتا ہون رشید
آنکھین صدقہ ہوتی ہین میری اسی محراب پر

ہردم جو ایدل آجکل وہ یار آتا ہے نظر
کچھ طالع خفتہ میرا بیدار آتا ہے نظر

مژگان دلبر کا ہوا ہے عشق کیا دلکو میرے
صحرا مین پیاسا خون کا ہر خار آتا ہے نظر

کیا سیر گلشن کی کرون جب ساتھ وہ دلبر نہین
ویران صحرا کیطرح گلزار آتا ہے نظر

گل کو جو دیکھا باغ مین مجکو ہوا ایسا گمان
شاید کسی محبوب کا رخسار آتا ہے نظر

بڑھکر سمجھتا ہون بہت مین نقشۂ فردوس سے
محبوب کا نقشۂ دیوار آتا ہے نظر

اوس بت کے حسن پاک پر کافر ہی اک شیدا نہین
دیوانہ اوسکے حسن کا دیندار آتا ہے نظر

دنیا مین دیکھا غور سے مطلب کے سب ہین آشنا
کوئی کسیکا ہی نہین غمخوار آتا ہے نظر

محفل مین مجکو دیکھکر کہتا ہی وہ غصہ سے یون
تو کیون ہماری بزم مین ہر بار آتا ہے نظر

طے اسطرح ہون منزل محبوب کی دشواریان
اب دو قدم چلنا مجھے اک بار آتا ہے نظر

اوس بت کی الفت نے ولا اسطرح دیوانہ کیا
پہنے ہوے عاشق ہر اک زنار آتا ہے نظر

گشتہ رشید ناتوان دل ہے نگاہ یار کا
سینہ کو دیکھو چیر کر سوفار آتا ہے نظر

ردیف زائے معجمہ

آتا نہیں ہے رحم تجھے دلربا ہنوز
ہوتے ہیں مجھ پہ سیکڑوں جور و جفا ہنوز

پہلے ہی سے بگڑ گئے ایسے ہیں بدگمان
نکلا ابھی تھا نہ منہ سے میرے مدعا ہنوز

دیکھی ہے جب سے شکل تری میں نے اے پری
دیکھا نہ آنکھہ اوٹھا کے کسیکو بھی تا ہنوز

زاہد بہار آئی ہے اب نوش کر شراب
کچھ سر پہ آگیا نہیں روزِ جزا ہنوز

اے دل ستمگرون کی محبت سے باز آ
انکے نہیں ہے پیچ سے تو آشنا ہنوز

کیون ہم بھی کیسے عشق مین ثابت قدم رہے
بیداد و ظلم آپکے سہتے ہین تا ہنوز

فرقت مین فتنون سے بہی آتی نہین ہے موت
ہمسے تو جیسے بہی کرتی ناز و ادا ہنوز

باقی ہے کمسنی ابہی اوسکی مزاج مین
آتا نہین ہے کہولنا بندِ قبا ہنوز

عشق مژہ نے سینہ کو غربال کر دیا
کانٹے نکالتا ہون مین ہاتہون سے تا ہنوز

پہلو مین بیٹھنے سے انکار کسلئے
عاشق سے تمکو آئی ہے شرم و حیا ہنوز

دل عاشقون کے پہنس گئے جنجال مین رشید
چہرہ پہ اوسنے چہوڑی ہے زلفِ دوتا ہنوز

مہرباں ہوتا نہین ہے مجھپہ وہ دلبر ہنوز
مبتلا آفت مین ہے یہ عاشق مضطر ہنوز

سنگدل کے عشق سے للہ اے دل باز آ
موم تو ہوتے ہوے دیکھا نہین پتھر ہنوز

شکل اپنی دیکھنے دے مجھکو او قاتل ذرا
پہیرتا ہے حلق پر تو کسلئے خنجر ہنوز

منتظر ہین دیر سے مے نوش بیٹھے بزم مین
ساقیِ گل پیرہن دیتا نہین ساغر ہنوز

عشق مژگان ترکسہے لیکن [illegible]
میرے دلمین چبھتے ہین وہ صورت نشتر ہنوز

اوسنے دیکھا تہا کسیدن آئینہ [illegible]
حسن کے نظارہ سے ہے آئینہ ششدر ہنوز

دو گھڑی کو [illegible] وہ گھر سے نکلا تھا کبھی
شیخ [illegible] مین واعظ بادہ نوشی سے ابھی
ٹھوکرین کھاتا ہے راہ عشق مین دل صبح و شام
اک نظر وہ دیکھ لے خال رخ محبوب کو

راہ مین برپا ہے اک ہنگامۂ محشر ہنوز
روز محشر تو نہین آیا ہے کچھ سر پر ہنوز
راہ مقصد پہ نہین پہونچا میرا رہبر ہنوز
آسمان پہ جسنے دیکھا ہی نہوا اختر ہنوز

رنج و اندوہ الم سب دور ہونگے اے رشید
گردش قسمت ہے گو مدت سے ہے چکر ہنوز

تازہ ہر وقت دکھاتا ہے وہ دلبر انداز
عقل مین آئے کوئے یار کا کیونکر انداز
چال سے ہوتے ہین عشاق ہزارون پامال
نئے دکھلاتا ہے وہ فتنۂ محشر انداز
ناز و انداز ترے مجھکو ہین دلسے مرغوب
مجھسے موقوف نکر پھر یہ میرا انداز
یادِ انداز مین دل میرا دبا جاتا ہے
کوئی لوہا ہے ترا یا کوئی پتھر انداز
یار کے جور و جفا کی ہے شکایت بیجا
مہ جبینان جہان کرتے ہین اکثر انداز
رات دن جور و ستم سہنے کو آمادہ ہین
دیکھکر روز ترے عاشق مضطر انداز

کسطرح پہونچے کوئی منزل مقصد پہ رشید
راہ الفت کے نہین جانتے رہبر انداز

ردیف سین مہملہ

مدتین گذرین ہین بیٹھے [illegible] کے پاس
کبھی آتا نہین وہ عاشق غمخوار کے پاس

بعد مردن یہ وصیت ہے مری آرزو	دفن کرنا مجھے تم خانۂ خمار کے پاس
موت کے نام کو سنتے ہی لرزتا ہے رقیب	کیون وہ آئیگا ستمگر تری تلوار کے پاس
دم نکلتا ہے خدا کیلئے اور رشک مسیح	کبھی آؤ تو بھلا عاشقِ بیمار کے پاس
وہ بھی اک دن تھا کہ آتے تھے ہمارے نزدیک	روز اب جانے لگے آپ تو اغیار کے پاس
کیا ہوا آپکی محفل مین اگر مین آیا	آدمی آتے ہین انسان طرحدار کے پاس

کیسے ہم لیتے رشید اوسکے ذقن کا بوسہ
ہاتھ لاتے نہ دیا یار نے رخسار کے پاس

وہ تو آتا ہی نہین عاشقِ دلگیر کے پاس	کسطرح میر اگذر ہو بتِ بے پیر کے پاس
رنج و غم درد و الم کو مرے زائل کرنا	کچھ بڑی بات نہین کاتبِ تقدیر کے پاس
دل کو گیسوئے صنم کا جو ہوا ہے سودا	کھینچکر مجکو لئے جاتا ہے زنجیر کے پاس
پھر تو پھولے نہ سماؤنگا کبھی جامے مین	میری تصویر ہو گر یار کی تصویر کے پاس
عقل کامل ہو اگر عقدۂ مشکل کھل جائے	یہ کوئی بات نہین ناخن تدبیر کے پاس
دلکو ہر وقت تو رکہ یاد خدا مین قایم	اے ہوس تو نجانا کبھی اکسیر کے پاس
دیکھکر کاکل مشکین کو ڈسینگے افعی	کیا مجال آئین ترے زلف گرہگیر کے پاس
ترے ابرو کی محبت ہے مجھے اے قاتل	جاؤن کیون شوق شہادت مین نہ شمشیر کے پاس

کربلا مین رہون ہر دم یہ تمنا ہے رشید
جلد پہونچا دے خدا حضرت شبیر کے پاس

ردیف شین معجمہ

پری و حور غلمان کی ہے دلمین نہین خواہش
لگی ہے مجکو تیرے وصل کی اے مہ جبین خواہش

تمہارا حسن کیا معجزہ ہے یا کوئی جادو
کہ جسکے دید کی کرتے ہین دنیا کی حسین خواہش

سوائے کوچۂ جانان کبہی گلزار جنت کی
نہین کرتا ہے یہ میرا دل اندوہگین خواہش

ابہی سے فکر کرلے کچہ نہ کچہ عقبی کی او غافل
نہ کام آئیگی تیری ایک وقت واپسین خواہش

مجہے وہ وصل کی شب مین گلے لپٹا کے کہتے ہین
ابہی تیرے دل مضطر کی کیا نکلی نہین خواہش

تکلف کا تنا ہے شامیانہ قبر منعم پر
زر و دولت کی باقی ہے ابہی زیر زمین خواہش

شراب لالہ گون ساقی پلادے ہاتہہ سے اپنی
یہی کرتا ہے مستون کا دل اندوہگین خواہش

بگڑنے سے ترے ظالم زمانہ ہوگیا برہم
جدا ہونیکی مجہسے کرتے ہین اب مہ جبین خواہش

رشید خوش بیان فرقت مین گہبراتا ہے کیون اتنا
کہ بر لائیگا تیرے دلکی رب العالمین خواہش

عشق گیسو مین بڑہی سیر ختن کی خواہش
دلکو ہوتی نہین گلگشت چمن کی خواہش

عیش و آرام و طرب لاکہ ہو غربت مین نصیب
دل سے مٹتی نہین پر اپنے وطن کی خواہش

ہاتہہ سے اپنے کیا ہے جسے قاتل نے شہید
غسل سے اوسکو غرض ہے نہ کفن کی خواہش

رنج اوٹہانے کیلیے عشق نے مجبور کیا
ورنہ ہوتی نہین یون رنج و محن کی خواہش

حیدرآباد کو قایم رکہے اللہ مدام
کون ہے جسکو نہین سیر دکن کی خواہش

چشمۂ آب حیات اوسکو ہین کہتے شاعر
کیون نہو دلکو مرے اوسکے دہن کی خواہش

بحر اندوہ و غم و رنج مین غرق ہوا
جسکو دنیا مین ہو چاہ ذقن کی خواہش

کچھ نہ کچھ روز ہو دنیا مین تغیر پیدا
راتدن ہے یہی بس چرخ کہن کی خواہش

جسنے سونگی ہے نہ نکہت گیسوے صنم
وہ کریگا نہ کبھی مشک ختن کی خواہش

راتدن یار کے دندان کا تصور ہی مجھے
مٹ گئی دلسے مرے دُرِ عدن کی خواہش

سحر آمیز ہر اک شعر جو ہوتا ہے رشید
شوق سے کرتے ہین سب تیرے سخن کی خواہش

ردیف صاد مہملہ

وصل دلبر کی ہے میرے دلکو صبح و شام حرص
دیکھئے اس ابتدا کا کیا کرے انجام حرص

منعمون کو لینے دیتی ہی نہین آرام حرص
دیکھئے لائیگی اکدن موت کا پیغام حرص

نقد دل کو خاک مین تونے ملایا ظلم سے
تیرے دلکی مٹ گئی اب تو بت خود کام حرص

ہاتھ آئے مال گر لاکھون کا بھی تسکین ہو
آج کل بے طور پھیلائی ہے اپنا دام حرص

جو کوئی انسان ہوتا ہے زمانہ مین حریص
خوب کہلواتی ہے لوگون سے اوسے دشنام حرص

میکدہ کا نام سنکر دور سے آئے ہین رند
ان کے دلکی ہے یہی ساقی پلادے جام حرص

وصل کی شب مین وہ فرماتے ہین مجھسے بار بار
کیا ابھی کچھ اور ہے اے عاشق ناکام حرص

اے حریصو کچھ تو بتلاؤ خدا کیواسطے
بعد مردن قبر مین آئیگی کیا کچھ کام حرص

ترک دنیا خوب ہے اتنا کیے حق مین رشید
آدمی کو رفتہ رفتہ کرتی ہے بدنام حرص

اک نظر وہ دیکھ لے جو گل اندام رقص
پھر کرے طاؤس گلشن میں نہ صبح و شام رقص

موسم گل میں شرابیں پی رہے ہیں بادہ کش
میکدے میں کر رہا ہے آج مے کا جام رقص

دیکھتا ہی وہ نہیں کبک دری کی چال کو
جسنے دیکھا اک نظر تیرا جو اے گلفام رقص

چین لینے ہی نہیں دیتا خرام ناز یار
لیگیا ہے عاشق ناشاد کا آرام رقص

سکتا ہو جاتا ہے پریوں کو بھی مارے شرم کے
جب کبھی کرتا ہے وہ شوخ حسین دو گام رقص

بتکدے میں وہ بت کافر جو آجائے کبھی
چال اوسکی دیکھکر کرنے لگیں اصنام رقص

ساقیا جب تو نہیں ہی میکدہ سنسان ہے
کیا کریں مستی میں تیرے رندے آشام رقص

مر رہی ہے خلق اوسکے تال سم کو دیکھکر
دیکھنے والوں کو لایا موت کا پیغام رقص

عاشقوں کے کیوں نہ ہو پامال لاکھوں دل رشید
عین محفل میں کرے جب وہ بت خود کام رقص

ردیف ضاد معجمہ

ہم نہیں رکھتے کسی خورشید پیکر سے غرض
اور رکھتے ہیں اگر رکھتے ہیں دلبر سے غرض

کیا ہوا جو میں نے مانگا ایک بوسا آپسے
ہوتی ہے ہر ایک مفلس کو تونگر سے غرض

اپنے مے خانہ کا صدقہ ساقیا للہ دے
آج ہے مجھ بادہ کش کو ایک ساغر سے غرض

اٹھہ نہیں سکتے ہیں یہ حالت ہی اور رشک مسیح
تیرے بیماران الفت کو ہی بستر سے غرض

قد موزوں کے ترے شیدا ہیں ہم اے نونہال
اب ہمیں ہرگز نہیں سرو و صنوبر سے غرض

یاد و فدا ان پری رو دل میں رہتی ہے مدام
عاشقوں کو اب نہیں الماس و گوہر سے غرض

کوہ صحرا و بیابان مین ہے رہتا ماندن
تیرے وحشی کو نہین اے شوخ کچھ گہر سے غرض

عاشقون کے دل سے بوسہ کی ہوس جاتی نہین
چیونٹیون کو رہتی ہے ہر وقت شکر سے غرض

بند کر کے آنکہہ رکہا پاؤن راہ عشق مین
اب کسی ہادی سے مطلب ہے نہ رہبر سے غرض

جسکا دل شیدا ہوا ہے خال روشن پر ترے
خاک پہر اوسکے دلکو ہوگی اختر سے غرض

عشق سے اوس سنگدل کے باز آؤ اے رشید
کب نکلتی ہے کسی انسان کی پتہر سے غرض

یار کے دیکہے اگر ماہ درخشان عارض
خلق کو اپنا دیکہائے گا نہ تابان عارض

لوگ سمجہے ہین غلط ہین گل خندان عارض
ہے بجا کہئے جو لاریب ہے قرآن عارض

چین آتا ہی نہین مجکو حسینونکے بغیر
کیا ہوا دلکو میرے عشق حسینان عارض

ان کے چہپنے سے ہے آنکہو مین اندہیرا ہوتا
مجہسے ایمان نہ کبہی کیجئے پنہان عارض

جلوۂ ماہ منور نہین بہاتا ہے مجہے
یاد آتا ہے ترا جب شب ہجران عارض

حور و غلمان و پری حسن پہ شیدا ہین
کیون نہ دیوانے ہون دیکہین گر انسان عارض

پہول ہی جائیگا رنگینی گلہائے چمن
جسنے دیکہے ہین ترے رشک گلستان عارض

شمع کی مجکو شب وصل مین حاجت ہی نہین
آج روشن ہین ترے مثل چراغان عارض

بے سبب کافر و مومن نہین شیدا اسکے
دید سمجہا ہے کوئی اور کوئی قرآن عارض

چہوڑ کر اپنے مذاہب کو جہکین انکی طرف
دیکہین اوس بت کی اگر گبر و مسلمان عارض

خوبئ صورت بلقیس بہلائین دل سے
اک نظر دیکہہ لین اوسکا جو سلیمان عارض

یہ وہ ہین پہول نہین جنکو خزان کا کہٹکا
اوس صنم کے ہین گل روضۂ رضوان عارض

زلف کو کہتے ہین کیون سورۂ واللیل رشید
اوس پہ پڑا دکے لاریب ہین قران عارض

ردیف طائے مہملہ

بھیجے ہین مینے سیکڑون قاصد اوسکے بہر خط
آیا نہ ایک بھی طرف سیمبر سے خط

وہ دست نازنین ہین جو مہندی لگاتے ہین
لکھونگا مین بھی یار کو خون جگر سے خط

بتیا بیان رقم ہین تڑپ کر نہ گر پڑے
مضبوط خوب باندھ لے قاصد کمر سے خط

مضمون شوق وصل ہو ختم تمام تک
لکھنے کو بیٹھتا ہون مین جو کسیدن سحر سے خط

انجان ہوکے پوچھتے ہین نامہ بر سے وہ
آیا ہے تو کیا سنے یہ لایا کہ بہر سے خط

پڑھنے نہ پڑھنے کا تمھین پھر اختیار ہے
پاس اپنے لیے رکھ لو مرا نامہ بر سے خط

غصہ مین ہین بھرے ہوے ماتھے پہ ہے شکن
گذرا ہے کس غریب کا اوسکی نظر سے خط

ظالم نے دیکھتے ہی اوسے ذبح کر دیا
بھیجا تھا باندھ کے جو کبوتر کے پر سے خط

غربت مین اے رشید بھلا نامہ بر کہان
کسطرح لکھکے یار کو بھیجون سفر سے خط

کسطرح میرا پڑھیگا یار خط
دیکھنا ہے اوسکو اتنی بار خط

دیکھتا ہی وہ نہین اکبار خط
کیا لکھے اب عاشق غمخوار خط

نامہ بر لیجا خدا کیواسطے
لکھکے مین نے کر دیا تیار خط

وصف ابرو جو رقم مینے کیا
اب ہے آب و تاب سے تلوار خط

اک کا بھی وہ نہین لکھتا جواب
بھیجتا ہون دن مین دو چار خط

نامہ بر سے لیکے اوسنے پڑہ لیا
کیا نصیبا ہے ترا بیدار خط

کہین رقم جو ہجر کی بے تابیان
ہوگیا اوڑنے کو بس طیار خط

ایک کو ظالم نہین ہے دیکھتا
اوسکے بستر پہ ہین سہکے تار خط

نامہ بر سے لیکے خط برہم ہوا
جاکے کر ڈالا سر بازار خط

باعث تسکین ہے نامہ ترا
گاہ گاہ لکھ عاشق کو اے یار خط

ہجر مین روتا ہون آنکھون سے لہو
اشک سے ہو جائیگا خونبار خط

دعویان کرتے ہی نہین معشوق کا
دیکھنے کو پڑہتے ہین سو بار خط

ساقی گلچہر حسن کو اے رشید
فصل گل مین لکہتے ہین میخوار خط

ردیف ظائے معجمہ

تجہسے کیونکر نہو پہر رندونکو نفرت واعظ
راتدن مے کی تو کرتا ہے مذمت واعظ

تیری صورت سے ہی ہے انکو نفرت واعظ
یہ نہ مانگے تری بیہودہ نصیحت واعظ

کیون ہے تو یہ کیا پہر تری ایسی تاکید
کچہ ابہی تو نہین آئی ہے قیامت واعظ

بادہ نوشون کی جو محفل مین ہو تو آکر نزدیک
صاف کہلجائیگی بس تیری حقیقت واعظ

کہ نہ عشق حسینان سے مجہے مانع ہے
آجکل آئی ہے شاید تری شامت واعظ

اسطرف قصد نہ کرنا یہ کہے دیتے ہین
رندونکی بزم مین ہوگی تری ذلت واعظ

آنے دیتے نہیں تجھکو جو حسین آپکے قریب — کیا کریں ہم یہ تری خوبیٔ قسمت واعظ

کیوں جہنم کے عذابوں سے ڈراتا ہے مجھے — ترے قبضہ میں ہے کیا دوزخ و جنت واعظ

کوچۂ عشق میں رکھ پاؤں تو پھر ہو معلوم — فرقت و وصل کی سب تجھکو حقیقت واعظ

عاشقوں کی ہے تمنا کہ ملے کوئے صنم — تجھکو خواہش ہے ملے گلشن جنت واعظ

زہد و تقوی پہ بیجا ہے تجھے یہ ناز و غرور — نہیں دیکھی ہے کسی شوخ کی صورت واعظ

دختر رز کا دل و جان سے میں شیدا ہوں رشید
نہیں سننے کا کرے لاکھ نصیحت واعظ

ردیف عین مہملہ

اک نظر دیکھے جو محفل میں رخ جانانہ شمع — جل بجھے بیتاب ہوکر صورت پروانہ شمع

روئے روشن کا کسیکے ہے مرے دلمیں خیال — کرتی ہے روشن شب فرقت میں یہ کاشانہ شمع

شمع کی صورت پہ پروانے فدا ہوتے ہیں کیوں — رکھتی ہے شاید کوئی انداز معشوقانہ شمع

رات کو دیکھے جو روئے آتشیں اوس شوخ کا — کیا عجب جھک جائے بہر سجدۂ شکرانہ شمع

دیکھنے والا ہے عارض کا نہ دیکھے کا کبھی — بھاگتا ہے دیکھکر کوسوں ترا دیوانہ شمع

ہے شب فرقت کی تاریکی نہایت خوفناک — صاف ڈر جائے اگر دیکھے مرا کاشانہ شمع

پر فرشتوں کے ہیں جلتے بزم میں آتے ہوے — محفل جاناں میں کیا آئیگی بیباکانہ شمع

صورت پر نور پر اپنی ابھی تو ناز ہے — روئے تاباں دیکھکر بجھ جائیگی پروانہ شمع

آتش غم سے کسیکے جل گیا ہوں ارشید

رات بھر روتی ہے سن سنکر مرا افسانہ شمع

واللہ کسی چیز کی کچھ دل مین نہین طمع
اب وصل کی ترے ہو فقط ماہ جبین طمع

وہ حسن خدا نے تجھے بخشا ہے پریرو
دیدار کی کرتے ہین ترے سارے حسین طمع

دو چار نئے خون ہون عشاق کی ہر دم
کرتی ہے یہی کوچۂ قاتل کی زمین طمع

خواہش ہے تو یہ اور تمنا ہے تو یہ ہے
جز وصل صنم اور کوئی دل مین نہین طمع

سردار دو عالم کی قدمبوسی ہو حاصل
کرتا تہا ازل سے یہی بس عرش برین طمع

آرائش عقبیٰ کی رشید اب ہے مجھے فکر
آرائش دنیا کی مرے دلکو نہین طمع

ردیف غین معجمہ

گر مقابل ہوگا عارض سے کبھی روشن چراغ
منہ خجالت سے چھپا لیگا تہ دامن چراغ

آتش گل کے اثر سے خوب تازہ گل کھلا
بن گئے ہین فصل گل مین داغ ہاے تن چراغ

میرے گھر مین ہے تجلی یار کے رخسار کی
ہوگیا رشک چراغ وادی ایمن چراغ

ہجر مین تیرے ہے جلتا رات بھر اے شمع رو
گر زبان ہوتی تو کرتا نالہ و شیون چراغ

جاہل و نادان کرین گر غیر تو کیا فائدہ
جانتے ہین سب بھڑک جاتا ہے پے روغن چراغ

اسقدر لازم نہین آتش زبانی پر غرور
خود بخود جھک جائیگی اکدن تری گردن چراغ

رات کو آیا جو جلنے کیلئے وہ شمع رو
پرتو رخ سے ہے گھر میرے روشن چراغ

مینے سمجھا ایک جا ہین آفتاب و ماہتاب
ہاتھ مین لیکر جو نکلا وہ بت پرفن چراغ

شمع رویونکی محبت مین مرا ہون دوستو — بعد مردن چاہیئے رکھنا سر مدفن چراغ
گر نہو اے شعلہ رو تو پاس سے جینا محال — انجمن مین جل نہین سکتا ہے بے روغن چراغ

شمع رویونکی محبت چھوڑ دیجئے اے رشید
پھونک دے گے جسم و جان کو بن کے یہہ دشمن چراغ

شمع رویونکو جو کرتا ہے کبھی یاد چراغ — جل کے ہوجاتا ہے خاکستر و برباد چراغ
شب تاریک مین کیون کوہ پہ گھبراتا — تھی جو یاد رخ شیرین پئے فرہاد چراغ
طائر دل شب تاریک مین گھبراتا ہے — کر قفس مین مرے روشن کبھی صیاد چراغ
نہ ملے گی کہین شمع رخ جانان کی مثال — ہاتھ مین لیکے پھرین مانی و بہزاد چراغ

یاد رخسار مین دل میرا جلاتا ہے رشید
شب فرقت مین ہوا بانی بیداد چراغ

فرقت مین شمع رویونکی جو ہمنے کھائے داغ — دشمن بھی اسطرح نہ الٰہی اوٹھائے داغ
افسوس مہربان نہوا ہے یہ شعلہ رو — صد ہا شب فراق مین گو ہمنے کھائے داغ
کھائین تلیون یہ ماہ رخون کے فراق مین — سینہ بھی عاشقونکا بنا ہے سرائے داغ
الفت نے شمع رویونکی بدنام کردیا — ہر چند ہمنے لاکہ طرح سے چھپائے داغ
اک رشک ماہتاب کی یہ یادگار ہے — ہمنے کبھی نہ اسلئے دل سے مٹائے داغ
خون شہید جور کا دھبہ نہ جائے گا — دامن سے گو وہ قاتل عالم مٹائے داغ
داغ فراق داغ وطن داغ بیکسی — اب دلمین کچھ نظر نہین آتا ہے سوائے داغ

فرقتمین شمع و یونکی سینہ ہے جل رہا　　اکدن بھڑک نجاءین کہین شعلہ ہاے داغ

الفت مین ایک عارض روشن کی اے رشید
حاصل ہوا نہ کچھ بھی جہانمین سواے داغ

ردیف فاے معجمہ

کبھی جا نکلے گا جو کوچہ جانان کیطرف　　پھر نہ جائے گا وہ بھولے سے گلستان کیطرف
لعل و گوہر کیطرف رخ مین نہین کرتا ہون　　دل جو مائل ہے کسیکے لب و دندان کیطرف
مجکو گیسوے صنم کا جو ہوا ہے سودا　　دل کھنچا جاتا ہے اب سنبل و ریحان کیطرف
خار کیطرح خلش دلمین رہیگی تا مرگ　　دیکھلیگا جو کوئی یار کے مژگان کیطرف
اسقدر جوش جنو فصل بہاری مین ہوا　　ہاتھ خود دوڑتے ہین جیب و گریبان کیطرف
مصحف روے صنم کا ہے تصور دل مین　　اب نظر میری رہا کرتی ہے قران کیطرف

یار کا حال مجھے کچھ نہین کھلتا ہے رشید
برہمن کی ہے طرف یا ہے مسلمان کیطرف

حور و غلمانکی نہ طلعت کیطرف　　دل ہے مائل تیری صورت کیطرف
باز آ عشق حسینان سے دلا　　دھیان ہے ترا جو عزت کیطرف
سرو شمشاد کو نہ دیکھے نہ کبھی　　جسنے دیکھا ترے قامت کیطرف
وہ ستاتے ہین شب و روز مجھے　　دل جو مائل ہے شرارت کیطرف

یار کی چال کا جو عاشق ہو
جائے صحرائے قیامت کیطرف

قبرسے ہاتھ نکالونگا صنم
گر وہ آئے مرے تربت کیطرف

مہربان حق ہو تو کیا خوف عدو
لاکھ دشمن ہو عداوت کیطرف

رنج و غم دور الٰہی کر دے
دل میرا پھیر دے راحت کیطرف

جسنے کوچہ کو ترے دیکھہ لیا
پھر نہ دیکھیگا وہ جنت کیطرف

سیمتن تیری محبت بس ہے
مین تو مائل نہین دولت کیطرف

پھیر دے حلق پہ خنجر جلاد
کھینچ رہا دل ہے شہادت کیطرف

زلف شبگون کا ہوا ہے سودا
مین چلا وادئ وحشت کیطرف

مین تو ہر حال مین شاکر ہون رشید
دلکو رجحان ہے قسمت کیطرف

ردیف قاف

ترے اے شوخ دلربا عاشق
حور و غلمان پہ ہونگے کیا عاشق

زلف جانان کا دل ہوا عاشق
دل پہ یا ہو گئی بلا عاشق

خون آنکھون سے روتے ہین ہردم
پاؤن مین دیکھکر حنا عاشق

راتدن جور و ظلم کرتا ہے
او ستمگر ہین بے خطا عاشق

وصل دلبر نصیب ہو یا رب
کرتے ہین روز و شب دعا عاشق

کوئی ابرو پہ اوسکے مرتا ہے
کوئی صورت کا ہو گیا عاشق

قاصد اوسکی خبر جو لائے گا
قتل جسلادنے کئے لاکھون
یار کے زلف اور عارض کی
لطف دلدار کے سوا کوئی

چین پائے گا جب ذرا عاشق
ایک باقی نہ رہیگا عاشق
راتدن کرتے ہین ثنا عاشق
نہین رکھتے ہین آسرا عاشق

جان آفت مین پڑگئی ہے رشید
دل حسینون پہ کیا ہوا عاشق

ہون کسیکے زلف کا جب سے گرفتار فراق
اپنے بیگانے ہوا کرتے ہین باحسرت شریک
وصل سے دل شاد کر اب رنج سے آزاد کر
یاد مژگان پر یہ رو مین یہ حالت ہوگئی
آفتون کا سامنا رہتا ہے فرقت مین مدام
نصرو دیویکی محبت کا نکر اے دل خیال

کیا کہون کیسا ستاتی شب تار فراق
حیف ہے کوئی کسیکا بھی نہین یار فراق
یا الٰہی مجھسے اب اوٹھتا نہین بار فراق
دلمین جبتک ہے میرے رہ رہکے ابخار فراق
دل نہوا انسان کا یارب گرفتار فراق
خاک کر دیگی جلا کر ایکدن نار فراق

آپکا عاشق رشید ناتوان مدت سے ہے
وصل سے ہو شاد کردن یہ یہی غمخوار فراق

ردیف کاف

کسیطرح مجھے پہونچائے یار کی نزدیک
ہے سہل جذب دل بیقرار کے نزدیک

ترانہ سنجی بلبل ہے باغ مین ہر سمت
دن آئے آمد فصل بہار کے نزدیک

چراغ طور کی خورشید و ماہ تابان کی
نہین ہے اصل کوئی میرے یار کے نزدیک

تمہارے حسن خداداد کی نہین ہے مثال
کہونگا ایک مین سو مین ہزار کے نزدیک

نہ نکلے آنکھ سے آنسو غم جدائی مین
محال ہے دل بے اختیار کے نزدیک

غم جدائی کے صدمے بہت اوٹھائے ہین
کبھی تو ہوگی مری قدر یار کے نزدیک

سونگھائی نکہت گیسوے مشکبار کبھی
نہین بعید نسیم بہار کے نزدیک

ہے اعتبار سے توقیر و عزت انسان
نہ آئیگا کوئی بے اعتبار کے نزدیک

ہزار حیف وہی بت ادہر نہین آتا
ہوئے ہین جمع پریوش مزار کے نزدیک

جفائے گردش گردون نے دور ہی رکھا
پہنچ سکے نہ کبھی ہم نگار کے نزدیک

رشید یہ تری تکلیف دور کر دینا
نہین محال ہے پروردگار کے نزدیک

ردیف لام

پھنسا ہے دام گیسو مین مرا دل
نہین ہوتا کسی صورت رہا دل

نہین شمس و قمر جسکے مقابل
اوسی رخ پر ہوا ہے فدا دل

خدا کے واسطے ظالم خبر لے
میرے پہلو مین ہے مضطر مرا دل

وصال یار ہو جسکو میسر
یہی ہر وقت کرتا ہے دعا دل

رہا کرتی ہے فکر وصل ہر دم
سجھے تدبیر تو ہی کچھ بتا دل

کوئی تو دہونڈ معشوق پری وش
نہین بے عشق ہے کچھ بہی مزا دل

دکہائین گے تجھے ہم کوے جانان
عجب دلچسپ ہے دہانکی ہوا دل

ملا تمنے رقیبون کے دلون کو
تمہارے پاس کیا میرا نہ تھا دل

کبہی اونسے نہ پوچھا حال دلکا
کرین کیا خاک امید وفا دل

جمال وحسن مین جسکا نہین مثل
اوسیکے عشق مین ہے مبتلا دل

بتون پر جان دیتا ہے شب و روز
بتا کیا عشق مین ہے فائدا دل

نہین ہے کچھ ہماری جانکی خیر
یون ہی بیتاب گرچندے رہا دل

خدارا اب نکل مٹھی سے اونکی
ملین گے تجکو بہی مثل حنا دل

رشید خوش بیان کی یہہ دعا ہے
ملادے مجھسے میرا اے خدا دل

تو جو آئے مجھے نظر شب وصل
ہون نہ مغموم عمر بھر شب وصل

صبح ہوتے ہی یار جائے گا
مجکو اسبات کا ہے ڈر شب وصل

شام فرقت مدام رہتی ہے
آئے یارب کبہی ادہر شب وصل

اب نہ آئینگے ترے پاس کبہی
کہہ رہا ہے وہ سیمبر شب وصل

ہوگئی صبح چند ساعت مین
تہی نہایت ہی مختصر شب وصل

شام فرقت نہ اے خدا دکہلا
رہے موجود عمر بھر شب وصل

ہجر مین اور کچھ خیال نہین
یاد آجاتی ہے مگر شب وصل

مثل طائر کے تو جو اڑتی ہے
ہین مگر تجکو بال و پر شب وصل

جام وصلت پلا کے مجکو رشید
کر دیا اوسنے بے خبر شب وصل

ردیف میم

تجھے ظالم سمجھ لیتے اگر ہم / نکرتے دوستی اے سیمبر ہم
ہوے دونون جہان سے بیخبر ہم / جدائی مین ترے اے سیمبر ہم
شبِ فرقت مین جو گذری وہ گذری / کہین کیا حال اور شکّ قمر ہم
خدا کے واسطے صورت دکہاؤ / جہان سے کرتے ہین ابتو سفر ہم
جدائی مین کرین کیا سیر دریا / روان رکہتے ہین ہر دمِ چشم تر ہم
جواب نامہ جلد ہی لیکے آنا / یہان ہین منتظر اے نامہ بر ہم
وصالِ دلربا ہو یا الٰہی / دعا کرتے ہین یہ شام سحر ہم
اودہر خنجر بکف قاتل کھڑا ہے / لئے ہین سر ہتیلی پر ادہر ہم
جدائی مین شکیبائی کہانتک / نہین رکہتے ہین پتھر کا جگر ہم
چلے ہین قید دنیا سے نکلکر / نہ آئینگے یہان پہر بہولکر ہم

رشید اوسکا مکان ہمکو جو ملجاے
نہ جائینگے کبہی در چہوڑ کر ہم

دلربا کو جو دیکھ پائین ہم / دونون ہاتوں سے لین بلائین ہم
پہر کرین ہم نہ خواہش دنیا / لطفِ وصلِ صنم جو پائین ہم

یار ہووے ہو اور گلشن ہو — پھر مزے وصل کے اوڑائین ہم
آپ غیرون پہ جان دین کیا خوب — صدقے ہون اور لین بلائین ہم
نام الفت کسی حسین مین نہین — دل حسینونسے کیا لگائین ہم
کوے جانان مین ہو جو ذلت ہو — جائین ہم لاکہہ بار جائین ہم
یا خدا اتنو ہو وصالِ صنم — بارِ غم تا کجا اوٹھائین ہم
خاک پائے نگار گر ملجائے — سرمہ آنکہونکا پھر بنائین ہم
یار سوتا ہے اور تنہا ہے — سوچ ہے کسطرح جگائین ہم
ہے بر اعشق زلفِ جانانکا — طائرِ دلکو کیون پہنسائین ہم
اتنو للہ ایک بوسہ دو — کبتلک ایجان تمہین منائین ہم
پاس علیمی کے جائین تم ہوتے — مفت احسان کیون اوٹھائین ہم

یہ ارادہ رشید ہے اپنا
عشق دلبر مین مرہی جائین ہم

ماہرو سے ہے مجہے اور نہ گلفام سے کام — ہے فقط دلکو میرے ایک دل آرام سے کام
یار کے کاکل و رخسار کا دیوانہ ہون — صبح سے کام مجہے اور نہ ہے شام سے کام
مہربانی ہو جو ساقی تری ہے مجکو — مے سے مطلب ہے مجہے اور نہ ہے جام سے کام
زیست مین راحت و تکلیف ہوا کرتی ہے — کون ہے جسکو نہین گردش ایام سے کام
چشمِ جادو کا تری عشق میرے دلمین ہے — قلب مضطر کو نہین ہے میرے بادام سے کام
کبہی تو روکئے ایجان جہان اپنی زبان — کسلئے آپکو دنرات ہے دشنام سے کام

رنج وغم درد والم روز سہا کرتے ہین
قتل کیواسطے ابرو کے اشارے بس ہین

عاشقونکو نہین ہجر مین آرام سے کام
اب نہین ہے میرے جلاد کو صمصام سے کام

رات دن جور و ستم یار کے سہتا ہو رشید
حق نہ ڈالے کبھی عشق بت خود کام کام

ردیف نون

بے مثل ہے وہ شوخ جو انداز و ناز مین
یکتا ہون مین عشق مین عجز و نیاز مین

وصل صنم نصیب ہو فرقت سے ہو نجات
حقسے دعائین کرتا ہون ہر دم نماز مین

رندون کو کام کیا ہے حلال و حرام سے
زاہد کا حکم گر نہین اوسکے جواز مین

شعلہ رخون کا عشق کیا سہل جانکر
اب زندگی محال ہے سوز و گداز مین

اے باد صبح دیکھہ ذرا دھیمی چال چل
وہ غیرت چمن ہے ابھی خواب ناز مین

جو غرق عشق بحر حسینان مین ہوگیا
پہونچا نہ بیٹھکر لب ساحل جہاز مین

اللہ کو پسند بہت ہے فروتنی
انسا نکا کام بنتا ہے عجز و نیاز مین

امید مخلصی کی نہین ہے کسیطرح
دل پہنس گیا ہے یار کی زلف دراز مین

دیکھا ذرا ابھی جسنے وہ دیوانہ بنگیا
جادو کا ہے اثر ترے انداز و ناز مین

دل ہی مین اپنے راز محبت چھپا رکھو
کیا فائدہ رشید ہے افشائے راز مین

کوئی وصلِ جانان کی صورت نہین
بلا آئی ہے شام فرقت نہین

ہر اک بات پر ذکر اونکا ہے کیون
جو اغیار سے تمکو الفت نہین

ستاتے ہو کیون مجھے شبِ وصل مین
جو دلمین تمہارے شرارت نہین

نکلتی نہین سخت جان وقت ذبح
میرے بخت مین کیا شہادت نہین

وہ ہے کون دنیا مین اے رشکِ حور
کہ جس دلمین تیری محبت نہین

زمانہ مین تجھسا کوئی اے پری
حسین مہروش ماہ طلعت نہین

جفائے صنم کا ہے بیجا گلہ
ہماری ہی بیدار قسمت نہین

غضب کے ہین دہڑکے شبِ ہجر مین
مقابل مین روز قیامت نہین

خزان مین کچھ ایسے ہین کملا گئے
گلون مین وہ خوشبو و نکہت نہین

ہوا غیار پر مہربان رات دن
مگر مجھپہ چشمِ عنایت نہین

نہ گھبراؤ تم ہجر مین اے رشید
ہمیشہ بقائے مصیبت نہین

جہان مین تجھے مین عیان دیکھتا ہون
تجھے دیکھتا ہون جہان دیکھتا ہون

کبھی ہے نظر مین کبھی میرے دلمین
عیان دیکھتا ہون نہان دیکھتا ہون

یہ معلوم ہے وہ نہ دیکھین گے مجکو
مگر مین پئے امتحان دیکھتا ہون

دل گم شدہ کا پتہ ہی نہین ہے
یہان دیکھتا ہون وہان دیکھتا ہون

جدائی نے تیرے یہانتک رولایا
کہ آنکھون سے دریا روان دیکھتا ہون

جھکاتا ہون تعظیم سے اپنے سر کو
قدم کا ترے جب نشان دیکھتا ہون

شجر مین حجر مین پری مین بشر مین — ترا جلوه هر سو عیان دیکهتا هون
عیادت کو آیا هے وه وقت آخر — رخ یار مین نیمجان دیکهتا هون

رشید اپنا احوال کچه تو کهو تم
تمهین محو آه و فغان دیکهتا هون

تمهین کس سے جو جو الم دیکهتے هین — مقدر کی تحریر هم دیکهتے هین
جدائی مین جو درد و غم دیکهتے هین — تمهارے لئے اے صنم دیکهتے هین
قسم هے خدا کی کهو حال اپنا — تمهین آج مغموم هم دیکهتے هین
نه پوچهو میرا حال اے همدمو تم — جدائی مین رنج و الم دیکهتے هین
جدائی نے تیری یهان تک رلایا — همیشه هم آنکهون کو نم دیکهتے هین
لئے تیغ جلاد سر پر کهڑا هے — کوئی دم مین سر کو قلم دیکهتے هین
همارا مقدر یهی کیا هے مقدر — که دن رات رنج و الم دیکهتے هین
جو اهل بصیرت هین اپنے هی دل مین — ترے جلوه کو دم بدم دیکهتے هین
شب هجر هوتی نهین صبح وصلت — مقدر کو غم سے بهم دیکهتے هین
پئے سجده جهکتے هین شیخ و برهمن — تمهارا جو نقش قدم دیکهتے هین
دم نزاع تو همکو صورت دکهاؤ — کوئی دم مین ملک عدم دیکهتے هین

رشید اسکا باعث نهین هم په کهلتا
تمهین مبتلائے الم دیکهتے هین

درد دل ہم جو کچھ سناتے ہین
منہ پھرا کر وہ مسکراتے ہین

دلکو پروانہ سا جلاتے ہین
عاشقی کا مزہ اوٹھاتے ہین

کوئے جانان مین ہم جو جاتے ہین
جھڑکیان تین چار کھاتے ہین

سچ کہو اے صنم خدا کی قسم
کبھی ہم تمکو یاد آتے ہین

جذبۂ دل نے کچھ تو کی تاثیر
بے بلائے وہ پاس آتے ہین

وصل اونہین ہوگا شہریون کا
ہجر مین دلکو جو جلاتے ہین

کیا وہان بھی ہے کوئی آبادی
قافلے کیون عدم کو جاتے ہین

یہ حسین بھی غضب کے ہین بیباک
نیچی آنکھون سے دل چراتے ہین

ہم نہ مانینگے آپ کا کہنا
جھوٹے فقرے کسے سناتے ہین

جو مقدر مین ہے وہی ہوگا
یار سے اب تو دل لگاتے ہین

آیا وہ رشک گل رشید کے پاس
آج پھولے نہین سماتے ہین

فراق یار مین گلشن کو صحرا ہم سمجھتے ہین
صدائے عندلیبان شیون ماتم سمجھتے ہین

نہایت ہی مصفا ہے کدورت سے مبرا ہے
ہم اپنے دلکے آئینہ کو جام جم سمجھتے ہین

ڈھلے ہین نور کے سانچے مین آنکھین تیر ابرو
ہلال آسمان کو قوس ابرو ہم سمجھتے ہین

تمہارا قد موزون اک نمونہ ہے قیامت کا
تمہاری چال کو سب فتنۂ عالم سمجھتے ہین

خیال عاشقی کو اے رشید خوش بیان چھوڑو
یہی اچھا تمہارے حق مین بہتر ہم سمجھتے ہین

تھا مذاہب جنون کا آج ہم گھر سے نکلتے ہیں
خدا حافظ ہے دشت پر خطر کی راہ چلتے ہیں

لگایا دل جنون کا جوش ہے صحرا کو چلتے ہیں
مدد اے بیکسی پہلے پہل گھر سے نکلتے ہیں

ادا و ناز سے جسوقت وہ رستے میں چلتے ہیں
غضب ہے ہر قدم پر عاشقونکے دلکو ملتے ہیں

دل عشاق ایسی آتش فرقت سے جلتے ہیں
بجائے آہ شعلے آگ کے منہ سے نکلتے ہیں

نہیں معلوم کسکو قتل کرنیکا ارادہ ہے
حنا وہ اپنے دست نازنین میں آج ملتے ہیں

کرینگے میکشی سے بند کیا یہ بہرے واعظ
نصیحت ہے عبث تیری کہیں بگڑے سنبھلتے ہیں

شب وصلت الٰہی کیا یونہی ہو جائیگی آخر
کہ وہ حیلے بہانیکے نئے پہلو بدلتے ہیں

ستمگارونکی الفت کا ملال انگیز ہے قصہ
جفا و ظلم کے خنجر میری گردن پہ چلتے ہیں

کنول کمہلا گیا دل کا اوٹھائے اسقدر صدمے
مریضان محبت پہولتے ہی ہیں نہ پہلتے ہیں

تمہارے ناز انداز و ادا و غمزہ و شوخی
کلیجے کو میرے ایجان رہ رہ کر مسلتے ہیں

جو ہم توصیف کرتے ہیں حسینونکے سراپا کی
ہمارے شعر بھی سب حسن کے سانچے میں ڈھلتے ہیں

دل بیتاب و مضطر کے اشارے لیا بوسہ
خفا ہے دلکی مجھپر آپ کیون تیور بدلتے ہیں

خداوندا تمنا میری کسطرح بر آئیگی
کہ بے تاثیر دل سے رات دن نالے نکلتے ہیں

تمہاری سرخی لب یاد کرکے میں جو روتا ہوں
تو آنکھوں سے ہمیشہ خونکے آنسو نکلتے ہیں

کبوتر سے مرے نامہ کو لیکر اسطرح بگڑے
چھری کو پھیر کر گردن پہ خون تلونسے ملتے ہیں

بھلا یہ اور قدم رکھیں گے بڑھکر کوئے قاتل میں
اجل کا نام سنکر دل رقیبونکے دہلتے ہیں

نکچھ احوال پوچھو شمعرونکی محبت کا
برنگ شمع دل عشاق کے دن رات جلتے ہیں

بلا ہے قہر ہے آفت ہے گانا ان حسینونکا
کہ ہر اک تان پلٹے پر ہزاروں دل اچھلتے ہیں

بتان سنگدل کے عشق کو چھوڑو رشید اب تو

کہ پتھر کے ہین دل انکے کہین پتھر پگہلاتے ہین

رنج و غم ہینے سہے ہین اپنے دلپر سیکڑون
اب نکر ظلم و ستم مجہپر ستمگر سیکڑون

فرقتِ جانانمین رونیسے ہوا پیدا یہ جوش
آنسوؤن سے ہوگئے پیدا اسمندر سیکڑون

راتدن رہتا ہے بس دلمین خیال ہمدوست
داغ دل روشن ہوے ہین مثل اختر سیکڑون

آج تک آیا نہ میرے ایک نامہ کا جواب
ذبح کر ڈالے ہین ظالم کبوتر سیکڑون

ضعف سے اک قطرہ خون جسم مین باقی نہین
تو چبہوتا ہے عبث فصاد نشتر سیکڑون

ایک مین حیران نہین ہون حسن اوسکا دیکہکر
دیکہکر حسن کو حیران و ششدر سیکڑون

عاشقان بے گناہ کو قتل او قاتل نکر
ہونگے دامنگیر ورنہ روز محشر سیکڑون

صاف آئینہ ہوا ہرگز نہ مثل روے یار
کوششین کرتا رہا بیجا سکندر سیکڑون

ایک مین محروم ہون اے ساقی پیمان شکن
میکشون کو ملتے ہین محفل مین ساغر سیکڑون

فاتحہ کو جب کبہی آیا ہماری قبر پہ
رکہدیا پہولون کے بدلے اوسنے پتھر سیکڑون

شمع رویونکی جدائی نے جلایا دل میرا
اشک بہی گرنے لگے ہین بنکے اخگر سیکڑون

قدموزون کو تیرے دیکہین جو گلشن مین کبہی
شرم سے کٹ جائین شمشاد و صنوبر سیکڑون

شکوۂ ناکامی کا میرے سنکے وہ کہنے لگے
اور بہی تجہسے ہین برگشتہ مقدر سیکڑون

اس جگہ سے اب یہ اوٹہنے کے نہین تا حشر روز
تیرے کوچہ مین لگا بیٹہے ہین بستر سیکڑون

وا ے ناکامی قسمت ایک مین محروم ہون
سونگتے ہین ورنہ گیسوے معنبر سیکڑون

ایکنے پایا نہ محبوب خدا کا مرتبہ
یون تو دنیا مین ہوے پیدا پیمبر سیکڑون

فیض ہے یہ سب جناب شیفتہ کا اے رشید
مدح کرتے ہین جو شعر ونکی سخنور سیکڑون

خیالِ زلف مین کب دلکو پیچ وتاب نہین
بنی ہے جان پہ اندیشۂ عتاب نہین
جواب دینے پہ یہ مجھسے حکم خاموشی
بتاؤ کسلئے پھر بولتے نہین مجھسے
عبث جوانی پہ کبر وغرور کرتے ہو
تیرے فراق مین او ترک رنج ودرد والم
خیال عارض وگیسو مین ہے یہ میرا حال
شراب خاک شب ماہ مین پئین میکش
ہوے ہو صحبت اغیار ہی سے تم بدنام
کہان یہ جسم مصفا کہان وہ داغی گل

وہ کون دن ہے جو دلبر میرے عذاب نہین
ہمارا ہاتھ نہین آج یا نقاب نہین
تمہاری بات کا سچ ہے کوئی جواب نہین
جو مجھپر آپکا ایجان جان عتاب نہین
قیام جسکو ہو وہ عالم شباب نہین
وہ ہمنے دل پہ سہے ہین کہ کچھ حساب نہین
جو دن کو چین نہین ہے تو شبکو خواب نہین
شریک بزم تو وہ رشک ماہتاب نہین
ہزار حیف تمہین اب بہی اجتناب نہین
جو تم سے آنکھ ملائے قمر کی تاب نہین

رشید رحمت ستار جوش پر ہے آج
شراب خانہ پہ چھایا ہوا سحاب نہین

ضیا رخسار دلبر کی نہین ہے ماہ روشن مین
خدا کے واسطے بیٹھو نہ تم پہلوے دشمن مین
خجل کیونکر نہو طاؤس سجلی کیلئےنہ شرماے
بتون کی زلف پیچان کا ہوا ہے سر مین کیا سودا
جہان مین کون ایسا ہے جو دیوانہ نہین اوسکا
ہمیشہ آپکی غیرون مین آمد رفت رہتی ہے

مسی مالیدہ ہونٹون کی نزاکت سوسنی مین
کہین دہبہ نہ لگ جائے تمہارے رنگ دامن مین
بلا کی شوخیان ہین اوس پری پیکر کے جوبن مین
میرا دل مدتون سے پھنس گیا ہے سخت الجھن مین
محبت اوسکی ساکن ہے دل شیخ برہمن مین
خدا کے واسطے چلئے غریبون کے بہی مسکن مین

جنونکا جوش ہے دم بھر مین ٹکڑے کرکے دکھلادیگا
پھنسایا ہے محبت ہداد تونے طوق گردن مین

اشارے مین مسخر کرلیا دلکو ہزارون کے
خدا جانے کہا انکا سحر ہے ابروے بت کی چتون مین

لحد مین بھی تصور روے جانان کا نہین جاتا
کبھی ملتا نہین ہے عاشقون کو چین مدفن مین

برش آفت کی ہے شمشیر ابرو مین خداوندا
نہین دیکھا ہے ایسا کاٹ ہمنے تیغ رہزن مین

رشید اچھا ہے دل بہلانے دشت نجد کو چلیے
جنون کا جوش ہے دل خاک بہلیگا نہ گلشن مین

روبرو آنکھون کے میری یار جب ہے تو نہین
چین فرقت مین کسی صورت کسی پہلو نہین

کوئی کہتا ہے کمان اور کوئی کہتا ہی ہلال
عارض دلدار پر دونون طرف ابرو نہین

دشت و صحرا مین پھراتی ہے محبت چشم کی
ترے دیوانہ سے واقف کونسا آہو نہین

مشک و عنبر سنبل و ریحان کو سونگھا ہے بہت
نام کو خوشبو ہے لیکن نکہت گیسو نہین

ہوگئین ہین خشک ایسی روتے روتے ہجر مین
ایک بھی آنکھو مین باقی نام کو آنسو نہین

نکہت گیسوے جانان مجھ مرے دلمین بسی
کیا مین سونگھو مشک و عنبر اسمین وہ خوشبو نہین

آگے ترے شکل خورشید تو ہے شرمسار
ماہ مین تیری ضیاے حسن آمہرو نہین

ہجر کے صدمون نے ایسا کردیا ہے منتشر
رہتی ہے خاطر پریشان دل میرا یکسو نہین

اسے خیال یار تجھ سے ہے ہماری زندگی
دور ہمسے ہونیوالا ایک دم بھی تو نہین

یار کی فرقت مین دل بہلیگا میرا کس طرح
میرے پہلو مین کوئی ہمدم نہین دلجو نہین

تری الفت مین کبھی ہوتے نہ ہم بے اختیار
کیا کرین مجبور ہین دلبر کوئی قابو نہین

سیر گلشن کا مرے دلکو مزہ حاصل ہو کیا
خار غم سینے مین ہے ہمراہ وہ گلرو نہین

حق تعالیٰ سے مدد و ہر کلام مین مانگو رشید
اس بہتر کامیابی کا کوئی پیرایہ نہین

اے گر ہنستا ہوا وہ شوخ دوران باغمین
شرم سے پژمردہ ہون گلہائے خندان باغمین

فصل گل مین انکو گر ہوتا میسر وصل گل
پھر نہ رہتین بلبلین زنہار نالان باغمین

آنیوالا ہے پئے گلگشت کیا وہ شمع رو
شام سے پر نور ہین سرو چراغان باغمین

پھول ہون یا بلبلین ہون سرو ہون یا قمریان
سب ہین پامالِ قد و رخسار جانان باغمین

یاد گیسوے صنم رہتی ہے دلمین روز و شب
دیکھکر سنبل کو ہوتا ہون پریشان باغمین

سیر کرنے رات کو آیا جو وہ رشک قمر
باغبان سمجھا کہ نکلا ماہ تابان باغمین

چار دن کے واسطے ہے لالہ و گل کی بہار
شوق سے جائین پئے تفریح نادان باغمین

ایکدن آئے پئے تفریح گر وہ رشک گل
پھول سارے شرم سے ہوجائین پنہان باغمین

ایک نظر دیکھے اگر رفتار جانان کو کبھی
بھول جائے چال کو طاؤس رقصان باغمین

بوستان کی سیر مین ہمکو جو سیب آئے نظر
یار کا یاد آگیا سیبِ زنخدان باغمین

باغمین آتا ہے وہ گلرو چلو تم بھی رشید
پورے ہون شاید تمہارے دل کے ارمان باغمین

ردیف واو مہملہ

بزم جانان مین نہین ہوش تکلم مجھکو
بے زبان کہنے لگے لیجیے مردم مجھکو

اپنے کو ڈھونڈتا ہون اور نہین پاتا ہون
جلوۂ یار نے اسطرح کیا گم مجھکو

غیر ممکن ہے چھٹے بادہ کشی اے واعظ
شوق کھینچے لئے جاتا ہے سوِ خم مجھکو

رنج سہتا ہون مین فرقت مین بڑی مدت سے
وصل سے ابتو بہلا شاد کرو تم مجھکو

خال رخکا ہے شب و روز تصور دل مین
کیا بھلی آے نظر صورتِ انجم مجھکو

آہ و زاری سے ہے بس کام تری فرقت مین
نام کو بھی نہین آتا ہے تبسم مجھکو

میٹھی باتون سے میری جان پہ بن جائیگی
مار ڈالیگا تیرا لطف تکلم مجھکو

جان دم بھر مین پھر آجاے تن بیجا مین
آکے وہ رشکِ مسیحا جو کہے قم مجھکو

شب ہجران مین جو اشکونکا چڑھا ہے دریا
مثل امواج کے رہتا ہے تلاطم مجھکو

عشق دلبر کو نہ چھوڑا ہے نہ چھوڑونگا رشید
دل مین جو آئے وہ کہتے رہین مردم مجھکو

ہجر مین مجکو رو لایا نکرو
میری باتون کو اوڑایا نکرو

مانو کہنے کو میرے بہر خدا
شبکو گھر غیر کے جایا نکرو

جان دیگا یہ تمہارے در پر
اپنے عاشق کو رو لایا نکرو

قابل رحم ہے حالت میری
مجکو ہر وقت رو لایا نکرو

گھٹ گھٹ کے دم تن سے نکلجائیگا
اپنے چہرہ کو چھپایا نکرو

بیٹھنے دو مجھے اے حضرتِ دل
مثل مجنون کے پھرایا نکرو

بزم جانان مین شب و روز رشید
اشک آنکھون سے بہایا نکرو

خداوندا کسی دلبر کا دل ہرگز نہ پتھر ہو
نہ قاتل ہو نہ تم جلاد ہو تم میرے دلبر ہو
الٰہی خانۂ تاریک روشن ہو منور ہو
شرارت آئینہ کی یہ ہے کیونکہ دیکھا تھا آئینہ
مرے دلکو مزے پھر ہو گئے حاصل وہی دنیا کے
رواں رہتے ہیں آنسو رات دن اب جوش طوفان ہے
تمہارا چاند سا چہرہ صنم کیا ہی چمکتا ہے
میرے محبوب کا بوٹا سا قامت کیا ہی زیبا ہے
کوئی تاثیر کی صورت نہیں ہے آہ سوزاں میں
تیری محفل میں کب سے منتظر بیٹھا ہوں اوساقی

رہے خوش وصل میں عاشق جدائی میں نہ مضطر ہو
ارادہ کیا ہے کیوں تولے ہوئے ہاتھ میں خنجر ہو
منور پرتوِ رخسارِ جاناں سے میرا گھر ہو
جمالِ حسن اپنا دیکھکر تم آپ ششدر ہو
خدا ہی مہرباں ہو اور میسر وصل دلبر ہو
ہماری چشم گریاں کے مقابل کیا سمندر ہو
پری ہو حور ہو غلمان ہو یا ماہ انور ہو
مقابل اسکے پھر گلشن میں کیا سرو صنوبر ہو
بھلا اوس حور وش کا موم دل پھر کیا کہ پتھر ہو
خدا کیواسطے اتنی عنایت ایک ساغر ہو

رشید خوش بیاں کیا خوب لکھی ہے غزل تمنے
یقیں ہے جسکو سنکر مدح خواں ہر اک سخنور ہو

رات دن فرقت میں رہتا ہوں میں ششدر دوستو
کیا کسی کے قتل کا اوسکا ارادہ پھر ہوا
باغ میں جو قامت محبوب یاد آیا مجھے
دشت کو جاؤں کہ جاؤں باغ یا صحرا کو جاؤں
کوچۂ جاناں ملے جنت سے ہمکو کیا غرض
شرم سے خورشید بھی بس ابر میں چھپ جائیگا

حالِ دل اپنا کہوں کیا خاک پتھر دوستو
کیوں کھڑا ہے وہ ستمگر لیکے خنجر دوستو
دیر تک روتا رہا زیر صنوبر دوستو
دلکو گھبرانے لگی ہے یادِ دلبر دوستو
گلشنِ جنت نہیں ہے اس سے بڑھکر دوستو
جب نظر آئیگا اوسکا روئے انور دوستو

دلکو میرے بہول جائین دین دنیا کی مزے
وہ جو اپنے ہاتھ سے مے ایکپیالہ دو ستو

پھر ہماری بہی رسائی ہوتی کوئی پاریتک
اوج پہ ہوتا اگر اپنا مقدر دو ستو

مین بہی شاگرد جنابِ شیفتہ ہون اے رشید
کیون نہو شہرہ سخن کا میرے گہر گہر دو ستو

ردیف ہائے ہوز

ردا ز جانبِ دامن ہوے بہار مین ہاتھ
کسیطرح نہ ہے میرے اختیار مین ہاتھ

جو دیہان آئیگا دلبر کی جا زیبی کا
کفن کو چاک کرینگے میرے مزار مین ہاتھ

جہڑ ہاسنے پہول جو آیا وہ رشک گل میرگ
نکل ہی آے یہ بیکل ہوے مزار مین ہاتھ

شبِ وصال صنم کی دعائین مانگتا ہون
سحر کو اوٹہتے ہین درگاہ کردگار مین ہاتھ

کبہی تو زلف سنواری کبہی ملی مہندی
ہمیشہ یار کے مصروف مین سنگار مین ہاتھ

نہ بیگنا ہون کو اسطرح ذبح کر ظالم
پہنسین گے دیکہہ تیرے زحمت فشار مین ہاتھ

خدا کیواسطے ساقی مجہے بہی ساغر دے
بڑہاے بیٹہا ہون مدت سے انتظار مین ہاتھ

نظر خدا پہ رکہہ اے دل نہ اتنا ہو مایوس
کہ ہونگے یار کے اکدن تیرے کنار مین ہاتھ

دلون کو لیکے پہنساتا ہے دام کاکل مین
ہمیشہ رہتے ہین اوسکے اسی شکار مین ہاتھ

یہ بے رخی ہے تو انجام بس یہی ہوگا
مین کہینچ لونگا تمہارا کبہی ہزار مین ہاتھ

دوپٹہ سینۂ دلبر سے گر پڑا ہے رشید
محال ہے کہ رہین میرے اختیار مین ہاتھ

گھٹاتے ہین وہ الطاف و کرم آہستہ آہستہ
بڑھاتے ہین وہ بیداد و ستم آہستہ آہستہ

بڑھاتے ہین محبت کو جو ہم آہستہ آہستہ
کشیدہ ہوتے ہو تم اے صنم آہستہ آہستہ

فراق یار نے ایسا کیا ہے ناتوان مجکو
کہ چل سکتا نہین ہون دو قدم آہستہ آہستہ

دل مضطر میرا رہ رہ کے سینہ مین اولجھتا ہے
وہ بت زلفونمین جب دیتا ہے خم آہستہ آہستہ

جو وہ رشک مسیحا اب عیادت کو نہ آئیگا
نکل جائیگا بس فرقت مین دم آہستہ آہستہ

اشارے ابروونکے قتل کو جلاد کافی ہین
نہ پہیر اب حلق پر تیغ دو دم آہستہ آہستہ

خدا کی یاد اسمین ہے بتونکی شکل اوسمین ہے
دل و دیدہ ہوے دیر و حرم آہستہ آہستہ

تمنائے وصال یار اکدن بہی نہ بر آئی
گئے عاشق سوے ملک عدم آہستہ آہستہ

اگر مین چہیڑتا ہون وصل کی شب مین تو گہبرا کر
وہ اپنے سر کی دیتے ہین قسم آہستہ آہستہ

رشید ایذائے فرقت سے نہ گہبراؤ نہ گہبراؤ
کہ ہونگے دور دل سے رنج و غم آہستہ آہستہ

اک بار نظر آئے گر صورت جانانہ
پہولے نہ سمائیگا یہ عاشق دیوانہ

احوال جدائی کا جب مینے کہا اوس سے
اوسنے یہ کہا سنکر بیکار ہے افسانہ

مخمور ہین سب میکش محفل مین تری ساقی
افسوس نہین تونے مجکو دیا پیمانہ

پوچہے گا غریبونکو کس واسطے او ظالم
ہے وضع تری بانکی اور ٹہاٹہہ ہے شاہانہ

ہون دین کے دنیا کے اسوقت سے مین صدقے
پہلو مین ہو وہ ساقی گر دشمن ہو پیمانہ

بدنامی تمہاری ہے پچتاؤ گے تم آخر
دشمن سے محبت ایجان تم کرتے ہو یارانہ

احسان ہین تیرے بیحد ایجان جہان مجہپر
مجہسے نہ ادا ہوگا ہرگز ترا شکرانہ

کیون فکر و تردد ہو کیون رنج ہو کیون غم ہو
پہلو مین اگر میرے بیٹھا ہو وہ جانانہ

عابد ہو کہ زاہد ہو مطلب نہین دونون سے
مذہب ہے رشید اپنا شیخ پوچھئے زندانہ

ردیف یائے تحتانی

صورت یار اگر ایک نظر دیکھین گے
جلوۂ طور کو بے پردہ بشر دیکھین گے

قد موزون ترا عشاق اگر دیکھین گے
پھر نہ شمشاد و صنوبر کے شجر دیکھین گے

بھول جائیگا غم ہجر دل مضطر سے
مہربانی سے اگر آپ ادہر دیکھین گے

دیکھ لینا جو شب وصل مین نکلی آواز
اپنی گردن پہ چھری مرغ سحر دیکھین گے

خشمگین صورت جانان ہے خدا خیر کرے
نظر قہر سے وہ آج کدہر دیکھین گے

آپ کے گیسو و رخسار کو اے جان جہان
وہ بھی دن آئیگا ہم شام و سحر دیکھین گے

شرم سے کبک دری پھر نہ اوٹھائینگے قدم
تیری رفتار جو اے رشک قمر دیکھین گے

وصل اوس غیرت گل سے ہو یہی ہے کوشش
کبھی اس محنت و کوشش کا ثمر دیکھین گے

پھر کرینگے نہ کبھی باغ جنا کی خواہش
کوچۂ یار کو جب ایک نظر دیکھین گے

یار کا دل نہ جلے یہہ تو نہین ممکن ہے
آہ سوزان کا کبھی اپنے اثر دیکھین گے

میرے شعرون مین کوئی عیب رہیگا نہ رشید
حضرت شیفتہ جب ایک نظر دیکھین گے

کتب خانہ

دل ناشاد کو ہے کام وہان جانیسے
اوس جفا جو کو ہے انکار یہان آنیسے

عشق دلبر نہ چھپا ہے نہ چھپیگا مجھسے
ناصحو فائدہ کیا ہے مرے سمجھانیسے

تو ڈراتا ہے عبث واعظ سنا کر مجھکو
مین نہین اوٹھنے کا ناصح کبھی میخانیسے

اٹھیو بیٹھیو میرے پہلو مین شب وصلت ہی
کام اسوقت بگڑ جائیگا شرمانیسے

ایک بوسہ پہ یہ انکار ہے اللہ اللہ
فائدہ عاشق بیمار کے ترسانیسے

جو کہو گے وہ ہم آنکھون سے بجا لائینگے
کون باہر ہے بہلا آپکے فرمانیسے

وصل دلبر ہے مقدر مین تو ہوئیگا رشید
فائدہ کچھ نہین ہر وقت کے گہبرانیسے

پہلو مین نہین ہے دل مضطر کئی دنسے
دیکھا جو نہین چہرہ دلبر کئی دنسے

رہتی ہے جدا یاد رخ دلبر کئی دن سے
دل سینہ مین رہتا ہے مکدر کئی دنسے

ہمکو نہین معلوم کسے قتل کرین گے
باندہے ہوے پہرتے ہین خنجر کئی دنسے

روح اپنی کہین جسم سے پرواز نکر جائے
آتا نہین وہ شوخ ستمگر کئی دن سے

للہ کبھی وصل سے دل شاد کرو تم
بیتاب ہے یہ عاشق مضطر کئی دنسے

خونناب سے چشم کے پیمانے بہرے ہین
دیکھی جو نہین صورت ساغر کئی دنسے

گلشن مین جواب اوس گل رعنا کی ہی آمد
سر اپنا جہکاتا ہے صنوبر کئی دن سے

مژگان صنم کا مجھے رہتا ہے تصور
سینہ مین چبہا کرتے ہین نشتر کئی دنسے

ان شعلہ رخون نے مجھے ایسا ہے جلایا
دل سینہ مین ہے صورت اخگر کئی دنسے

شوخی نے تیری نام خدا نام نکالا
شہرہ ہے تیرے حسن کا گھر گھر کئی دنسے

حیران ہون پریشان ہون تجسس سے شب و روز
ملتا ہی نہین خانۂ دلبر کئی دن سے

معلوم نہین وہ ادہر آئین کہ نہ آئین
وعدے تو رہا کرتے ہین اکثر کئی دن سے

سوتا نہین پہلو مین وہ ماہ فلک حسن
طالع نہین ہوتا میرا اختر کئی دن سے

وہ شوخ ہے اور سامنے آئینہ ہے دن رات
حیران تہے اب روح سکندر کئی دن سے

کیون چار طرف پہرتے ہو گھبرائے ہوے تم
پاتے نہین رشید آپکو ششدر کئی دن سے

کشتۂ ناز ہوے جور و جفا سے پہلے
مر گئے تیری محبت مین قضا سے پہلے

اے تیو ہجر مین جو تمنے مصیبت دی ہے
روز محشر یہ کہونگا مین خدا سے پہلے

تجہکو منظور ہے قاتل تو مجہے قتل ہی کر
ہاتھ رنگین تیرے ہو جائین حنا سے پہلے

وصل دلبر کا عجب شوق ہوا ہے دلکو
ہاتھ اوٹھتے ہین میرے قصد دعا سے پہلے

بوسۂ سیب ذقن اوسنے دیا ہے دم نزع
جان بلب ہم ہوے افسوس دوا سے پہلے

بس جوان ہوتے ہی کرنے لگے عشاق پہ ظلم
کوئی آگاہ نہ تہا جور و جفا سے پہلے

حشر برپا کیا رفتار نے تیرے اے شوخ
دل لپٹتے تہے نہ دامان قبا سے پہلے

ناتوان ہجر مین تہا وصل سے صحت نہوی
کر گیا کام مرض آہ شفا سے پہلے

کثرت شوق سے اوڑ نکلا ہے آمادہ رشید
نامہ پہونچے گا میرا جا کے صبا سے پہلے

بزم عشاق مین جو آ بیٹہے
فتنۂ تازہ وہ اوٹہا بیٹہے

وہ غزل ہم جو کچھ سنا بیٹھے
مسکرا کر وہ منہ چھپا بیٹھے

آپ کے منتظر ہین سب عاشق
دیکھئے کیسے جا بجا بیٹھے

کچھ تو فرمائیے برائے خدا
آج کیون ہمسے ہو خفا بیٹھے

سبز رنگون کے عشق مین آخر
ہم بھی گھبرا کے زہر کھا بیٹھے

سرد مہری سے ان حسینون کی
آتش عشق ہم بجھا بیٹھے

وصل دلبر کا ہر گھڑی ہے خیال
ہائے کیون اپنا دل لگا بیٹھے

آج آنا ہے اس طرف دشوار
پاؤن مین وہ حنا لگا بیٹھے

عشق مین تیرے اے پری پیکر
دلکو پروانہ سا جلا بیٹھے

دام گیسو مین آہ بے سمجھے
طائر دلکو ہم پھنسا بیٹھے

راز الفت رشید نے نہ کہا
پوچھنے کو جو آشنا بیٹھے

انسان کو غور عشق حقیقت مین چاہیئے
لیکن سکوت جذب کی حالت مین چاہیئے

ایمان یہ بے رخی تو نہ وصلت مین چاہیئے
عاشق کا کچھ تو پاس طبیعت مین چاہیئے

ہو جائیگا کبھی نہ کبھی کیون ہے اضطراب
ایدل وصال یار کا قسمت مین چاہیئے

صورت دکھاؤ مجھ خدا وقت نزع ہے
ایمان رحم ایسی مصیبت مین چاہیئے

شکوہ جو مینے ظلم کا اوس شوخ سے کیا
ہنسکر کہا کہ داد قیامت مین چاہیئے

وہ پوچھتے ہین حالت دل مجھسے بار بار
کہتے ہین پھر کہ درد محبت مین چاہیئے

اتنا زبان سے کہدے تو اے غیرت مسیح
کبتک یہ جان کنی مجھے فرقت مین چاہیئے

کافی ہے کوئے یار مین مسکن ہو گر میرا
جاے قیام مجکو نہ جنت مین چاہیئے

مین اور تم ہو آؤ خدا را گلے ملو
اتنبو حیا و شرم نہ وصلت مین چاہیئے

دل پہنچ گیا ہے کاکل دلبر کی جال مین
امید مخلصی کی قیامت مین چاہیئے

مدت کے بعد آے ہو دو دن رہو یہان
جلدی نہ اتنی آپکو رخصت مین چاہیئے

عیش و طرب مین غمکو نہ بہولے کبہی بشر
رنج و الم کا دہیان بہی راحت مین چاہیئے

ایذاے یار کا متحمل ہو عشق مین
انسان کو خلوص محبت مین چاہیئے

مشکل وہ کونسی ہے جو حل ہو نہ اے رشید
ہمت مگر ضرور طبیعت مین چاہیئے

خدا کرے مجہے ملجائے ماہرو کوئی
تو اپنے دلکی کہون اسسے آرزو کوئی

نکالتے ہو بہت حسرتین رقیب کی تم
نکالو اب دل رشید اکی آرزو کوئی

قسم خدا کی ہو جبہر لطف زندگی حاصل
کہ مے ہو پینے کو اور پاس ماہرو کوئی

تمہین بتاؤ کہ پہر اور کس سے دلکو لگاؤن
نہ خوش گلو کوئی تم سا نہ خوبرو کوئی

ارے میرا دل بیتاب کیون ستاتا ہے
جہان مین پائیگا عاشق نہ مجہسا تو کوئی

مجہے تہا خوف عدو او نکو تہا سحر کا ڈر
شب وصال مین نکلی نہ آرزو کوئی

تمہارے ہجر مین یہ حال عاشقون کا ہے
کوئی تو روتا ہے پہرتا ہے کو بکو کوئی

کہین نشان نہین ملتا ہے کوئے قاتل کا
جہان مین خاک کرے اسکی جستجو کوئی

غرض نہین مجہے واللہ اہل دنیا سے
نہ دوست ہے کوئی میرا نہ ہے عدو کوئی

تمہارے سر کی قسم جہوٹ مین نہین کہتا
سوائے وصل نہین دلمین آرزو کوئی

جو ذکر وصل کا چھیڑا تو ہنسکے وہ بولے
رشید کیجیے اب اور گفتگو کوئی

فرقت جانان مین ایسی میری حالت ہوگئی
دوستون کو بھی میری صورت سے نفرت ہوگئی

اسقدر الفت تری اے ماہ طلعت ہوگئی
حور و غلمان سے دل وحشی کو نفرت ہوگئی

دیکھتے ہی قامت محبوب کے سرو چمن
بس زمین مین گڑ گیا طاری خجالت ہوگئی

محفل عشاق مین آیا جو وہ رشک پری
راہ مین رفتار سے برپا قیامت ہوگئی

اور کیا کہنا سنوگے عاشق ناشاد کا
ایک بوسہ مانگنے پر مجھسے نفرت ہوگئی

جب شب وصلت لپٹتا ہون تو مجھسے کہتے ہین
بس انہین باتونسے تیری ہمکو نفرت ہوگئی

جستجوے وصل دلبر ہی مین رہتا ہے مدام
کچھ عجب میرے دل مضطر کو وحشت ہوگئی

طعنۂ اغیار فکر وصل جانان درد ہجر
عشق مین نازل مصیبت پر مصیبت ہوگئی

حال دل مجھسے خدارا کچھ تو کہئے اے رشید
مضطرب ششدر پریشان کیون طبیعت ہوگئی

ہاتھ مین جلاد کے خنجر بھی ہے شمشیر بھی
اور اوسپر مجھپہ ستم ہے تیز تقریر بھی

عاشق صادق ہین تیرے جان سے حاضر ہین ہم
سر ہلائینگے نہ او قاتل تہ شمشیر بھی

کوئی دم مین ہے میرے جینے کا قصہ فیصلہ
کھینچ لی ہے میان سے جلاد نے شمشیر بھی

فکر وصل یار مین زائل ہوئے ہوش و حواس
بن نہین آتی ہے مجھسے اب کوئی تدبیر بھی

زندگی بھر مین نہین عاشق ہین کچھ اوس شوخ کے
قبر مین لیجائینگے ہم یار کی تصویر بھی

بیخودی مین لے لیا بوسہ کیا اتنا قصور
قید کے لایق بھی ہین ہم قابل تعزیر بھی

جان پروانہ کی آفت مین پھنسی اے شمع عشق — صبح کا کھٹکا بھی ہے اندیشۂ گلگیر بھی

تا کجا ایما ئے ابرو اب ہو ایما ئے مژہ — چل چکین تلوارین مجھپر اب چلین کچھ تیر بھی

اسطرف دیکھئے اگر دلبر نگاہ لطف سے — پھر تو بن جائے ابھی بگڑی ہوی تقدیر بھی

دین و دنیا کے مزے اوسوقت عاشق کو ملین — مہربان ہو جب خدا اور وہ بت بے پیر بھی

اسقدر سودا بڑا ہے عشق جانا نکا رشید
پاؤن تک آتے ہوے غل کرتی ہے زنجیر بھی

پھرتے پھرتے اب ابھر آے ہین بن مین آبلے — میرے پاؤن مین پڑے تھے کب وطن مین آبلے

کسقدر سوزش تھی آب خنجر جلاد مین — پڑگئے عشاق کے زخم کہن مین آبلے

عشق گیسو مین کیا کرتا ہون جو کر راتدن — کھینچ کر لیجائینگے ملک ختن مین آبلے

آتش ہجر صنم سے جسم میرا جل گیا — ساتھ میرا دینگے کیا مر کر کفن مین آبلے

آہ سوزان کی حرارت سے خدا ہی کی پناہ — اب نظر آنے لگے کام و دہن مین آبلے

پڑگئے ہین پاؤن مین چھالے تلاش یار مین — دوست بنکر ساتھ ہین رنج و محن مین آبلے

واہ کیا عشق بتان شمع رو کا ہے اثر — پڑگئے ہین صاف جسم برہمن مین آبلے

شعلہ رویون کی محبت مین یہ حالت ہوگئی — ہین سراسر آہ سوزان سے بدن مین آبلے

اوس پری نے کیا نگاہ گرم سے دیکھا رشید
دیکھتا ہون جسم اہل انجمن مین آبلے

چمن مین بارش ابر بہار دیکھ چکے — بہار مین کرم کردگار دیکھ چکے

نہ دیکھا ایک طرحدار یار کے مانند
حسین جہان مین یون تو ہزار دیکھ چکے

دم آخیر بھی آئے نہ جو سرہانے پر
وہ بعد مرگ ہمارا مزار دیکھ چکے

نگاہ قہر سے تم ایک مرتبہ دیکھو
نگاہ مہر سے ہم لاکھ بار دیکھ چکے

ہمارے پاس بھی آؤ صنم برائے خدا
لبونپہ دم ہے بہت انتظار دیکھ چکے

کیا نہ ایک بھی وعدہ تمام عمر وفا
ہزارون آپکے قول و قرار دیکھ چکے

وہ آج بیٹھے ہین محفل مین تان کر ابرو
قلم علی کی کھینچی ذو الفقار دیکھ چکے

کبھی نہ دیکھینگے طاوس کبک کی رفتار
جو اک نظر کبھی رفتار یار دیکھ چکے

پھنسا لیا ہے میرے دلکو زلف مین جنے
اسیر دام ہین اتنو شکار دیکھ چکے

بہار مین نہ پلائی شراب اے ساقی
بس آج ظرف تیرا بادہ خوار دیکھ چکے

چمن کی سیر مین پھولون کا اور بلبل کا
غرور دیکھ چکے انکسار دیکھ چکے

خیال عارض پر نور یار مین برسون
جلاکے دلکو بسان چنار دیکھ چکے

خدا کیواسطے پہلو کو اب کرو آباد
کہ میرے دلکو بہت بیقرار دیکھ چکے

رہا نہ عیب کسی طرح کا غزل مین رشید
جناب شیفتہ جب ایک بار دیکھ چکے

چاند سی شکل کو مجھسے نہ چھپانا پیارے
دل عاشق کا نہین خوب ستانا پیارے

کبھی سن لیجئے عاشق کا فسانا پیارے
چھوڑئے چھوڑئے باتونمین اڑانا پیارے

بعد مدت کے جو آئے ہو رہو بہر خدا
کیجئے اتنو نہ جانیکا بہانا پیارے

دربدر کوچہ و بازار مین پھرتا ہون مدام
کیا بتادون تمہین رہنے کا ٹھکانا پیارے

اسمین ہے آٹھ پہر عکس تری صورت کا
دل میرا بنگیا ہے آئینہ خانہ پیارے

دولت وصل تیری مجکو میسر ہو جائے
مین یہ سمجھون کہ ہے قارونکا خزانا پیارے

آتش رشک وحسد سے نہ جلے کیون ہمکو
دیکھکر ہونٹون پہ مسی کا جمانا پیارے

زلف پرخم ہین جو مدت سے نہین تو نے کبھی
رنج و اندوہ سے صد چاک ہے شانا پیارے

خاک ہو جائیگا جل جل کے میرا جسم نزار
آتش ہجر مین مجکو نہ جلانا پیارے

مین وہ ہون عاشق صادق نہ پھرونگا تجھسے کبھی
مجھسے برگشتہ ہو گر لاکھ زمانا پیارے

طاق ابرو کو تیرے گر مجھے اللہ دکھائے
سجدۂ شکر کرون پڑھکے دوگانا پیارے

ناز کیونکر نہ کرون اپنی طبیعت پہ رشید
میرے اشعار کو سنتا ہے زمانا پیارے

مرتے ہین یار پہ ہم دیکھئے کیا ہوتا ہے
نام الفت کا وہ سنتے ہی خفا ہوتا ہے

دل شب وصل مین پہلو سے جدا ہوتا ہے
جو مقدر کا لکھا ہے وہ وفا ہوتا ہے

ستم اگر بوسۂ عناب لب شیرین دو
ایک بیمار محبت کا بھلا ہوتا ہے

ہم کیا کرتے ہین تدبیر وصال جانان
دیکھئے کون سے دن بخت رسا ہوتا ہے

کھینچ کر حلق پہ جلاد نے رکھدی تلوار
اب کوئی آن مین سر تن سے جدا ہوتا ہے

بد مزاجی جو یہی ہے تو خدا خیر کرے
سیدہی باتون پہ بھی سرگرم جفا ہوتا ہے

دلکو کھینچے لئے جاتا ہے خیال گیسو
آج بیچارہ گرفتار بلا ہوتا ہے

بوسۂ سیب ذقن دینے مین کیون ہے انکار
تم سے بیمار جو خواہان شفا ہوتا ہے

سنجد ازیست کی امید نہین مجکو رشید

عشق اصنام حقیقت مین برا ہوتا ہے

ہماری جان کو ادلجھن بڑی ہے
جو ہے بے مثل تا کا ادس حسین کو
دو بالا حسن ہو گر پان کہاؤ
بسان مار اس چوٹی مین ہے زہر
عدم کو جائیگا عاشق تمہارا
گئے ہین دار دنیا سے لحد تک
وصال یار سے دل شاد کر دے
رہے شاہ دکن یارب سلامت

یہہ چوٹی کسلئے پیچھے پڑی ہے
ہماری بہی نظر کیسی لڑی ہے
جبھی تو خوب مسی کی دہڑی ہے
نہین نافع کوئی بوٹی جڑی ہے
اجل اب سامنے آکر کہڑی ہے
ابہی اک اور منزل بہی کڑی ہے
دعا میری خدایا ہر گہڑی ہے
کہ اسمین عدل کی قوت بڑی ہے

رشید اچھی غزل لکھی ہے تمنے
طبیعت خوب ہی اسمین لڑی ہے

کون آتا ہے کون آتا ہے
بے بلائے وہ پاس آتا ہے
تیری الفت مین یون ہی کٹتی ہین
یار کا کچھ پتا نہین ملتا
فکر کرتے ہین وصل جانان کی
گردش بخت مین پہنسے ہین ہم
ہجر مین خون اپنا پیتے ہین

دل جو بیہودے نہین سماتا ہے
جذبہ دل کچھ اثر دکہاتا ہے
چہیڑ کر کیون ہمین رولاتا ہے
دربدر دل مجھے پہراتا ہے
دیکہیے کیا خدا دکہاتا ہے
خضر رستہ عبث دکہاتا ہے
ساقیا مے کسے پلاتا ہے

اے خدا اب تو وصل جانان ہو — ہجر مجکو بہت ستاتا ہے
ذکر بوسہ جو لب پہ لاتا ہون — تو ہنسی مین مجھے اوڑاتا ہے
ہجر مین زندگی سے دل ہے اوچاٹ — زہر کہا جاؤن دلمین آتا ہے

عیش کے دن رشید ہین نزدیک
آپ کو یار اب بلاتا ہے

چمن ہے یا ہے اندہی گہٹا ہے — ہماری حال پر فضل خدا ہے
ہمارا یار کیون ہمسے خفا ہے — کہو کچھ دوستو تمنے سنا ہے
یہ رونا رات دن کا کیا کریگا — میرے اشکون سے اب طوفان اوٹہا ہے
ملے بوسہ مجھے عناب لب کا — یہی بیماری دل کی دوا ہے
پڑے رہتے ہین بیماران الفت — تمہارا گہر بہی کیا دارالشفا ہے
خطا کچھ بہی نہین ہے تم خفا ہو — ستم بیجا یہ ہمپر دلربا ہے
ملادے اوس پری پیکر سے مجکو — خداوندا یہ میری التجا ہے
عداوت کرکے دشمن کیا کریگا — کہ مجہپر مہربان میرا خدا ہے
محبت جس سے کی دشمن ہوا وہ — میری قسمت مین کیا یونہی لکہا ہے
یہ مجھسے دوستو کیا پوچھتے ہو — پریشان کیون تمہارا دل ہوا ہے
کہون کیا تمسے مین احوال اپنا — کہ دل کے راز کا دانا خدا ہے
محبت کی تہی جس بیداد گر سے — اوسیکے ہجر مین دل مبتلا ہے
ہوا کیا وصل اک آفت ہی آئی — بس الفت کا نتیجہ ہی برا ہے

خداوندا محبت ہے کہ ہے آگ | کہ اس سے عاشقوں کا دل جلا ہے

محبت سے رشید اب باز آؤ
تمہارے واسطے یہہ اک بلا ہے

سکہانیسے عدو کے وہان عداوت اور ہوتی ہے | یہان اونکے بگڑنے سے محبت اور ہوتی ہے
جواب نامہ بہی ہر چند ہے تسکین کا باعث | جو وصل یار ہوتا ہے مسرت اور ہوتی ہے
میرے دشمن جو اس بت سے برائی میری کرتے ہین | خدا کا شکر ہے مجہسے محبت اور ہوتی ہے
خدا جانے کہ کیا انکا سحر ہے انداز جانا نمین | کہ اوسکی جہڑکیان دینے سے الفت اور ہوتی ہے
زمانہ کی دو رنگی کا اثر ہے ان حسینونمین | جو سیرت اور ہوتی ہے تو صورت اور ہوتی ہے
خدا کے واسطے میری نظر کے سامنے رہیے | تمہارے منہ چہپانیسے تو وحشت اور ہوتی ہے
مریض عشق ہون کیا فائدہ ہو ان دواؤن سے | دوا سے درد دلمین اپنے شدت اور ہوتی ہے
خداوندا حسینونکا لڑکپن پہر غنیمت ہے | جوان ہوتے ہین تو انمین شرارت اور ہوتی ہے
شب وصلت اگر اونسے لپٹتا ہون تو کہتے ہین | انہین باتون سے تیری ہمکو نفرت اور ہوتی ہے

جو جیتے ہین تو دیکہین گے رشید نیم جان ہم بہی
فراق یار مین کیا کیا مصیبت اور ہوتی ہے

پری سے حور سے غلمان سے حسن یار عالی ہے | خدا نے شکل اوسکی نور کے سانچے مین ڈہالی ہے
نہ اگلی مہربانی ہے نہ وہ لطف و کرم مجہپر | مزاج یار ان روزون کچہ ایسا لاابالی ہے
جفا و ظلم بہی کرتے ہو اور اولٹے بگڑتے ہو | زمانہ سے جدا تمنے روش اپنی نکالی ہے

یہی کب پہچان ہے قاصد ہمارے حور پیکر کی
رسیلی آنکھ ہے بانکی ادا ہے خوردسالی ہے

جفائے یار کا شکوہ ہے بیجا عاشقو تمکو
جہان مین کون ایسا ہے جو ایذا اونسے خالی ہے

غنیمت جان غافل زیست کو اعمال صالح کر
یہان جو چیز ہے وہ اک نہ اک دن جانیوالی ہے

نہ پوچھیگا کبھی وہ حال بیماران الفت کا
مزاج اوسکا ہے بے پروا طبیعت لاابالی ہے

جو چھیڑا ذکر بوسے کا بناکر منہ بگڑ بیٹھے
دکھائی ہے بناوٹ سے ہماری بات ٹالی ہے

خجل کبک دری ہے دیکھکر طاؤس نادم ہے
زمانہ سے تیری رفتار او دلبر نرالی ہے

رشید ناتوان وہ سیمبر آیا ہے ملنے کو
طبیعت ہے میری بشاش صورت پر بحالی

یہ گردون سے فقط کیا باغبان گردش مین ہے
فصل گل گردش مین ہے فصل خزان گردش مین ہے

محفل جانان مین ہرگز پاؤن رہ نہ سکتے ہین
آج کل ہینگے نصیب دشمنان گردش مین ہے

باغ مین باد خزان چلتی ہے آندھی کیطرح
بوستان مین بلبلونکا آشیان گردش مین ہے

چشم فتان کی محبت مین یہ نقشہ ہوگیا
آہ سوزان کا ہے ہر دم دہوان گردش مین ہے

کچھ نہ پوچھو حال بیماران چشم یار کا
راتدن تقدیر مثل آسمان گردش مین ہے

کیون برائی میکشون کی کرتے ہو اے واعظو
عیب گوئی پر تمہارے کیا زبان گردش مین ہے

ہر کس وناکس لگاتا ہے لحد کو ٹھوکرین
بعد مرنیکے بھی خاک بیکسان گردش مین ہے

ضعیف ہے یہہ بھی بڑے چکر مین مرتے ہی مرے
حسرت واندوہ غم کا کاروان گردش مین ہے

کیا کرین جوش جنون مین دل ٹھہرتا ہی نہین
ورنہ یہ معلوم ہے ہمکو زیان گردش مین ہے

مینے دیکھا ہے صنم تجکو حنا ملتے ہوئے
راتدن ہر وقت چشم خونچکان گردش مین ہے

ہجر لیلی میں رہا کرتی ہے وحشت راتدن
اسلئے صحرا میں قیس سخت جان گردش میں ہے

زال دنیا کو خدا سمجھے کہ جسکے واسطے
دیکھیئے جس سمت ہر پیر و جوان گردش میں ہے

مر کے بھی ملتا نہیں ہے کوسے جانانکا پتہ
روح شیدا کی پئے باغ جنان گردش میں ہے

ہجر میں کوہ تحمل بھی رفو چکر ہوا
کیا تماشا ہے کہ یہ کوہ گران گردش میں ہے

انقلابات زمانہ سے نہ گہبرا اے رشید
جو کہ زندہ ہے وہ زیر آسمان گردش میں ہے

جب کبھی وہ رونق افزائے گلستان ہوگئے
لالہ و گل عارض رنگین پہ قربان ہوگئے

مصحف روئے بتان حور پیکر دیکھکر
اپنا مذہب چھوڑ کر ہندو مسلمان ہوگئے

جب سے دل شیدا ہوا ہے سرخ ہونٹوں پر تیرے
سنگ میری آنکھ میں لعل بدخشان ہوگئے

کیا صلہ ہمکو ملا اپنی وفاداری کا واہ
غیر اور ہم اونکی نظروں میں ہیں یکسان ہوگئے

وصل کی شب میں وہ فرماتے ہیں مجھسے بار بار
آج تو پورے تمہارے دلکے ارمان ہوگئے

باغ ہستی میں کسیکا بھی پتہ ملتا نہیں
ملکے مٹی میں نہان گور غریبان ہوگئے

عشق مژگان کہنچکر سوئے بیابان لے گیا
یار میرے پاؤں کے خار مغیلان ہوگئے

حقتعالی نے تجھے وہ حسن بخشا اے پری
حور و غلمان دیکھکر صورت کو حیران ہوگئے

دیکھیئے گھر تک میرے آتے ہیں اب بھی یا نہیں
راستے میں آج اونسے عہد و پیمان ہوگئے

باغ میں تنہا ہوا آیا جو وہ گل پیرہن
سرنگون تعظیم کو سرو گلستان ہوگئے

ایکدم جس سمت اوسکا پڑ گیا تیر نگاہ
لاکھوں ہی بسمل ہوئے لاکھوں ہی بیجان ہوگئے

کیا زمانہ میں بھروسہ دوستی کا کیجئے
رفتہ رفتہ دوست میرے دشمن جان ہوگئے

عارض شفاف جانانکا نہ مضمون بند سکا
مثل آئینہ کے حیران سب سخندان ہوگئے

وصل ہوگا اونسے اکدن ملکے بیٹھین رشید
کیون فراق یار مین اتنے پریشان ہوگئے

آتش فرقت مین ہم اسدرجہ سوزان ہوگئے
داغ دلکے صورت شمع شبستان ہوگئے

وہ ادہر بے چین ہین اور ہم ادہر بیچین ہین
انتہائے عشق مین آخر یہ سامان ہوگئے

نالہ وہ کیا جرسکے دینے ستے ہے ظالم ذبح کر
خون روئینگے جو دلکے زخم خندان ہوگئے

قتل کو جلاد آتا ہے میدان قتل گاہ
زخمہائے دل یہ مژدہ سنکے خندان ہوگئے

خرمن دلمین ہمارے آگ لگجائے نکیون
دیکھکر وہ ہمکو مثل برق خندان ہوگئے

اب چمن کی سیر کو آتاہے وہ گل پیرہن
غنچہ ہائے باغ یہ سنتے ہی خندان ہوگئے

ہجر مین قاتل کے ایذا اک نہ اک ہوتی رہی
زخم سینے کے ملے تو دلکے خندان ہوگئے

کسقدر شوق شہادت ہے میرے دلمین بہرا
نام قاتل سنکے دلکے زخم خندان ہوگئے

اک وہ ہم ہین تیری دوری مین رہتے ہین ملول
اک وہ ہین جو تیرے ملنے سے شادان ہوگئے

انقلابات زمانہ کا نہ پوچھو ہم سے رنگ
باغ جو آباد تھے دم بھر مین ویران ہوگئے

صبر و ہمت رنگ وحشت دیکھکر رخصت ہوئے
اک رفیق حال بس خار مغیلان ہوگئے

سنکے قاصد کی زبانی وصل جانانکا پیام
مجتمع سارے خیالات پریشان ہوگئے

حضرت دل نے مدد اتنی تو کی تنہائی مین
وقت آفت کے شریک درد ہجران ہوگئے

کیا بتاؤن فرقت دلدار مین کیا حال ہے
درد و غم سینہ مین ساکن مثل ہجران ہوگئے

عشق نے بدنام اس درجہ کیا تمکو رشید

سب پہ ظاہر میرے دلکے راز پنہاں ہو گئے

صبا لیکر جو بوے کاکل دلدار آتی ہے
لبون پر پھر استقبال جان زار آتی ہے

شب فرقت مین جب یاد بت عیار آتی ہے
لبون پر صاف جان عاشق غمخوار آتی ہے

بھلا پوچھینگے وہ کیون حال ہجر عاشق مضطر
ہمیشہ اونکو یاد الفت اغیار آتی ہے

سوال وصل پہ ایجان کیون دشنام دیتے ہو
تمہین عاشق سے کرنی خوب ہی تکرار آتی ہے

ادا سے چل کے دل عشاق کے پامال کرتے ہو
حسینون کو عجب انداز کی رفتار آتی ہے

اوسیدم دلمین ہوتا ہے میرے دہر کا قیامت کا
نظر اوس فتنۂ محشر کی جب رفتار آتی ہے

کوئی ہے شاد وصلت سے کوئی مغموم فرقت سے
دورنگی چال تجکو چرخ کج رفتار آتی ہے

تصور نزع مین رہتا ہے اوس رشک مسیحا کا
ہمارا دم نہ نکلیگا اجل بیکار آتی ہے

جما ہے دلمین مدت سے خیال میکشی ناصح
ہمیشہ دلکو یاد خانۂ خمار آتی ہے

کرون کیا ہجر مین اوس گلبدن کے سیر گلشن کی
نظر ویران مجکو صورت گلزار آتی ہے

فراق ابروے دلدار مین یہ میری حالت ہے
ہمیشہ ذبح کرنے خواب مین تلوار آتی ہے

دہان زخم خندان ہو کے دیتے ہین دعا ہر دم
تجھے قاتل لگانی خوب ہی تلوار آتی ہے

جو تلوارین نہین ماری ہین ہنس ہنس کر ستمگر نے
ہنسی پھر کیون تجھے اے زخم دمدار آتی ہے

کہون کیا حال فرقت دلکو مین بیچین رہتا ہون
جو شب آتی ہے آفت پھر جان زار آتی ہے

رشید اوسکے در دندان کی یاد آتی ہے پھر دلمین
ڈبونے آبروے گوہر شہوار آتی ہے

مہ جبینونکی محبت نہین آفت ہے یہی
عشق کو سمجھے ہو آسان مصیبت ہے یہی

خاک ہوجائین علاج غم فرقت ہے یہی
عشق مین جان دین انجام محبت ہے یہی

ناز سے جھک کے یہ کہتا ہے میرا فتنۂ دہر
جسکو کہتے ہین قیامت وہ قیامت ہے یہی

ہم فدا تمپہ ہین اور تم ہو فدا غیرون پہ
تمسے شکوہ ہے یہی تمسے شکایت ہے یہی

طاق ابرو کی پرستش ہین کیا کرتا ہون
میرا ایمان ہے یہی میری عبادت ہے یہی

بادہ نوشی سے ہے مجھے رند بلا نوش کو کام
میرا مشرب ہے یہی اور میری عادت ہے یہی

گھٹ کے دم تن سے کسی روز نکل جائیگا
روح عاشق پہ اگر صدمۂ فرقت ہے یہی

وصل اوس شوخ کا یارب ہو میسر مجھکو
میرا مقصد ہے یہی اور میری حسرت ہے یہی

یاد آتا ہے شب وصل کسی کا کہنا
لے تیرے بس مین ہین ہم گر تیری حسرت ہے یہی

ناز سے کہتے ہین ٹھکرا کے لحد کو میری
کیا میرے عاشق ناشاد کی تربت ہے یہی

رنج و اندوہ و الم ہجر مین اوسکے دیکھون
کیا میرے بخت مین اے کاتب قسمت ہے یہی

چھین لیتا ہے دلون کو وہ دکھا کر صورت
اوسکا غمزہ ہے یہی اوسکی شرارت ہے یہی

چھٹ کے اوس رشک مسیحا سے ہمین مرنا تھا
آج تک ہجر مین زندہ ہین ندامت ہے یہی

ایک مدت سے پڑے ہین تیرے کوچہ مین صنم
کبھی پوچھا نہین کیا چشم مروت ہے یہی

رنج و غم سیکڑون راحت کے طلب مین ہین رشید
آدمی طالب راحت نہو راحت سے یہی

بھایا آنکھون نے ایک دریا تمہاری الفت مین حال یہ ہے
خیال دلکو نہین کسیکا تمہاری الفت مین حال یہ ہے
نہ مال و دولت سے ہمکو مطلب نہ جاہ و حشمت سے کام ہمکو
بجز تمہارے نہین تمنا تمہاری الفت مین حال یہ ہے
غم جدائی کے روز صدمہ ہزارون سہتے ہین اپنے دلبر

نہین ہے کچہ پاس کی تمکو پرا تمہاری الفت مین حال یہ ہے
تمہارا عاشق ہوا ہون جب سے عزیز و احباب سب ہین دشمن
بدن کی حالت بیان کرون کیا تمہاری الفت مین حال یہ ہے
کبھی خدا کے لئے تم اے جان نگاہ الفت سے ہمکو دیکھو
تڑپ رہا ہے یہ دل ہمارا تمہاری الفت مین حال یہ ہے
تمہاری وصلت کی دعائین خدا سے کرتا ہون راتدن مین
نہ دل کا یہ مدعا بر آیا تمہاری الفت مین حال یہ ہے
غم جدائی مین دل ہمارا ہوا ہے ایسا ملول و بیخود
نہین تصور بہلے برے کا تمہاری الفت مین حال یہ ہے
کبھی ہماری مصیبتون کا خیال کرتے نہین ہو اے جان
جہان مین ہم ہو گئے ہین رسوا تمہاری الفت مین حال یہ ہے
کبھی گریبان پھاڑتا ہون کبھی مین کرتا ہون بہکی باتین
کیا مجھے عشق نے تماشا تمہاری الفت مین حال یہ ہے
کنارہ کش ہو گئے عزیز و رقیب سب جان کے ہین خواہان
نہ دیکھنا تھا جو کچہ وہ دیکھا تمہاری الفت مین حال یہ ہے
[illegible] نہ آیا کبھی جفا کا تمہارے شکوہ
اگرچہ صدمہ بڑا اٹھایا تمہاری الفت مین حال یہ ہے

غزل

[illegible] کہتا نہین دل آہ و زاری ہائے ہائے | ہجر مین ہے اوسکے افزون بیقراری ہائے ہائے

ہجر میں ہر چند ہے اب دم شماری ہائے ہائے
یاد ہیں لیکن ادائیں تیری پیاری ہائے ہائے

اے خیال یار سینہ سے نہو میرے جدا
ورنہ بڑھ جائیگی دلکی بیقراری ہائے ہائے

خوف ہے دشمن نگاہ بد سے دیکھینگے اسے
پہنی ہے دلدار نے پوشاک بہاری ہائے ہائے

کیا کروں تدبیر وصل یار کی بنتی نہیں
کر دیا موقوف اوسنے رسم یاری ہائے ہائے

مونس و غمخوار و ہمدم ہجر میں کوئی نہیں
ہے شب تاریک حال بس ایک بیقراری ہائے ہائے

رنج و غم کا سامنا قسمت میں اوسکے ہے غضب
وصل جانان سے ہے ناامیدواری ہائے ہائے

کسطرح دلکو وصال یار کی امید ہو
کچھ نہیں اوسکو خیال غمگساری ہائے ہائے

دم لبوں پر ہجر میں ہے اتو آ بہر خدا
کب تلک ظالم تیری غفلت شعاری ہائے ہائے

لوٹتے کیوں کشتگان عشق بسمل کیطرح
کاش وہ قاتل لگاتا زخم کاری ہائے ہائے

مضطر و حیران ششدر رات دن رہتے ہیں ہم
ذکر کے قابل نہیں حالت ہماری ہائے ہائے

ہجر میں کہاتے ہیں ہر دم لخت دل خون جگر
کر دیا فرقت نے یہ حالت ہماری ہائے ہائے

صبر و استقلال و ہمت سارے رخصت ہوچکے
دم نکلنے کی فقط باقی ہے باری ہائے ہائے

آجکل کے وعدہ پر وہ ٹالتا ہے وصل کو
عمر کو اپنے نہیں ہے پائیداری ہائے ہائے

خال رخسار صنم کا داغ ہے دلمیں رشید
کر رہا ہوں راتوں کو اختر شماری ہائے ہائے

جب صفت لکھتا ہوں اونکے پھول سے رخسار کی
پڑھتی ہیں اشعار میرے بلبلیں گلزار کی

دلمیں الفت جاگزیں ہے ابروے خمدار کی
کیا نہیں معلوم ہو صورت مجھے تلوار کی

فصل گل ہے جمع ہیں رندان میکش ہر طرف
کیوں نہو رونق زیادہ خانۂ خمار کی

خانۂ دلدار میں جانا سنبھل کر نامہ بر
سکتہ ہو جائیگا صورت دیکھکر دلدار کی

فتنۂ محشر کہوں کیوں میں خرام یار کو
ہے قیامت بہی تو عاشق شوخیٔ رفتار کی

دلسے زائل ہوگئین ہین دو جہاںکی خواہشین
اک فقط حسرت ہے باقی دلمین وصل یار کی

ایک چرکہ مین ہوا جینے کا قصہ فیصلہ
منتین ہین سر پہ میرے قاتل خونخوار کی

جوش ہے وحشت کا دیوانے سے الفت ہے مجہے
سیر خوش آتی ہے کسکو ہجر مین گلزار کی

کردیا ہے ہجر نے ایسا ضعیف و ناتوان
شکل پہچانی نہین جاتی تیرے بیمار کی

سلکِ دندانِ پرِیرو سے مین کیا تشبیہ دون
آبرو مٹتی یہان ہے گوہرِ شہوار کی

اور ایک چرکہ دے او قاتل خدا کیواسطے
آرزو اتنی ہے میرے زخم دمندار کی

کیون نہ سرگشتہ رہے صحرا مین عاشق کیطرح
جستجو چہالون کو رہتی ہے ہمیشہ خار کی

دین و ایمان و دل و جان مینے تمکو دیدیا
ایک بوسہ پر بہی تمنے اسقدر تکرار کی

عشق صادق ہے اگر دل مین چلو ہمت کرو
منزلین آسان ہوجائینگی کوئے یار کی

شب کو آیا ہے جو میرے گھر مین وہ رشک قمر
روشنی پہیلی ہوئی ہے چاند سے رخسار کی

مار ڈالیگی تپ ہجر ان کی شدت ایکدن
نبض دودی ہوگئی ہے اب تیرے بیمار کی

چاند سی صورت دکہادو اک نظر بہر خدا
آرزو اتنی ہے تیرے طالب دیدار کی

ابرو قاتل کا رہتا ہے تصور راتدن
خواب مین صورت نظر آنے لگی تلوار کی

بے بلائے خود بخود وہ شوخ آیا ہے یہان
ہوگئی تاثیر ظاہر طالع بیدار کی

فیض یہ سب میداِ فیاض کا ہے اے رشید
ہے زمانہ مین جو شہرت آپکے اشعار کی

ہمنے یہ مانا کہ مشکل عشقکی منزل مین ہے
باندہے ہمت کہ آسانی چہپی مشکل مین ہے

جستجوئے کوئے جانا نمین ہین سرگردانیان
مین پہنچ ہی جاؤنگا محبوب جسمنزلمین ہے

کسطرح ہوگا مقابل صورت محبوب سے
قدرتی دریا ہمیشہ سے مہ کامل مین ہے

کون وہ شئے ہے نہین جسمین محبت یار کی
پھول ہین کانٹو نمین کہسار و نمین آب گل مین ہے

یہ نہین ہو جو مجنون سے حجاب ظاہری
کچھ نہ کچھ تو راز لیلیٰ پردۂ محمل مین ہے

دیکھکر صورت میری فرماتے ہین وہ بار بار
جانتے ہین ہم تیرا مطلب جو تیرے دلمین ہے

جسطرف دیکھو نظر آتا ہے جلوہ یار کا
سینے مین پہلو مین آنکھو نمین جگر مین دلمین ہے

رنج و غم کا رات دن رہتا ہے دلکو سامنا
مہ جبینون کی محبت سے بڑی مشکل مین ہے

عاشق جانباز دم بھر بھی جدا ہوتا نہین
مثل سایہ ساتھ ہے محبوب جس محفل مین ہے

تشنہ کامان شہادت جان و دل سے ہین فدا
کون ایسی بات یا رب خنجر قاتل مین ہے

کچھ نہین آتین سمجھ مین یار کی نیرنگیان
ایک دلمین بھی نہین ہے اور سبکے دلمین ہے

مدعا میرے دل بر آئیگا کسیدن ارشید
گر سمجھیں اونکا رکا ذرات میرے دلمین ہے

روبرو اپنے اگر تصویر جانانہ رہے
پھر کبھی یہ عاشق مضطر نہ دیوانہ رہے

آئے گر وہ مہ جبین تو پر تو رخسار سے
عاشق ناشاد کا پر نور کاشانہ رہے

کونسی مشکل ہے دنیا مین جو حل ہوتی نہین
دلمین ہر انسان کے استقلال مردانہ رہے

اوسکی نظرونمین سمائیگا بھلا کیا باغ خلد
جسکی نظرونمین بہار کوئے جانانہ رہے

خلق مین بدنامیان ہونگی یہ کہتے ہین ہم
دشمنون نے آپکا ہرگز نہ یارانہ رہے

حکم ہے مشاطہ کو اوس غیرت خورشید کا
راتدن پیش نظر آئینہ اور شانہ رہے

آمد آمد ہے ادہر اوس بادشاہ حسن کی
انجمن مین دوستو سب ٹھاٹھ شاہانہ رہے

کس پری پیکر نے دکھلائی ہے اپنی اک جھلک
عمر بھر بیخود رہے ہم سب سے بیگانہ رہے

بادۂ وصلت پلا دے مجھکو اے ساقی کبھی / تو رہے قایم ترا آباد میخانہ رہے
خانۂ دل مین محبت ہے تری اے شمع رو / کیون نہ مضطر ترا عاشق مثل پروانہ رہے
بادۂ عشق بتان کا جسنے دیکھا ہے مزہ / کیون نہ وہ بیخود رہے کیونکر نہ مستانہ رہے

بادہ نوشی کا مزہ اوس وقت ہوگا اے رشید
تا ہوش پہلو مین ہو گردش مین پیمانہ رہے

منکسر ہوکر ہمیشہ چاہیئے انسان چلے / چال وہ کس کام کی ہے جسطرح حیوان چلے
ہوکے برہم آپ میرے گھر سے کیا ایکان چلے / آپ کے ہمراہ میرے حسرت و ارمان چلے
آپ آئے ہین جنازے پہ ہوے مشکور ہم / آپکا دنیا سے احسان لیکے ہم احسان چلے
خوف تھا اوسکو کہین خون شہیدان لگ نجائے / ہاتھ سے اپنے اوٹھاکر اسلیے دامان چلے
ہوگئے رفتار سے پامال دل عشاق کے / وہ تو اپنی چال سے ہوتے ہوے نازان چلے
دوست دشمن اپنے بیگانے ہوں کیجئی اور ہم / جس سے سب محظوظ ہوئین چال وہ انسان چلے
زلف شبگون کا پڑا ہے اتنو سودا اسقدر / پاؤن مین بیڑی پہنکر ہم سوے زندان چلے
لالہ و گل دیکھکر ہوجاے پژمردہ نکیدن / سیر کرنیکو چمن مین یار جب خندان چلے
میزبانی کسکو کہتے ہین نہ پوچھی بات بھی / لیجیے محفل سے اوٹھکر آپکے مہمان چلے
اے بت کافر تری تقریر نے جادو کیا / کہو کے اپنا دین و ایمان صاحب ایمان چلے
صبح وصلت کی کوئی صورت نظر آتی نہین / دیکھیے کس دن میرے گھر سے شب ہجران چلے
روز محشر روک رکھا الفت دلدار نے / ہم جو شکوہ کرنے پیش داور سبحان چلے
جور گردون کی شکایت تجکو ایسا ہے عبث / سیکڑون دنیا سے خوش اور سیکڑون نالان چلے
سخت جانی پہ ہے اپنی مجکو قاتل اعتماد / خنجر خونخوار گردن پر میری ہان آن چلے

منزل ملک عدم کا ہے خدا حافظ رشید
آج ہم دنیا سے اوٹھکے بے سر و سامان چلے

ستا رہا ہے شب و روز ہجر یار مجھے
نہ لطف زیست بھی آہ ہو گیا ہے بار مجھے

رہے نہ درد و الم نام کو میرے دلمین
نگاہ مہر سے دیکھے اگر وہ یار مجھے

یہی دعا ہے تری بارگاہ مین ہردم
کبھی تو وصل سے کر و شاد کردگار مجھے

کبھی نہ دل سے مٹے گا خیال وصل صنم
کرین جو منع بھی واعظ ہزار بار مجھے

خیال گیسوے جانا نکا ہے سبب یارا
کہ سانپ جانتے ہین اپنا یار عار مجھے

خدا کیواسطے صورت دکہا دے او ظالم
بہت ستاتا ہے اب تیرا انتظار مجھے

وہ ہنسکے کہنے لگے ہے عبث تیرا رونا
کبھی جو بزم مین دیکھا ہے اشکبار مجھے

نہ کیف الفت دنیا رہے میرے دلمین
شراب وصل کا اوسکے ہو گر خمار مجھے

ہمارا جسم بنایا ہے حق نے مٹی کا
فرشتے اسلئے سمجھے ہین خاکسار مجھے

ہوا ہے عشق جو مدت سے شمع رویونکا
جلا رہا ہے شب و روز یہ شرار مجھے

کسیکے ابرؤونکا بس خیال کافی ہے
نہین پسند ہے شمشیر آبدار مجھے

مصیبتون مین پہنسانا ہی ہے اگر منظور
کمند زلف بڑہا کر کرو شکار مجھے

کسیطرح نہین ارام ہجر مین اوسکے
کیا ہے عشق نے اوسکے جو بیقرار مجھے

جناب سرور عالم کا ہون غلام رشید
یقین ہے کہ نہو قبر مین فشار مجھے

خمسہ بر غزل میان جرأت مرحوم

دوستو جب سے ہوئی ہے الفت گیسو مجھے — جوش سودا کھینچتا ہے رات دن ہر سو مجھے
اب نظر آتا ہے گلشن بھی مقام ہو مجھے — بیکلی ایسی کیا ہے سونپ وہ گلرو مجھے
کل نہین پڑتی کسی صورت کسی پہلو مجھے

ہجر مین یہ آپ کے احوال ہے شام و پگاہ — مضطر و حیران دل ہے میری حالت ہے تباہ
اک نگاہ لطف کرا تبو ادہر اے رشک ماہ — ناتوان ہون بسکہ فرقت مین تیرے جون برگ کاہ
اب صبا پہیری ہے اس پہلو سے اوس پہلو مجھے

تیرے ہی سر کی قسم کہاتا ہون مین اے مہ جبین — تیری فرقت مین میرا دل اب کہین لگتا نہین
دلکو بہاتا ہی نہین کوئی صنم کوئی حسین — جب تلک دیکہو نہ تیری شکل کل پڑتی نہین
سچ بتا اے یار تو نے کیا کیا جادو مجھے

کچھ نہ پوچھو میرے حالت حقتعالی ہے گواہ — کاکل و رخ کا تصور دلمین ہے شام و پگاہ
یاد مژگان نے بنایا جسم کو مانند کاہ — زخم اک شمشیر کا سا دلپہ لگجاتا ہے آہ
یاد آجاتی ہے جب وہ جنبش ابرو مجھے

سوچتا ہی کچھ نہین ہے عشق مین اچہا برا — دہیان ننگ و نام کا آتا نہین دلمین ذرا
شکوے سے روکو زبان کو اے رشید باوفا — کیا کرون جرأت مین اوس صیاد قاتل کا گلا
دام سے چہوڑا اسو چہوڑا توڑ کر بازو مجھے

خمسہ بر غزل نسیم لکہنوی

شامل کرکے گلاب دیدے — متہو ملی نہین سب بے حساب دیدے

جوسب مین ہو انتخاب دیدے | ساقی قدح شراب دیدے
مہتاب مین آفتاب دیدے

مئے نوش ہین تجہسے عرض کرتے | بے وقت سکے چہوڑ اپنے غمزے
ارمان نکال ان کے دل کے | ساقی باقی جو کچہ ہو لے لے
باقی ساقی شراب دیدے

خواہش نہین جز وصال کچہ اور | آتا ہی نہین خیال کچہ اور
سمجہے نہ وہ غور دسال کچہ اور | اوس بت سے نہین سوال کچہ اور
اپنے منہ سے جواب دیدے

مینے ہر چند رنج اوٹھایا | شکوہ نہین تونے گر ستایا
نازو غمزے سے تجہے سکہایا | ایلی مینے سبہے بنا ا
مجنون مجکو خطاب دیدے

رباعیات

یارب تو شفا مجکو عطا فرمادے | بیماری کے اس غم سے رہا فرمادے
صدقہ مین جناب سرورِ عالم کے | دارین مین تو میرا بہلا فرمادے

بیماری سے حق سبہونکو صحت بخشے | پہر دولت و مال وجاہ وحشمت بخشے
سبکو کامیاب مطلب مین کرے | صحت کی خدا سبکو بہی نعمت بخشے

مضطر ہون نہ مین جاہ کے حشمت کیلئے | دولت کیلئے اور نہ ثروت کے لئے

یارب یہ میرا مطلب دل برآوے
مدت سے پریشان ہو صحت کیلئے

مدت سے تکالیف کا دل مسکن ہے
کیا عرض کرون تجھپہ تو سب روشن ہے

صحت سے آلہی تر و تازہ کر دے
پژمردہ جو میرے جسم کا گلشن ہے

یارب پہلی سی میری حالت ہوجائے
سب دور یہ بیماری کی کربت ہوجائے

صدقہ مین جناب سرور عالم کے
جلدی سے آلہی مجھے صحت ہوجائے

ناشاد ہون دلکو میرے شادان کردے
پورے جو میرے دلکے ہین ارمان کردے

سردار دو عالم کا آلہی صدقہ
پژمردہ میرا دل ہے تو خندان کردے

جز تیرے آلہی کرون کس سے فریاد
ہے کون کریگا جو میری اب امداد

مجبور ہین سب مالک و قادر تو ہے
مولا مجھے بیماری سے کردے آزاد

مغموم ہون مسرور آلہی کردے
صحت مین تو مشہور آلہی کردے

ہے دل کی تمنا بطفیل احمد
یہ رنج و الم دور آلہی کردے

بگڑی ہوی تقدیر کو سیدہا کردے
ناشاد ہون خوش اے میرے مولا کردے

بیماری سے حیران و پریشان ہون بہت
جلدی سے آلہی مجھے اچھا کردے

مغموم ہون اب شاد میرا دل ہوجاے
بیماری میرے جسم سے زائل ہوجاے

ہے عرض میری تجھسے یہی اے مولا
مطلب جو میرے دل کا حاصل ہوجاے

کونین مین وہ شخص مکرم ہوگا
جو واصف پیغمبر اکرم ہوگا

امداد کو ہین شافع محشر واللہ
کیون دلکو میرے خوف جہنم ہوگا

یا احمد مختار میری عرض سنو
یا سید ابرار میری عرض سنو

ناشاد ہے دل شاد کرو بہر خدا
اے خلق کے غمخوار میری عرض سنو

اے ختم رسل سرور دین شاہ ہدا
حاصل ہو شفا جو آپ حامی ہون مرے

اے داد رس امت و محبوب خدا
بیماری سے دل سخت پریشان ہے میرا

جس روز سے آقا میرے بیمار ہون مین
ہو جائے شفا آپکے صدقہ مین مجھے

مغموم ہون مضطرب ہون ناچار ہون مین
آفت مین مصیبت مین گرفتار ہون مین

اے سرورِ عالم میری امداد کرو
یا شاہ مجھے جلد شفا ہو جائے

بیماری سے ناشاد ہون دل شاد کرو
مقبول خدا اکیلئے فریاد کرو

یکتائے جہان حضرت صدیق ہوئے
جو رہے حضرت کی عداوت مین رشید

افضل بعد نبی یہ تحقیق ہوئے
کافر ہوئے مرتد ہوئے زندیق ہوئے

آقا مدد دے دین کے رہبر مدد دے
نام آپکا مشہور جہان سب ہے صدیق

افکار جہان سے دل ہے منتظر مدد دے
للہ مدد دے ہجر پیمبر مدد دے

اظہار شجاعت پہ جو آئے فاروق
مداح ہوئے جبکے رسول اکرم

کفار کو راہ دین پہ لائے فاروق
کیا کوئی کرے منہ سے ثنائے فاروق

دل سرد ہوا ہے فکر دنیا سے میرا
یا حضرتِ فارق مدد کیجئے میری

بیمار ہون رہتا ہون گرفتار بلا
بس آپسے التماس یہ ہے شاہا

رتبہ ایسا جناب عثمان کا ہوا
جس دل مین کہ حضرت کی محبت ہے رشید

مشہور لقب جامع قران کا ہوا
سے لینے والا وہ نقد ایمان کا ہوا

ہون فکر سے حیران میری عرض یہ ہے
سب دور کرو رنج و الم دلسے میرے

ہر لحظہ و ہر آن میری عرض یہ ہے
یا حضرت عثمان میری عرض یہ ہے

شاہانِ جہان سب ہین غلام حیدر

مشکل ہوئی حل لیا جو نام حیدر

مقبولِ خدا ہین اور محبوب رسول
سمجھے کوئی کس طرح مقام حیدرؑ

آقا مدد حضور والا مدد دے
ہے آبلون سے دہن کے کھانا دشوار
اے رہنمائے دین و دنیا مدد دے
اے شاہ نجف اے میرے مولا مدد دے

ثروت سے مجھے کام نہ حشمت سے غرض
بیماری سے یا علیؑ پریشان ہون مین
مطلب ہے نہ جاہ سے نہ دولت سے غرض
مطلب ہے شفا سے اور صحت ہے غرض

ہین حضرت صدیقؓ جہان سے بہتر
سب بے مثل ہین واللہ یہہ چارون اصحاب
اور حضرت فاروقؓ ہین یکتا رہبر
عثمان غنیؓ اور جناب حیدرؑ

جسنے مانگا جو کچھ اوسے تمنے دیا
بیمار ہون مین اے حسنؑ ابن علیؑ
معروضہ کو سائل کبھی رد نکیا
ہو جائے مجھے آپکے صدقہ مین شفا

جور فلکِ پیر سے ہون مین ناشاد
مظلوم و شہید شاہ حسینؑ بن علیؑ
سنتا ہی نہین جہان مین کوئی فریاد
ہے وقت مدد کیجیے میری امداد

ہین حالتِ دل سے آپ آگاہ میری
یا غوث ہون مین دردِ شکم سے عاجز
اب تو جاتی ہے عرش پر آہ میری
بس آپ مدد کیجیے للہ میری

بیماری سے حضرت مجھے صحت ہو جائے
کرتا ہون یہ عرض دست بستہ تمسے
یا خواجہ میری پہلی سے حالت ہو جائے
سب دور یہ بیماری کی شدت ہو جائے

دنیا مین جناب خواجہ عزت رکھہ لو
اچھا رہون دنیا مین اور عقبیٰ مین بہی خوش
عقبیٰ مین بہی مولا میری حرمت رکھہ لو
دارین مین بات میری حضرت رکھہ لو

کرتا ہون جو توصیف محی الدین شاہ
واللہ وہ اخلاق ہین حضرت کے رشید
ہوتی ہے میری طبع کو فرحت دلخواہ
جسنے دیکہا کہا کہ ماشاء اللہ

خدایا ان نہین اشعار میرے شہرت کے
محتاج نہین کسیکی بھی مدحت کے
صد شکر کہ محمود کا واصف ہون رشید
بس ہین مجھے الطاف و کرم حضرت کے

محمد سا دنیا مین نہ رہبر ہوگا
اور فخر سا ہادی کوئی کمتر ہوگا
کرتا ہون ثنائے رخ محمود رشید
خوشبو سے دہن میرا معطر ہوگا

اس گلشن عالم مین شہ آصفجاہ
سرسبز رہین شاد رہین یا اللہ
تا حشر مبارک ہو انہین سالگرہ
پھولین پھلین باغ عالم مین یہ شاہ

یارب ملک دکن کے اعلحضرت
قایم رہین با نشاط و عیش و عشرت
کرتا ہے ہمیشہ یہہ دعا تجھسے رشید
زندہ رہین تا حشر بجاہ و حشمت

احباب رہین شہ کے ہمیشہ مسرور
دشمن رہین سب انکے جہانمین رنجور
یارب یہ دعا ہے تجھسے ہردم میری
زندہ رہین تا حشر حضور پر نور

جود و کرم و عطا ہے شہ کا دستور
حضرت مین نہین نام کو بھی کبر و غرور
ثانی نہین انکا عدل و انصاف مین ہے
یکتا ہین زمانہ مین حضور پر نور

اب آے نظر عیش کے عشرت کے دن
اور شادی و آرام و مسرت کے دن
ہو عقد مبارک بطفیل احمد
دائم ہو تمہین نصیب راحت کے دن

اس عیش و خوشی کا ہو مبارک انجام
اور عشرت و آرام دلکو حاصل ہو مدام
سرسبز رہو گلشن ہستی مین تم
کرتے ہین دعا ملکے یہ احباب تمام

فرقت مین عجب رنج و الم دیکھتے ہین
دیکھے نہ عدو بھی جو کہ ہم دیکھتے ہین
اب آکے ملو جلد خدا را ورنہ
کچھ دیر مین ہم ملک عدم دیکھتے ہین

جو علم شریعت سے نہین ہے آگاہ
بیشک وہ طریقت سے نہین ہے آگاہ

سبحانہ طریق معرفت جو سالک
واللہ حقیقت سے نہین ہے آگاہ

کم ظرف کو جب علم و ہنر آتا ہے
اپنے کو سمجھتا ہے وہ یکتائے جہان
کچھ نیک نہ بد اوسکو نظر آتا ہے
جو کچھ دلمین ہے وہ اوبھر آتا ہے

اے دل تو عبث مال کا دم بھرتا ہے
کر شکر جو خالق نے دیا ہے تجکو
دولت کی زیادتی پہ کیون مرتا ہے
شاکر پہ خدا افضل و کرم کرتا ہے

سلطان امیر ونکو جو زر دیتے ہین
اہل فوج کی ترقی ہے ضرور
ان کو ہر طرح شاد کر دیتے ہین
اوقات ضرورت مین یہ سر دیتے ہین

جو شاہ رکھے شاد رعیت کو مدام
ہے باعث آرام رعایا کا وجود
ملتا ہے اوسے دو نو جہانمین آرام
مشہور بزرگو نکا ہے یہ سب مین کلام

فرمان وہ کشور شریعت آئے
کیون کر نہو اہلیان عملہ مسرور
مجموعۂ الطاف و مروت آئے
اجمیر شریف سے ہین حضرت آئے

اجمیر سے آگاہ حقیقت آئے
پھر آئینگے راہ پر ہزارون گمراہ
اور واقف احکام شریعت آئے
اجمیر سے رہنمائے طریقت آئے

مخلوق کے مخدوم و مکرم آئے
بیجا ہو خوشی کیون نہ مرے دلکو رشید
مسکینون کے عاجزون کے ہمدم آئے
صد شکر ہے آقا میرے خورم آئے

اجمیر سے واپس میرے آقا آئے
دل جنکے تہے رنجیدہ ہوئے شاد رشید
جو ہین کرم و جود مین یکتا آئے
اجمیر شریف سے میان کیا آئے

اجمیر سے مخدوم جہان آئے ہین
اللہ رکھے شاد ہمیشہ ان کو
ذی رتبہ و ذیجاہ یہان آئے ہین
اجمیر سے خوش ہو کے میان آئے ہین

مخلوق کے رہبر ہیں یہ سید صاحب
خود اسم مبارک سے بنا ہی رشید

گمراہوں کے رہبر ہیں یہ سید صاحب
اسلام کے یاور ہیں یہ سید صاحب

اخلاق و مروت میں ہیں یکتا حضرت
مقبول ہیں اللہ و پیمبر کے رشید

اسواسطے ہر اک کو ہے اُنسے الفت
کیونکر نہو دارین میں انکی عزت

قطعات

ناشاد و حیران و غمزدہ ہوں ہیں مغموم نہ ہو مضطر ہوں میں
صدقے سے اہل بیت کے مشکل میری حل کیجئے

اے سرور پیغمبران محبوب رب العالمین
جز آپکے یا شاہ دین فریادرس کوئی نہیں

گر نہو صحت تو دولت ہے فضول
تندرستی لاکھ نعمت ہے رشید

جاہ و حشمت اور ثروت ہیچ ہے
ورنہ سب دنیا کی لذت ہیچ ہے

لطف و کرم و جود و سخاوت کی ہے خصلت
دنیا میں ہو مشہو نکیوں انکی شجاعت

جو کام یہ کرتے ہیں وہ مرغوب علیؑ ہے
نام شہ ذیجاہ تو محبوب علیؑ ہے

جود و بخشش میں تقویٰ میں کرم میں ایک ہیں
اور انکے بھائی خواجہ ابراہیم بھی فیاض ہیں
دونوں بھائی بانٹتے ہیں زر خدا کی راہ میں
عقل و احسان سے دعا یہی ہے اے رشید
بامراد و شاد و خوش ہوں اونکے سب اہل عیال
عدو اونکے ہمیشہ رنج میں مرتے رہیں

کون وہ مشہور ہیں جو مولوی عبدالرحیم
دونوں سے احسان کی ممنون ہے خلق عظیم
صاحب حاجات انکے در پہ رہتے ہیں مقیم
حال پر انکے رہے فضل خداوند کریم
مال و دولت سے رہیں مسرور یارب کریم
آنکھ اوٹھا کر بھی کبھی سفاک نے دیکھا نہیں

سب حسینان جفا جو زر کے طالب ہیں رشید
مفلسی کا عشق بہی نادان کچھ اچھا نہیں

کیا کروں تدبیر وصل یار کی اے دوستو
آجکل مجھسے خفا وہ دلبر سفاک ہے
کاکل شبرنگ کی الفت نے دیوانہ کیا
صورت شانہ دل مضطر مرا صدچاک ہے

قطعہ تاریخ انتقال پر ملال اہلیہ مرحومہ و مغفورہ

میری زوجہ نے کیا جب انتقال
حال پر اسکے ہوے الطاف رب
گلشن فردوس میں پائی جگہ
ہو گئے آرام کے سامان سب
شاد و خورم روضۂ رضوان میں ہے
اسکو ایسی راحتیں ملتی ہیں کب
سال رحلت حوریں کہتی ہیں رشید
شاد آئیں گلشن جنت میں اب
۱۳۲۲ ہجری

مسدس قومی

یہ قوم کا اپنے رنگ دیکھا
کرتے آپس میں جنگ دیکھا
محفل میں رباب و چنگ دیکھا
بگڑا ہوا رنگ ڈھنگ دیکھا
مدت سے ہے بس نفاق ہم میں
پھر کیسے ہو اتفاق ہم میں

حالت اب قوم کی ہے ابتر
گھبرا ان سے کوئی تو کوئی مضطر
ہے سامنے دلخراش منظر
ہر ایک ریفارمر ہے ششدر
نخوت سے غرور سے ہے یہ کام
دنیا بھر میں ہے نام بدنام

پوشاک پہن پہن کے بھاری
دل مین ہے خیال زیب ساری
گوٹا پٹھا بنٹ کناری
کیا ہونگی ترقیان ہماری

دشمن ہین ہر اک کمال کے ہم
دیوانے ہین خط و خال کے ہم

الفت نہین دل مین کچہ کسیکے
ہمت نہین دل مین کچہ کسیکے
جرأت نہین دل مین کچہ کسیکے
غیرت نہین دل مین کچہ کسیکے

طوفان غرور جوش زن ہے
دشنام سے آشنا دہن ہے

گانا سننے سے ہون یہ مسرور
پینے کو ملے شراب انگور
پہلو مین ہو ایک غیرت حور
کچہ اسکے سوا نہین ہے منظور

ہر دم دل مین خیال ہے یہہ
اچہا سب سے کمال ہے یہہ

اچہی نہین کچہ ہماری خوئین
کامل نہین اپنی جستجوئین
نرمی سے الگ ہین گفتگوئین
پوری کیسی ہو آرزوئین

بگڑے ہم کیسے ہائے افسوس
افسوس افسوس وائے افسوس

ہوتی ہے اگر غنا کی محفل
جانے مین اگر ہو کوئی حائل
جاتے ہین وہان بخواہش دل
بیکل ہوتے ہین مثل بسمل

افسوس یہ کہیکے ہاتھ ملنا

کیا رک گیا ہاے اپنا چلنا

دلمین سے بھری ہوئی جو نکبت کرتے نہین پیشۂ تجارت
خاطر مین تو اوسکی ہے حقارت پھر خاک حصول ہو کی دولت

بس کام ہے نوکری پہ مرنا
منظور غلامی کا ہے کرنا

حالت پہ ہماری اب ہے افسوس نادانی و جہل سے مانوس
دلمین ہین برے خیال محبوس تحصیل ہنر سے ہم ہین مایوس

تحصیل کمال و علم کیا ہو
پھر دلمین وقار و حلم کیا ہو

مفلس تو ہین زر نہین گھر مین لیکن ہے یہی خیال سر مین
ہون خوب تکلفات گھر مین گھر جنسے ہو خوشنما نظر مین

بیجا ہر بات مین تکلف
ہے حال پہ قوم کے تاسف

جب آتی نہین ہے ہمکو تقریر مضمون کوئی کیا کرینگے تحریر
بھوکے ہین تو قید ان کی تدبیر کہ لیتے ہین گلا بری ہے تقدیر

یہ حال ہماری قوم کا ہے
حافظ عزت کا اب خدا ہے

تحصیل کمال سے ہین غافل ناٹک کیطرف ہے کھینچ رہا دل
واقف نہ علوم سے نہ عاقل نادان ہین اور سخت جاہل

ہو جائے ہماری جب یہ حالت
کیسے دنیا میں ہوگی وقعت

ہم کاٹتے ہیں درخت اپنا
نقصان کرتے ہیں سخت اپنا
سوتے ہیں سمجھ کے تخت اپنا
جاگے کس طرح بخت اپنا

آرام طلب ہوی طبیعت
لکھنے پڑھنے کی کب ہے فرصت

نواب کہو تو یہ ہوں مسرور
ہرچند ہیں مال و جاہ سے دور
افلاس سے ہوگئے ہیں مجبور
لیکن یہ ہیں فقر میں بھی مغرور

ذلت کچھ قوم کی نہ پوچھو
کمبختی کچھ قوم کی نہ پوچھو

دیکھو کچھ حال غیر اقوام
ہے ذلت ترقیوں سے ہے کام
رہتا ہے اونہیں خیال انجام
محنت سے ہے کام صبح اور شام

اچھی باتوں کو ہم نے چھوڑا
منہ اپنا ترقیوں سے موڑا

اخلاق جناب مصطفےٰ کے
ٹھہرے جو کتابوں میں ہیں لکھے
پابند جو پورے ہم ہوں اونکے
عادات ہمارے سب ہوں اچھے

سب قوم میں اتفاق ہوجائے
باہر دل سے نفاق ہوجائے

کرتا ہوں بیان ایک حکایت
طبرانی نے لکھی ہے روایت

جسمین کہ ہے ذکر خلق حضرت	ثابت ہے روات سے صداقت

تھی نثر کیا ہے نظم مین نے
جیسے ممکن ہوا ہے مجھسے

سردار جہان رسول ابرار	تھا قرض یہودی آپ پربار
پورا نہ ہوا تھا وعدہ اکبار	کرنے لگا آکے یون وہ گفتار

دینے کا نہ نام کچھ نشان ہے
ایسا ہی تمہارا خاندان ہے

کرتا تھا وہ جسقدر درشتی	فرماتے تھے آپ اوس سے نرمی
کچھ آپ نے کی نہ اوسپہ سختی	جو اوسنے کہی وہ بات سن لی

حاضر وہان حضرت عمر تھے
اوس شوخ کی گفتگو کو سنکے

کانپا حضرت عمر کا تن من	اوس سے کہا اے خدا کے دشمن
ہوتے جو نہ یہان رسول ذوالمن	مین مارتا صاف تیری گردن

فرمایا رسول نے عمر سے
یہ سخت کلامی اس بشر سے

تمکو فارق چاہئے تھا غصا	قرض دینے کو مجھے کہنا
بے سود یہودی سے تھا جھگڑا	نرمی سے تمہین تھا پیش آنا

قرض اوسکا جو ہے ادا کرو تم
اور ڈرانے کے عوض [illegible] دو تم

دیکھا جو یہودی نے یہ حالت — کی عرض یہ آپ سے بہ منت
تم پر نازل ہو حق کی رحمت — گستاخی کرو معاف حضرت

منظور تھا مجکو آزمانا
ایسا نہین آپ کو تھا جانا

دیکھا تھا کتب مین انبیا کے — اوصاف نبی مصطفےٰ کے
سختی جو کریگا اونپہ جا کے — وہ لطف کرینگے انتہا کے

بیشک ویسا ہی مین نے پایا
ایمان نبیؐ پہ مین ہون لایا

لکھا ہے رشید کیا مسدس — مشہور ہے جا بجا مسدس
حد سے بہی نہین بڑھا مسدس — اب ختم ہو یہ دعا مسدس

ہو قوم کا اپنے بول بالا
جو کام کرے یہ ہو وہ اچھا

ممکن نہین توصیف بہار چمن دین — اکسیر سے بہتر تہا غبار چمن دین
ہر شخص تھا بس دل سے نثار چمن دین — آنکھون سے اوٹھا لیتے تہے خار چمن دین

جو نخل تھا سرسبز تہا پہولا تہا پہلا تہا
جو بار تھا کچھ لطف و مزہ اوسکا سوا تہا

گلہائے شگفتہ کا چمن مین تھا عجب ڈہنگ — شبو کہین نرگس کہین نسرین کا نیا رنگ
اس باغ کی گلگشت کا سب کرتی تہی آہنگ — اکبار ہی جو دیکہتا تہا ہوتا تہا وہ دنگ

رونق تہی زیادہ کہین گلزار ارم سے

شاداب تھا سر کار دو عالم کے وہ دم سے

وہ گل تھے شگفتہ چمن دین مین ذیشان
جس نے انہے سونگھا وہ ہوا صاحب ایمان
نکہت سے معطر ہو دماغ دل انسان
رضوان کو بھی اس باغ کی تھا دید کا ارمان

کوئی جو بہت بھی کرے کم اسکی ثنا ہے
اس باغ کو فردوس جو کہیے تو بجا ہے

گلشن مین صبا کا کہین انداز سے چلنا
ہر نخل کا اشجار کا وہ پھولنا پھلنا
شاخون کا زمین پر کہین جھک جھک کے سنبھلنا
وہ صبح کو سب طائر و نکا گھر سے نکلنا

کیا بولیان دلچسپ ہین جو بول رہے ہین
سب حمد مین خالق کی زبان کھول رہے ہین

گلزار مین انہار سے پانی کا وہ بہنا
شفاف ہے پاکیزہ ہے کیا چیز ہے کہنا
ہر نخل نے پہنا ثمر و برگ کا گہنا
شاعر کو یہان چاہئے خاموش ہی رہنا

اس سے ہے خجل چشمۂ حیوان کا پانی
دنیا مین ہے یہ کوثر و تسنیم کا ثانی

فوارے سے وہ حوض مین پانی کا اچھلنا
آئینہ کے مانند او سے ہو گیا سکتا
اکبار کسی نے جو ذرا غور سے دیکھا
گویا کہ پیا جام مئے بیخبری کا

فوارے کی دہار و نسے وہ قطرون کا ہے جاری
رشتہ مین ہین گویا کہ پروئے ہوئے موتی

اس باغ مین آتا ہی نہ تھا زاغ جہالت
سب اہل سعادت تابع احکام شریعت
آتی نہ تھی گلشن مین کبھی باد ضلالت
اللہ کی عبادات کیا کرتے تھے طاعت

نخوت کی کبھی پھولے سے نہ آتی تھی صرصر
گلشن کے احاطہ سے رہا کرتی تھی باہر

جس پھول کو سونگھو تو عجب اسمین تھی خوشبو ۔ اور نخل کی شاخوں کا لچکنا کہین دلجو
اور سبزۂ خودرو مین عجب حسن تھا ہر سو ۔ کرتے تھے بہت مدح و ثنا آتے تھے گلرو

آتی تھین صدائین یہی ہر بار زمین سے
یہ باغ تو کچھ کم نہین فردوس برین سے

راتو نکو وہ گلزار مین جگنو کا چمکنا ۔ ہر شاخ گل تر کا نزاکت سے لچکنا
غنچو نکا چٹکنا کہین پھولو نکا مہکنا ۔ گلزار مین بلبل کا وہ ہر بار چہکنا

وہ کون ہے اس باغ کا جسکو نہین سودا
انسان تو انسان ملائک بھی ہین شید

جو باغ کے مالک ہین یہی انکا ہے فرمان ۔ بس چھوڑ کے تم شرک بنو صاحب ایمان
تم سب کی ہدایت کیلئے آیا ہے قرآن ۔ احکام پہ مصحف کے تمھین چاہئے ایقان

افعال برے چھوڑ دو تم کفر سے رک جاؤ
گمراہ نہو جاؤ اسلام پہ جھک جاؤ

اسلام کے احکام مین دقت ہی نہین ہے ۔ مشکل اور مذاہب کی مصیبت ہی نہین ہے
دشواری نہین اور کوئی آفت ہی نہین ہے ۔ بڑھکر کوئی اسلام سے دولت ہی نہین ہے

اللہ کی توحید کے قائل ہو زبان سے
اور میری رسالت کی ہو تصدیق ہو جان سے

اللہ کے احکام کی دل سے کرو تصدیق ۔ ہو جائیگی پھر خوب ہی ایمان کی توثیق

بیجا ہے میرے حکم کی تعمیل مین تعویق
تم قصد کرو دیگا خدا بہی تمہین توفیق

بدعت مین ضلالت مین نہ زنہار رہو تم
اللہ کی طاعت مین شب و روز رہو تم

سرکار دو عالم کا ہمیشہ تہا یہ ارشاد
جز ذات خدا اور سے کرنا نہین فریاد
اللہ سے ہر کام مین چاہا کرو امداد
طاعت سے جو خوش ہوگا تو کر دیگا تمہین شاد

لازم ہے تمہین چہوڑ دو گمراہی کی عادت
آیا ہون تمہارے لئے مین بہر ہدایت

صد شکر ہے اللہ نے ایسا دیا سرتاج
تا عرش برین پہونچے ملا رتبۂ معراج
انصاف سے اور عدل سے جس شہ نے کیا راج
مانند کوئی آپکے دنیا مین نہین آج

زمرے مین نبیونکے نہین آپکے مانند
بتلا دے کوئی مجہکو کہین آپکے مانند

حضرت کو عنایت کیا اللہ نے وہ دل
ہر ایک کی آسان کیا کرتے تہے مشکل
دشمن پہ بہی تہا لطف و عنایت سے جو مائل
اللہ نے جب فضل سے قران کیا نازل

ممکن نہین توصیف نبی میرے دہان سے
اک لفظ ادا ہو نہین سکتا ہے زبان سے

اللہ کی بیحد ہوئی ہمپر جو عنایت
تفویض کیا حشر کے دن امر شفاعت
بہیجا وہ پیمبر کو مجسم ہے جو رحمت
ممکن ہی نہین جن و بشر سے کبہی مدحت

خود خالق اکبر ہی ثنا کرتا ہے جسکی
قرآن مین تعریف خدا کرتی ہے جسکی

زینت دہ اقلیم رسالت ہے وہ سردار
پرنور ہے ہر ایک مکان و در و دیوار
جلوہ سے درخشان نہین کچھ ایک ہی گلزار
اصحاب سے یہ آپکا ارشاد ہے ہر بار

تابع ہو میرے صاحب ایمان رہو تم
اللہ کے احکام پہ قربان رہو تم

موجود تھے محفل مین وہ اصحاب مکرم
صحبت سے پیمبر کی یہ سب مین خوش و خرم
مسرور ہر ایک بادہ الفت سے ہے باہم
کرتے تھے ثنا آپ ہی سرکار دو عالم

اسلام کی شہرت ہوی اصحاب کے دم سے
اسلام کی شوکت ہوی اصحاب کے دم سے

ہان ساقیا دے بادۂ الفت کا مجھے جام
اس نشہ مین بہتر ہو کرون مین جو کوئی کام
پینے سے ہو بہتر مرے آغاز کا انجام
ہے قصد کرون تیغ کا کچھ وصف مین ارقام

وہ مے ہو کہ پینے سے بڑھے جسکی شجاعت
دلمین نہ رہے باقی مرے کچھ بھی کدورت

اسلام کی مشہور زمانہ مین ہے تلوار
دم اونکی محبت کا بھرا کرتی ہے ہر بار
معشوق جری کی ہے سپاہی کی ہے دلدار
اک ضرب مین دشمن کو یہ کر دیتی ہے دوچار

مسکن یہ بنا دیتی ہے بس اونکا جہنم
تا اوسمین مقید رہین وہ بادل پرغم

کیا آب ہے کیا تاب ہے کیا جوہر صمصام
دنرات ہے ہر مرد کے بس ورد زبان نام
کہتا ہے کوئی چاند کوئی موت کا پیغام
کیونکر نہ کرین فخر جو ہین صاحب اسلام

ملکو نیہ جو قبضہ ہے تو ہے اسکے ہی دم سے

لیتی ہے یہی باج سلاطین عجم سے

ہنگام جدل اس سے اوڑتے ہین جو شرارے
کافر طرف نار جہنم ہین سدہارے
رہتے ہین دلاور جو ہین بس اسکے سہارے
بزدل نہین تکتے ہین وہ کرتے ہین کنارے
دشمن کو جلادیتی ہے سوزندہ ہے وہ برق
یہ خون کی دریا مین بہی کرتی ہے کبہی غرق

سب غازیون کی جس سے ہو تزئین یہی ہے
فتاح تتار و حلب و چین یہی ہے
زینت دہ پہلوئے سلاطین یہی ہے
اور باعث فتح و ظفر و دین یہی ہے
جہوٹے نہ دلاور اسے کیون دیکہے ہردم
ہے آب مین صارم کے مے ناب کا عالم

ہان وقت جدل دیکہے کوئی اسکا تماشہ
اوسوقت پہ انداز و ادا کرتی ہے کیا کیا
انداز دلیری کا یہ کر لیتی ہے اوس جا
میزان اسے جرات کہین تو نہین بیجا
رستم کو بہادر کو بہی پہچانتی یہ ہے
بزدل کو بہی نامرد کو بہی جانتی یہ ہے

اس امر سے آگاہ ہے واقف ہے زمانہ
اسلام مین تہا علم کا بے مثل خزانہ
کیا مذہب اسلام ہے پاکیزہ یگانہ
ہے اسکی سچائی کا ہر اک جا پہ فسانہ
مذہب سے ہمارے کوئی اک علم نہ چہوٹا
اسلام سے لطف و کرم و حلم نہ چہوٹا

رونق ہوئی یورپ کی بہی اسلام کے دم سے
افریقہ نے بہی علم و ہنر سیکہا ہے ہم سے
امریکہ کو ہے فیض ہمارے ہی قلم سے
ممنون ہین اسلام کے سب جود و کرم سے

وہ کون ہے سیکھا جو نہیں ہم سے کمالات
روشن ہوئے ہم سے ہی زمانہ کے خیالات

منحوس یکایک جو گھڑی آئی چمن پر — ادبار کی اکبار گھٹا چھائی چمن پر
رخصت ہوئی رونے لگی دانائی چمن پر — ہر سمت برسنے لگی خود رائی چمن پر

وہ گل رہے باقی نہ وہ خوشبو رہی باقی
نیکی گئی افسوس بری خو ہی باقی

عادی جو بری خو کی ہوئی اپنی طبیعت — کاہل ہوئے بیکار رہے یاد رہی ہٹ
باقی نہ رہی نام کو بھی صولت و جرأت — کم ہو گئی اسلام میں آپس کی محبت

پھٹنے جو لگا نخل عداوت کا دلوں میں
بس خشک ہوا پھل محبت کا دلوں میں

ہر چند بدی سے ہمیں روکا علما نے — ہر ایک بری بات کو ٹوکا فضلا نے
لیکن نہ سنا کچھ بھی ہمارے امرا نے — کیا ذکر امیر ان کا نہ مانا غربا نے

دل میں جو کسی کام کے کرنے کا نہ ڈر ہو
پھر خاک طبیعت میں نصیحت کا اثر ہو

بے خوف و خطر ہم لگے بد کام کو کرنے — اور راہ ضلالت میں قدم کو لگے دھرنے
احکام الٰہی میں لگے حد سے گذرنے — آمادہ ہیں بد کام کے خمیازہ کو بھرنے

بس خواب غفلت کے پڑے رہتے ہیں ہر دم
بس ضد پہ فقط اپنی اڑے رہتے ہیں ہر دم

ہر قسم کے نشہ کی بھی عادت ہوئی ہمکو — ہر ایک برے کام کی خصلت ہوئی ہمکو

افعال شنیعہ کی بھی جرأت ہوئی ہمکو — اچھے تھے جو کام ان سے بھی نفرت ہوئی ہمکو

اسلام کی خوبی سے نہ ہرگز رہے مانوس
افسوس صد افسوس صد افسوس صد افسوس

پہچانتے ہین اور نہ انکو ہم ملتے ہین ہیہات — لیکن طرب و عیش مین مصروف ہین دن رات
اور کام کے کرنیکی نہین آتی کوئی بات — کیا سیکھین گے پھر ہم ہنر و علم و کمالات

جو کام ہین بہتر وہی سب دل سے ہین چھوڑے
منہ راہ ترقی سے ہین بیٹھے ہوے موڑے

اس نیند سے غفلت کی بھلا اب تو ہو بیدار — کوشش سے نہ مجبور رہو نہ کام سے ناچار
باتین تمہین اس دہر مین سب اچھی ہین درکار — ذی عقل ہو تم خلق مین مشہور ہو ہوشیار

احکام الٰہی پہ عمل چاہیے کرنا
ایام گذشتہ کا بدل چاہیے کرنا

کیا تم نہین اللہ کی رحمت سے ہو آگاہ — بخشیگا گناہ انکو کہ غفار ہے اللہ
ہر چند کہ شیطان نے کیا ہمکو ہے گمراہ — لیکن جو پیمبر نے بتلائے وہ چلو راہ

پھر آئینگے سب راحت و آرام تمہارے
بن جائینگے دارین مین سب کام تمہارے

ہے تجھسے دعا میری یہی خالق اکبر — اسلام کے زمرے مین رہے کوئی نہ مضطر
ہو تیری اطاعت کا اثر سب کے دلون پر — اور بھائی مسلمانونکے سب کام ہون بہتر

احکام جو تیرے ہین بجا لائین خدایا
پاؤن ان کے رہ شرع مین جم جائین خدایا

پہچانیکا اپنے ہمین ہوش عطا کر
نیکی کی سنین بات تو وہ گوش عطا کر
اسلام کی ہمدردی کا تو جوش عطا کر
عرفان کا جام مئے سرگوش عطا کر
پیغمبر کونین کی الفت رہے دل مین
ہو خاتمہ بالخیر محبت رہے دل مین

عاصی تر انبدہ ہے رشید جگر افگار
عصیان کو میرے بخش پئے سرور ابرار
تجھسے نہین پوشیدہ میرا حال اے غفار
مجھپر نظر رحم کر اے داور دادار
صحت ہو مجھے خاتمہ بالخیر ہو یارب
جنت کی میرے پیش نظر سیر ہو یارب

درصفت اخلاق

بحر علم و فضل کا روشن گہر اخلاق ہے
نخل بستان شرافت کا ثمر اخلاق ہے
واجب التکریم ہوتا ہے زمانہ مین خلیق
باعث تعظیم و توقیر بشر اخلاق ہے
اتفاق و الفت و ہمدردی یہ سب ہین نجوم
چرخ افضال الٰہی کا قمر اخلاق ہے
اوسقدر ہی خلق مین ہوتا ہے وہ ہر دلعزیز
یعنے جس انسان کے دلمین جسقدر اخلاق ہے
منزلین غربت کی سب ہوجائینگی آسان و سہل
بس کرو قصد سفر تم مین اگر اخلاق ہے
اسپہ ہوتا ہے نہین باد خزان کا کچھ اثر
گلشن ایجاد مین ایسا شجر اخلاق ہے
کون شے دنیا مین ایسی ہے کہ ہو دشمن کو دوست
کوئی شے ایسی نہین ہرگز مگر اخلاق ہے
اوسکے ہر ایک فعل کو انسان کرتے ہین پسند
کام جسکا دوستو شام و سحر اخلاق ہے
اوسپہ عزت کی نگاہین سبکی پڑتی ہین رشید

خلق ہین جس شخص کے پیش نظر اخلاق ہے

روز افزون ہو الٰہی احتشام انجمن — خوبیون کے ساتھ ہو مشہور نام انجمن

احتشام انجمن قایم رہے تا روز حشر — ملتجی ہون یا خدا پھر دوام انجمن

چاہیئے ہم سب کو اسباب ترقی کا خیال — کوششین لازم ہین ہمکو پھر کام انجمن

میر مجلس عرصۂ اخلاق کے ہین شہسوار — انکے ہاتھون مین مناسب ہے زمام انجمن

جودت وفہم وفراست مین ہین یکتا معتمد — کیون نہو عمدہ روش پر انتظام انجمن

اسکا جو ممبر ہے وہ ذی علم ہے ذی ہوش ہے — خلق وتہذیب ومروت ہین غلام انجمن

میر مجلس کا تہین لکچر مسلسل دوستو — نوجوانون کیلئے پھیلا ہے دام انجمن

ممبرون کے ہاتھ ہے میری بقا میرا فروغ — ہے زبان حال سے ہر دم کلام انجمن

ممبرون کے گر یونہی قایم رہین اعلی خیال — ہوگا اونچا چرخ سے ایکروز بام انجمن

علم کا ہو مشغلہ تفریح کا سامان ہو — نوجوانون سے ہے بس اتنا پیام انجمن

پھول جھڑتے ہین دہن سے لفظ لکچر کی ترح — میر مجلس سے معطر ہے مشام انجمن

کس مسرت سے بہم ہوتے ہین سب ارکان نعم — رشک صبح عید ہے ہر ایک شام انجمن

دوستی کے نشے مین جو رکن ہے سرشار ہے — بادۂ الفت سے ہے لبریز جام انجمن

انجمن اپنے مقاصد مین ہو یارب کامیاب — پھر تو ہو پیر وجوان مین احترام انجمن

التجا اپنی یہی ہے صدق دل سے اے رشید
تا قیام حشر ہو یارب قیام انجمن

قطعۂ تاریخ طبع دیوان جناب حبیب صاحب مرحوم

تہی علم وذہی شعور ہین نازک خیال ہین … جو شعر ہے وہ روح فزا ہے حبیب کا
معشوق نکتہ کہتا ہے مجھے ادا کے سامنے … دیوان بے نظیر چھپا ہے حبیب کا
١٣ ١٨

قطعۂ تاریخ عقد مجی نواب فخرالدین خانصاحب بہادر

جو شادی میرے دوست کی ہو رہی ہے … صبا پاس میرے یہ مژدہ ہے لائی
کہی مین نے اسطرح تاریخ فصلی … مبارک ہو نوشہ کو اب کدخدائی
١٣ ١٣ف

قطعہ تاریخ عقد نواب صادق جنگ بہادر مہتمم خزانہ صرفخاص سرکار عالی

شاد ہین جملہ عزیز و احباب … آج نوشاہ بنے صادق جنگ
اک طرف رقص کی محفل ہے گرم … ایک طرف بج رہے ہین ہر باجے چنگ
سال شادی کی ہوی فکر مجھے … ہوگیا دلکا معمم آہنگ
ہاتف غیب کی آئی آواز … ہم بتا لیتے ہین سنئے اوسکا ڈھنگ

کہہ تاریخ سہرے سن سے مجھ
کتخدا آج ہوئے صادق جنگ
١٣ ٢١

قطعۂ تاریخ انتقال پر ملال بحر العلوم مولانا مولوی عباس علیخان صاحب محدث مرحوم ومغفور

عالم بے مثل عباس علیخان مولوی … رفت از دنیا حیات جاودان حاصل شدہ
فکر کردم سال رحلت در سن فصلی چون … ہاتفم گفتا۔ بہ گلزار جنان داخل شدہ
١٣ ١٣ف

قطعۂ تاریخ در تہنیت نور افزائے چشم مقتدائے عارفان رہنمائے سالکان شمس العلماء عالیجناب پیر و مرشد مولانا مولوی حسن الزمان محمد صاحب چشتی محدث قبلہ مدظلہ العالی

قبلۂ دین حضرت حسن الزمان
ہر طرف در اتقاش مشہور شد

منتشر شد چون سحر انوار علم
از جہان شام جہالت دور شد

از صلاح ڈاکٹر شد قدح چشم
کوشش کار اہم مشکور شد

چشم حق بینش دوبارہ نور یافت
قلب ہر خادم ازین مسرور شد

گفت تاریخش بصد عجلت رشید
از پئے این کار چون مامور شد

سال آمد چون سراحول فرشت
چشم پاک حق نما پر نور شد
۱۳۱۳ھ

تقریظ چکیدۂ خامۂ عنبرین شمامہ ماہر علوم و فنون صاحب طبع نقاد دوست صادق مولوی حکیم سید محمد علی صاحب ملیح آبادی تخلص عرش

چمن چمن تازہ ہے، پھول پھول میں خوشبو ہے، روش روش پہ بہار ہے خواہ چمن باغ ہو، یا چمن سخن ہو وہی سرور ہے، باغبان قدرت کے صناعیون مین کچھ ایسی دل آویزی ہے کہ جب اونکی سیر کرو، پھول چنو گلدستے بناؤ، ہار پہنو، وہی خوشبو ہے، جس سے دماغ معطر، دل کو تقویت، آنکھون کو طراوت

ہوتی ہے حالانکہ وہی پہول پہول ہین، وہی گلدستے ہین، ہار وہی ہار ہین۔ وہی جذبات ہین، وہی خیالات، وہی مجمی وہی شبیہین، وہی کرشمے وہی ناز، وہی انداز، مگر دل ہے کہ لوٹ ہوا جاتا ہے، مچلا جاتا ہے۔ آنکہین ہین کہ ڈہونڈہ رہی ہین، کان ہین کہ آواز پر لگے ہین، وہی شکوہ، وہی شکایت، وہی کہانی ہے جو ہمیشہ کی سنی ہوئی ہے، مگر جب سنو، نیا، نیا لطف نیا، نیا انداز نئی نئی بات ہے، نئے نئے چوچہلے، نئے نئے ڈکہڑے، آخر یہہ کیون، بات بات ہوتی ہے، اسوقت تو اور کچہ بن نہین آتا بجز اسکے کہ ان گلدستون ہارون، اور گجرون کے سجنے والے جدا جدا ہوتے ہین، ان کے قرینے انکی سوجہہ بوجہہ، تراش خراش، دیکہہ بہال، سجاوٹ، سونے مین سہاگہ ہوجاتی ہے، اور یہی کیا !!!

ہر گلے را رنگ و بوے دیگر است !!!

یہی بات بات ہے، جو ہر وقت نئی، اور ہر وقت بہلی معلوم ہوتی ہے، یہی سخن سخن ہے، کہ جسکو ہر سخنور، انہین تخیلات، جذبات کو، بار بار دہراتے، اور ظاہر کرتے ہین مگر جب دیکہو لطف سخن کچہ اور ہی ہے اور یہ وہی بات ہے، کہ شخص شخص، جدا جدا، اپنے اپنے طور پر خیال بندی، مضمون آفرینی کرتا ہی اور سی کا یہ نتیجہ ہے، میرے بیان کا شاہد، رفیقی شفیقی مولوی محمد عبدالرشید صاحب رشید، فاروقی حیدرآبادی، منتظم دفتر علوم اہل بیت علاقہ سرکار عالی شاگرد رشید حضرت استادی حاجی مولوی سید محمد کاظم حسین صاحب، شیفتہ، کنتوری مدظلہٗ کا دیوان ہے جو اسوقت ہمارے پیش نظر ہے، اور

اس سے یہ عقدہ لاینحل، حال ہو رہا ہے، واہ کیا کیا، اچھوتے، خیالات ہین، اور کیا کیا، نئے نئے جذبات ہین، اسکو دیکھو، پڑہو، تو واہ واہ جان نکلتی ہے، وہین آہ آہ بہی، بغیر نکلے نہین رہتی، مضامین اور ایک ایک بندش اور اوسکی چستی، روزمرہ، بول چال، میٹھی میٹھی باتین، عاشق ومعشوق کی گویا تصویرین ہین، دونون کو ہنستے بولتے، ناز ونیاز کی باتین کرتے دیکھو، اگر خدانخواستہ حاسد یا دشمن ہو تو رشک وحسد کی آگ مین جلو، بہنو، ہان، اگر سچے دوست ہو، محبت کے، کوچہ کوچہ مین پہرے ہو، گلی گلی، خاک چہانی ہے، دن دن، رات رات، آہ آہ، مین گزری ہے دل، دلکو دیا ہے، جان، جانِ جہان پرواری ہے، تو انصاف کروگے سمجہوگے، کہ یہ کیسی جگر کاوی ہے، اور کس جیالے کا جگر لہے اور کسکی اسپر نظر فیض اثر ہے۔ ۹

سچ تو یون ہے، کہ بار بار اس دیوان کو دیکھتا ہون، پڑہتا ہون، جو لطف مل رہا ہے، وہ معرض تحریر مین آنا آسان نہین ہے، رہی سہی زبان وہ بہی الکن، اگر لگی لپٹی لکھون، تو صفحے صفحے بہر دون سچی سچی، لکھون تو دفتر کے دفتر ہون، اسی پہ اکتفا کرتا ہون، کہ جو دیکہے وہ دیکہے، اور لطف پائے، جو سنے وہ سنے، اور وجد مین آئے، ہاتہہ کنگن کو آرسی کیا ہے، لو، او دیکھو فقط۔

قطعات تاریخ دیوان ہذا

انگھر ریزی کلک جواہر سلک سخنور باکمال رشک ظہوری وجلال اوستادی مخدومی عالیجناب مولانا مولوی حاجی سید کاظم حسین صاحب شیفتہ کنتوری مدظلہ

جب چھپا دیوان دلچسپ رشید خوش بیان	جسکے ہین الفاظ دلکش جسکے مضمون بےبدل
چار حرفون مین لکھا یہ شیفتہ نے سال طبع	حا حب + کاف کبد + شین شغف + غین غزل
	۲۸ ۱۳ھ

از نتیجہ طبع سخندان باکمال مولوی محمد برہان الدین صاحب نگین صیغہ دار محکمہ تعمیرات صفائی سرکار عالی

چون رشید خوش طبیعت خوش بیان	کرد این دیوان مرتب در دکن
غنچۂ دل اے نگین خندید و گفت	بہر سالش نسخہ رشک چمن
	۲۸ ۱۳ھ

از نتیجہ طبع گوہر بار سخنور خوش گفتار مولوی محمد عبد المجید صاحب رشدی صدر مدرس مدرسہ پٹنچرو علاقہ سرکار عالی

دیوان رشید چاپ چون گردیدہ	بہجت کدہ از برائے دلہا آمد
سالش پس انطباع گفتم رشدی	دیوان رشید راحت افزا آمد
	۲۸ ۱۳ھ

از نتیجہ شاعر باہنر میر مجاور علیصاحب مجاور حیدرآبادی خلف جناب میر جہانگیر علیصاحب مرحوم عرف جانی میان

کلام آپکا ہے پسند خلایق	خریدے نہ کیونکر خوشی سے سخندان
کہی یہ مجاور نے تاریخ اوسکی	رشید آپنے خوب لکھا یہ دیوان
	۲۸ ۱۳ھ

نتیجۂ قلم گوہر بار سخنور سحر گفتار شفیق ابو الرضا مولوی سید رضی الدین حسن صاحب کیفی تلمیذ داغ مرحوم مغفور

چون شفیق من رشید بذلہ سنج گفت کیفی مصرع تاریخ طبع	داد از طبع کلام خود نوید گوہر شہوار دیوان رشید ۲۸ ۱۳۰۰

ریختۂ قلم معجز رقم سخندان شیرین زبان مولوی میر عابد علی صاحب قدرت

چو دیوان او چاپ گردید در دہر رقم کرد سالش چنین کلک قدرت	بشد شاد عبدالرشید نکو طبع کلام رشید گہر سنج شد طبع ۲۸ ۱۳۰۰

قطعات تواریخ نتیجۂ طبع شاعر شیرین کلام مشہور انام جناب مولوی سید عبدالغفور صاحب جعفری چشتی المتخلص ضرغام جاگیردار موضع سایگاون و صیغہ دار معتمد مال سرکار عالی

بفضل خدائے زمین و زمان چو شد طبع دیوان ضرغام سن	اول	بماہ معظم و سال سعید بگو۔ خوب دیوان عبدالرشید ۱ ۲۸ ۱۳۰۰
لکھتے ہیں ہوا جو طبع دیوان ؛ ؛ سن فصلی تو جلد کہدے ضرغام	دوم	افکار کے دوحہ کا ثمر ہے دیوان رشید عمدہ تر ہے ۱۹ ۱۳ف
گشت مطبوع نیکتر نسخہ ؛ ؛ گفت ضر۔ غام خوب عیسوی سن	سوم	شد چو افضال خالق منان بوئے باغ رشید شد دیوان ۱۰ ۱۹۱۰ع

از نتیجۂ طبع شاعر شیرین سخن مولوی سید علی نواز صاحب رضوی امانت خانی المتخلص بہ مقصور تلمیذ حبیب صاحب کنتوری مرحوم و مغفور

مطبوع جہان خوشا کلامی
از حیز وصف در گذشتہ
تاریخ رقم زدہ تصور
دیوان رشید چاپ گشتہ
ف ۱۳ ل ۱۹

عجب کلام ہے عبدالرشید صاحب کا
ہے جسکے وصف ستائش کا ہر زبان پہ
لکھا ہے کلک تصور نے اسکے طبع کا سال
بیانِ سحر بیان رشید عالی فکر
ت ۱۳ ۱۹

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

کتب خانہ جامعۂ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس عاملہ، مجلس انتظامی، مجالس تعلیمات و نصاب پانچ کتابیں ایک ماہ تک اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔

۲۔ اساتذۂ جامعۂ عثمانیہ و کلیہ جات ملحقہ و دیگر عہدہ داران جامعہ اور اراکین دارالترجمہ دس کتابیں ایک ماہ تک اپنے پاس رکھ سکیں گے۔

۳۔ طلبائے رجسٹر شدہ دو کتابیں، بی۔ اے۔ اور انٹرمیڈیٹ جماعتوں کے طلبہ تین کتابیں، ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی و تحقیقاتی جماعتوں کے طلبہ پانچ کتابیں دو ہفتہ تک اپنے پاس رکھ سکیں گے۔

۴۔ مدت مقررہ پر کتابیں واپس نہ ہوں تو طلبہ سے بحساب ایک آنہ یومیہ فی کتاب جرمانہ لیا جائے گا۔

۵۔ بشرط موقع کتابیں مکرر جاری کی جا سکیں گی مگر اس غرض کے لیے کتب خانہ میں کتاب کا لانا لازم ہے۔

۶۔ کتابیں گم یا خراب ہو جائیں تو مستعیر پر ذمہ داری عائد ہوگی۔

۷۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان سیاہی یا پنسل سے نہ لگایا جائے۔

۸۔ قلمی نسخے اور حوالے کی کتابیں جاری نہیں کی جا سکیں گی۔ فقط